e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 349 Tuesday , September 22 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۴۹) لکھنؤ، بروز منگل ۲۲-ستمبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۹/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

حکومت نے ڈیجیٹل کمیونیکیشنز کمیشن کو فوری اثر سے تحلیل کر دیا

نئی دہلی (یواین آئی) مرکز نے ڈیجیٹل کمیونیکیشنز کمیشن (ڈی سی سی) کو تحلیل کر دیا ہے، جو ہندوستان کے ٹیلی کمیونیکیشن سیکٹر کے مختلف پہلوؤں سے نمٹنے کے لیے تین دہائی سے بھی پہلے قائم کیے گئے ٹیلی کام کمیشن سے ترقی پا کر اعلیٰ ترین ادارہ بنا تھا۔ وزارتِ مواصلات کے محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن نے 19 ستمبر 2026 کے ایک قرارداد کے ذریعے اس فیصلے کی اطلاع دی، جو آج گزٹ آف انڈیا، ایکسٹرا آرڈنری میں شائع ہوئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ ڈی سی سی اپنی اشاعت کی تاریخ سے تحلیل شدہ سمجھا جائے گا۔ یہ ادارہ اصل میں 11 اپریل 1989 کو ایک سرکاری قرارداد کے ذریعے ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبے کے مختلف پہلوؤں کو حل کرنے کے لیے ٹیلی کام کمیشن کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ تقریباً تین دہائیوں بعد، نوٹیفکیشن کے مطابق، 22 اکتوبر 2018 کو ٹیلی کام کمیشن کو ڈیجیٹل کمیونیکیشنز کمیشن کا نیا نام دیا گیا تھا۔

اطالوی اسکولوں میں زبان سیکھنے کو ضروری، برقع پر پابندی لگے گی!

روم (ایجنسی) اطالوی حکومت اسکولوں میں چہرے کو ڈھانپنے یعنی برقع پر پابندی لگانے اور ہر کلاس میں غیر ملکی طلباء کی تعداد کو محدود کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اطالوی وزیر اعظم جارجیو میلونی نے اتوار کو اپنی پارٹی کے یوتھ پروگرام کے دوران اس بات کا اشارہ دیا تھا جسے ان کی دائیں بازو کی شبیہ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بحیرہ روم کے وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے اٹلی ان یورپی ممالک میں شامل ہے جہاں تارکین وطن کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ یہ ہجرت کے مسائل کو وہاں کا ایک اہم مسئلہ بنا دیتا ہے۔ جاری نقل مکانی حکومتوں کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ جارجیو میلونی نے اپنی پارٹی کے اجلاس میں اعلان کیا کہ جلد ہی کابینہ کے سامنے ایک تجویز پیش کی جائے گی، جس میں ہر کلاس میں غیر ملکی طلباء کی تعداد کو محدود کرنے کی شق بھی شامل ہوگی۔ مزید برآں، اطالوی زبان سیکھنے کے لیے اسکولوں میں ملنے جلنے اور ملنے جلنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنے والے غیر ملکی طلباء کے لیے یہ بہت اہم ہوگا۔

میرٹھ کی بدلی تصویر، کرکٹ بیٹ اور ہاکی سے دنیا میں شہرت

نوجوان اپنی توانائی سے ملک کو نئی بلندیوں تک لے جائیں، پہلی مرتبہ میرٹھ پہنچے بی جے پی صدر نتن نوین، 'یوا سمواد' پروگرام سے کیا خطاب

میرٹھ: (ایجنسی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر نتن نوین نے کہا کہ ملک کے نوجوان ہندوستان کے خلائی تحقیق، اختراع اور ترقی کے تاریخی سفر سے خود کو جوڑیں اور اپنی توانائی کے ذریعے ملک کو نئی بلندیوں تک لے جائیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ نشہ مکتی، بارڈر درشن، یوگا و مراقبہ اور 'ایک پیڑ ماں کے نام' جیسے پروگراموں سے وابستہ ہو کر قوم کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ پیر کو پہلی مرتبہ میرٹھ پہنچنے والے نتن نوین نے سبھارتی یونیورسٹی کے مانگلیہ پریش گڑھ میں منعقدہ 'یوا سمواد' پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت نے ملک کی سوچ میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ 'ووکل فار لوکل'، 'ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ' اور 'وائبرنٹ بارڈر ولیج' جیسے پروگراموں نے ملک کے وژن کو ایک نئی سمت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 10 سے 12 برسوں کے دوران طبی تعلیم، یونیورسٹیوں، موبائل فون کی تیاری، دفاعی برآمدات اور دیسی ویکسین کے شعبوں میں ہندوستان نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم میں نوجوانوں کا کردار سب سے اہم ہے۔ آج کا نوجوان ملازمت تلاش کرنے والا ہی نہیں بلکہ روزگار فراہم کرنے والا بھی بن رہا ہے اور ملک میں دو لاکھ سے زائد اسٹارٹ اپ اس کی مثال ہیں۔ نوجوانوں کی توانائی، اختراع اور عزم سے ترقی یافتہ ہندوستان کے سفر کو نئی رفتار ملے گی۔ نتن نوین نے کہا کہ مقصد، عزم، مطالعہ، تجربہ اور صبر کامیابی کی بنیادی بنیاد ہیں۔ انہوں نے نشہ مکتی، حب الوطنی، یوگا، مراقبہ اور ماحولیات کے تحفظ پر زور دیا۔ اس موقع پر انہوں نے طلبہ کے سوالات کے جواب بھی دیے اور کہا کہ ملک کے مستقبل کی تعمیر کرنے والی سب سے بڑی طاقت نوجوان ہیں۔ نوجوانوں میں بے پناہ توانائی، صلاحیت اور غور و فکر کی قوت موجود ہے۔ اگر اس طاقت کو صحیح سمت دی جائے تو نوجوان ملک کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتے ہیں۔

بی جے پی صدر نے کہا کہ آزادی کے بعد ملک کو اکثر علاقائی یا شخصی نقطۂ نظر سے دیکھا گیا، لیکن اب 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پریاس' کے منتر کے ساتھ 140 کروڑ شہریوں کو متحد ہو کر آگے بڑھنا ہے۔ ہندوستان آج دنیا میں سب سے زیادہ نوجوان آبادی والا ملک ہے، اس لیے نوجوانوں کی ذمہ داری بھی سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ نسل کو زندگی میں شارٹ کٹ سے بچنے کی ضرورت ہے۔ آج کا نوجوان اگر چہ ریلز دیکھتا ہے، لیکن اسے پسند وہی آتا ہے جو حقیقی ہو۔ مصنوعی چیزوں کی رسائی محدود ہوتی ہے، اس لیے زندگی میں مقصد طے کر کے، عزم کے ساتھ مناسب لائحۂ عمل تیار کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔

نتن نوین نے معاشرے میں بڑھتے ہوئے نشے کے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے نوجوانوں سے وزیر اعظم کے نشہ مکتی مہم سے وابستہ ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں حب الوطنی اور ملک کے لیے قربانی کے جذبے کو گہرا کرنے کے لیے اتر پردیش میں بھی 'بارڈر درشن' پروگرام شروع کیا جانا چاہیے۔ جب نوجوان سرحد پر جا کر کھلے آسمان تلے ملک کی حفاظت کرنے والے فوجیوں کو دیکھتے ہیں تو ان کے اندر بھی ملک کے تئیں بے پایاں لگن کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، جو انہیں زندگی میں بھٹکنے نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ قیادت صرف سیاست تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ نوجوانوں کو اپنے شعبے کی جڑوں تک پہنچنا چاہیے۔ ان کے مطابق قیادت کے تین ستون مطالعہ، تجربہ اور صبر ہیں۔ انہیں زندگی میں اپنانے سے کسی بھی شعبے میں قیادت کی صلاحیت پیدا کی جا سکتی ہے۔

نتن نوین نے کہا کہ 100 میٹر کی دوڑ میں انسان کی رفتار کا امتحان ہوتا ہے، لیکن طویل دوڑ میں صبر اور برداشت کا امتحان لیا جاتا ہے۔ زندگی بھی ایک طویل دوڑ ہے۔ اگر نوجوان اپنی برداشت اور مستقل مزاجی برقرار رکھیں گے تو وہ طویل سفر طے کر کے اپنی منزل تک ضرور پہنچیں گے۔ انہوں نے نوجوانوں سے یوگا اور مراقبہ کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانے کی اپیل بھی کی۔ بی جے پی صدر نے کہا کہ گزشتہ 10 سے 12 برسوں میں ملک میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں آئی ہیں۔ ان کے مطابق 10 سال قبل ملک میں تقریباً 60 ہزار طبی نشستیں تھیں، جو اب بڑھ کر ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ ملک میں یونیورسٹیوں کی تعداد بھی 400 سے بڑھ کر 1100 سے تجاوز کر گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب ہندوستان مختلف ٹیکنالوجیز کے لیے درآمدات پر انحصار کرتا تھا، لیکن آج وہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل فون بنانے والا ملک ہے۔ دفاعی شعبے میں بھی ہندوستان براہموس اور 'میک اِن انڈیا' کے تحت 38 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کے دفاعی ساز و سامان برآمد کر رہا ہے۔ نتن نوین نے میرٹھ کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک وقت میں میرٹھ کو مافیا کے مرکز کے طور پر دیکھا جاتا تھا، لیکن آج یہ کرکٹ بیٹ اور ہاکی اسٹک کی تیاری کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔

خاندانی سیاست اور ذات پات نے سیاست کو داغدار کیا، سی ایم یوگی کا اپوزیشن پر سخت حملہ

میرٹھ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو اپوزیشن جماعتوں پر حملہ کرتے ہوئے ان پر خاندانی سیاست اور ذات پات کی سیاست کو فروغ دینے کا الزام عائد کیا۔ میرٹھ میں شکتی کیندر سنیوجک سمّیلن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایک طویل عرصے تک سیاست خاندانی سیاست اور ذات پات جیسی خرابیوں سے دوچار رہی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور اس کے سیاسی حلیف طویل عرصے تک سیاست کو خاندانی مفادات اور ذاتی فائدے کا ذریعہ سمجھتے رہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ سیاست کو عوامی خدمت کا وسیلہ بنانے کے بجائے اقتدار کو خاندانی حکمرانی برقرار رکھنے اور اپنے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 'شکتی کیندر' کا نام ہی اس کی ذمہ داری اور کام کی نوعیت کو واضح کرتا ہے۔ بی جے پی کے تنظیمی ڈھانچے میں شکتی کیندر سنیوجک تنظیم اور انتخابات کی پوری طاقت کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کے ساتھ سیاست کو ذاتی مفادات کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا جانے لگا، لیکن بی جے پی نے اس سیاسی سوچ کے سامنے ایک مختلف نظریہ پیش کیا ہے، جس کا بنیادی اصول 'راشٹر پرتھم' یعنی 'قوم سب سے پہلے' ہے۔

مجاہدِ آزادی ایتوکوری کرشن مورتی کا انتقال

حیدرآباد (یواین آئی) مجاہد آزادی اور سینئر کمیونسٹ رہنما ایتوکوری کرشن مورتی (104) کا اتوار کی شب حیدرآباد کے کیئر بنجارہ اسپتال میں انتقال ہو گیا۔ وہ گزشتہ چند دنوں سے علیل تھے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) تلنگانہ کے ریاستی سکریٹری اور رکن اسمبلی کونام نینی سامباشیوا راؤ نے بتایا کہ ان کی میت پیر کی صبح 10:30 بجے سے لوگوں کے آخری دیدار کے لیے سی پی آئی تلنگانہ ریاستی دفتر، مخدوم بھون میں رکھی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ آخری رسومات دوپہر 3 بجے جبلی ہلز واقع مہا پرستھانم میں ادا کی جائیں گی۔

سیلاب کے پانی میں نہانے کے دوران چھ بچوں کی ڈوبنے سے موت

بھاگلپور، (یواین آئی) بہار میں بھاگلپور ضلع کے سلطان گنج تھانہ علاقے کے ترٗیٹا گاؤں کے قریب آج سیلاب کے پانی میں نہانے کے دوران چھ بچوں کی ڈوبنے سے موت ہو گئی۔ بھاگلپور کی ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) ڈاکٹر نولیکا پانڈے نے یہاں بتایا کہ حادثے میں مرنے والے بچوں میں تین لڑکے اور تین لڑکیاں شامل ہیں۔ مرنے والوں کی شناخت میناکشی کماری (13)، وکاس کمار (12)، پوجا کماری (15)، جیوتی کماری (12)، راہل کمار (12) اور آیوش کمار (12) کے طور پر کی گئی ہے۔ محترمہ پانڈے نے بتایا کہ مرنے والوں میں سے پانچ بچے سلطان گنج علاقے کے دُدھیلا گاؤں کے وشنو ٹولا (وارڈ نمبر 27) کے رہنے والے تھے، جبکہ جیوتی کماری سبور بلاک کے رجندی پور گاؤں کی رہنے والی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ تمام بچے کرما-دھرما پوجا کے لیے جھور (پودا) لانے کھیت کی طرف جا رہے تھے۔ اسی دوران راستے میں سیلاب کے پانی میں نہانے کے دوران وہ گہرے پانی میں چلے گئے۔

ٹی ایم سی انتخابی نشان تنازعہ

ممتا بنرجی کی عرضی پر فوری سماعت کو سپریم کورٹ نے دی ہری جھنڈی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے ممتا بنرجی کی عرضی پر فوری سماعت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ سینئر وکیل کپل سبل نے سپریم کورٹ میں مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ٹی ایم سی لیڈر ممتا بنرجی کی عرضی کا ذکر کیا۔ مذکورہ عرضی میں پارٹی کے اندر چل رہے قیادت کے تنازعہ کے درمیان الیکشن کمیشن (ای سی آئی) کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اس میں ممتا بنرجی کے گروپ کو اصل 'آل انڈیا ترنمول کانگریس' (ٹی ایم سی) کا نام اور پارٹی کے روایتی 'پھول اور گھاس' کے انتخابی نشان کا استعمال کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ کپل سبل نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ الیکشن کمیشن کے اس فیصلے پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ کپل سبل نے الیکشن کمیشن کو ہدف تنقید بناتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ نئے ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔ اس کے بعد چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کی قیادت والی بنچ نے اس معاملے کو سماعت کے لیے لسٹ کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

واضح رہے کہ جمعہ کے روز ممتا بنرجی نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کی تھی۔ الیکشن کمیشن کے 17 ستمبر کے عبوری حکم میں دونوں گروپوں کو 'آل انڈیا ترنمول کانگریس' نام اور پارٹی کے 'پھول اور گھاس' انتخابی نشان استعمال کرنے سے روک دیا گیا تھا اور اکتوبر میں ہونے والے ضمنی انتخاب کے لیے الگ الگ نام اور انتخابی نشان منتخب کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔

ممتا بنرجی گروپ کو 'ممتا آل انڈیا ترنمول کانگریس' نام اور 'فٹبال کھلاڑی' انتخابی نشان دیا گیا۔ وہیں رتبرت بنرجی-اروپ رائے گروپ کو 'ڈیموکریٹک ترنمول کانگریس' نام اور 'لفافہ' انتخابی نشان ملا۔ ٹی ایم سی کے نام اور انتخابی نشان کو لے کر چل رہے تنازعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے الیکشن کمیشن نے دونوں گروپ کے لیے الگ الگ شناخت طے کر دی ہے۔

'ممتا بنرجی گروپ کو 3 اکاؤنٹس کے استعمال کا حق'

کولکاتہ (ایجنسی) کلکتہ ہائی کورٹ نے پیر کو ترنمول کانگریس کے ممتا بنرجی گروپ کو 3 بینک اکاؤنٹس میں موجود رقم کو جزوی طور پر اور شرائط کے ساتھ استعمال جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔ یہ اجازت ایسے وقت میں دی گئی ہے جب الیکشن کمیشن نے پارٹی کے نام اور انتخابی نشان کو منجمد کر دیا ہے۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی سنگل بنچ نے واضح کیا کہ الیکشن کمیشن (ای سی آئی) کا وہ حکم جس کے تحت 'آل انڈیا ترنمول کانگریس' نام اور 'پھول اور گھاس' انتخابی نشان کو کچھ وقت کے لیے روک دیا گیا ہے، ممتا بنرجی گروپ کو اکاؤنٹس پر اختیار دینے والے عدالت کے سابقہ حکم پر کوئی اثر نہیں ڈالے گا۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے یہ بھی بتایا کہ اکاؤنٹس کیسے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹی ایم سی (ممتا گروپ) کے کوئی بھی 2 مجاز افراد تینوں اکاؤنٹ کے چیک پر دستخط کر سکتے ہیں۔

راہل نے لڑکیوں کے تحفظ سے متعلق بہار حکومت سے جواب مانگا

جموئی کی وائرل ویڈیو پر اپوزیشن لیڈر کا تلخ سوال، پاکسو کے تحت کارروائی مطالبہ

نئی دہلی (ایجنسی) بہار کے جموئی ضلع میں بائیک سوار لڑکے-لڑکی کو راستے میں روک کر مبینہ طور پر لڑکی کے ساتھ نازیبا سلوک کیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس پر لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "بہار کے جموئی کی ایک ویڈیو بہت بے چین کرنے والی ہے۔ دسویں جماعت کے ایک طالب علم اور طالبہ کو راستے میں زبردستی روک لیا گیا۔ انہیں ہراساں کیا گیا، ذلیل کیا گیا اور طالبہ کا استحصال کیا گیا۔ بچی ہاتھ جوڑ کر اسے جانے دینے کی التجا کرتی رہی، مگر غنڈے اسے غلط طریقے سے چھوتے رہے اور نازیبا حرکت کرتے رہے۔" اپنی ایکس پوسٹ میں راہل گاندھی نے یہ بھی لکھا کہ "ان لوگوں کو ایسی بدتمیزی کرنے کا حق کس نے دیا؟ یہ ثقافت نہیں بلکہ پدرشاہی ہے۔ یہ سوچ کہ کسی بھی مرد کا کسی لڑکی کے جسم، اس کے آنے جانے اور اس کی پسند و ناپسند پر کنٹرول ہے۔ جب کنٹرول کو ہی ثقافت مان کر 'اندھ بھکت' ایسی سوچ کو عام ٹھہراتے ہیں تو بھیڑ کو لگنے لگتا ہے کہ وہی قانون ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "اس ویڈیو میں نظر آ رہے ہر شخص کی شناخت ہونی چاہیے اور ان ملزمان پر پاکسو کے تحت مقدمہ چلا کر انہیں جلد از جلد سزا ملنی چاہیے۔ اور بہار حکومت جواب دے کہ شام 7 بجے کوئی لڑکی ریاست کی سڑکوں پر محفوظ کیوں نہیں ہے؟"

راہل گاندھی کے علاوہ کانگریس نے بھی اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر جموئی کی وائرل ویڈیو پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی نے لکھا کہ "بہار کا جنگل راج۔ جموئی کے کچھ درندوں نے نابالغ لڑکی اور لڑکے کے ساتھ بدتمیزی کی۔ درندوں کے سامنے لڑکی ہاتھ جوڑتی ہے اور فریاد کرتی رہی لیکن وہ لڑکی نوچتے-دبوچتے رہے۔" ساتھ ہی لکھا کہ "آج بہار کی بی جے پی حکومت میں بچیاں اور خواتین غیر محفوظ ہیں۔ لا اینڈ آرڈر مکمل طور سے تباہ ہو چکا ہے۔" واضح رہے کہ بہار کے جموئی ضلع میں بائیک سوار لڑکے-لڑکی کو راستے میں روک کر ہراساں کیے جانے کا معاملہ جموئی ٹاؤن تھانہ کے مڑوا گاؤں کا بتایا جا رہا ہے۔ واقعہ سے متعلق ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے۔

رام مندر چندہ چوری معاملہ

سی سی ٹی وی میں 105 واقعات کا انکشاف، 25 ستمبر تک چارج شیٹ ہوگی داخل

نئی دہلی: (ایجنسی) رام مندر میں چندہ چوری کے معاملے کی تحقیقات سے متعلق اسٹیٹس رپورٹ پر پیر کو سپریم کورٹ میں تفصیلی سماعت ہوئی۔ این ڈی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، اتر پردیش حکومت کی جانب سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو ایس آئی ٹی کی تحقیقات کے حوالے سے بتایا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ میں چندہ چوری کے 105 واقعات سامنے آئے ہیں۔ عدالت نے ایس آئی ٹی کی اسٹیٹس رپورٹ کا جائزہ لیا اور تحقیقات کے دوران جمع کیے گئے شواہد کو ریکارڈ پر لے لیا۔ رپورٹ کے مطابق، سالیسٹر جنرل نے عدالت کو بتایا کہ تحقیقات کے دوران سی سی ٹی وی فوٹیج، گواہوں کے بیانات اور دیگر دستیاب مواد کا تجزیہ کر کے مبینہ طور پر ملوث افراد کی شناخت کی گئی۔ عدالت کے سامنے چوری کے واقعات سے متعلق سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر شواہد کی تفصیلات بھی پیش کی گئیں۔

اسٹیٹس رپورٹ کے مطابق رام مندر سے متعلق قیمتی اشیا اور چندے کی رسیدیں ایک سافٹ ویئر کے ذریعے تیار کی جاتی ہیں اور انہیں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے لاکر میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ ایس آئی ٹی نے مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والے مواد کا تجزیہ کر کے چوری کے واقعات اور ان میں مبینہ طور پر ملوث افراد کے بارے میں اپنی تحقیقات آگے بڑھائی ہیں۔ اتر پردیش حکومت کی جانب سے عدالت کو بتایا گیا کہ ایس آئی ٹی کی تحقیقات تقریباً مکمل ہو چکی ہیں اور 25 ستمبر تک چارج شیٹ داخل کر دی جائے گی۔ سالیسٹر جنرل نے کہا کہ پہلی گرفتاری کے بعد 90 دن کی قانونی مدت 25 ستمبر کو مکمل ہو رہی ہے۔ اگر اس مدت کے اندر چارج شیٹ داخل نہیں کی گئی تو گرفتار ملزمان کو قانون کے مطابق از خود ضمانت مل سکتی ہے۔ اسی وجہ سے حکومت نے عدالت کو بتایا کہ چارج شیٹ دو دن کے اندر داخل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

سماعت کے دوران یا کتا کاروں کی جانب سے ایس آئی ٹی کی مکمل رپورٹ فراہم کرنے کی درخواست بھی کی گئی، تاہم سپریم کورٹ نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ چیف جسٹس کی سربراہی والی بنچ نے کہا کہ وہ اس مرحلے پر معاملہ سیشن جج سے اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہتی۔ عدالت نے واضح کیا کہ اگر اسے محسوس ہوا کہ مزید تحقیقات کی ضرورت ہے تو اس سلسلے میں مناسب حکم جاری کیا جائے گا۔

سونیا گاندھی کے خلاف ایف آئی آر معاملہ

عدالت کا اہم فیصلہ، مجسٹریٹ کورٹ کا حکم منسوخ

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کی ایک عدالت نے آج مجسٹریٹ کورٹ کے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے، جس میں کانگریس رہنما سونیا گاندھی کے خلاف مبینہ طور پر 1980 میں ووٹر لسٹ میں نام شامل کروانے پر ایف آئی آر (FIR) درج کرنے کا حکم دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ اسپیشل جج وشال گوگنے نے یہ معاملہ مجسٹریٹ کو واپس بھیجتے ہوئے کہا کہ اس پر دوبارہ غور کریں اور ایک مدلل (منطقی) حکم پاس کریں۔ اسپیشل جج نے کہا کہ مجسٹریٹ کورٹ کا فیصلہ مدلل نہیں ہے۔ سیشن کورٹ نے متعلقہ مجسٹریٹ کے سامنے اس معاملے پر 29 ستمبر کو دوبارہ سماعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ سیشن کورٹ نے 25 جولائی کو اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ مجسٹریٹ کورٹ کے اس فیصلے کو وکیل وکاس ترپاٹھی نے سیشن کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ اس سے قبل 11 ستمبر کو ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ وَبھو چورسیا نے یہ درخواست خارج کر دی تھی۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا تھا کہ ووٹر لسٹ میں سونیا گاندھی کا نام 1980 ہی میں شامل ہو گیا تھا جب کہ وہ 1983 میں بھارت کی شہری بنی تھیں۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ سونیا گاندھی کا نام دہلی کے نئی دہلی اسمبلی حلقے کی ووٹر لسٹ میں 1980 میں ہی جوڑ دیا گیا تھا جب کہ وہ اس وقت بھارت کی شہری بھی نہیں تھیں۔ بعد میں سونیا گاندھی کا نام 1982 میں ووٹر لسٹ سے ہٹایا گیا اور پھر 1983 میں دوبارہ شامل کیا گیا۔ سونیا گاندھی 1983 میں بھارت کی شہری بنی تھیں۔ درخواست کے مطابق، سونیا گاندھی نے بھارتی شہریت کے لیے درخواست بھی اپریل 1983 میں دی تھی۔ درخواست میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ جب سونیا گاندھی 1983 میں بھارتی شہری بنیں، تو 1980 میں ووٹر لسٹ میں نام شامل کروانے کے لیے یقیناً کچھ فرضی (جعلی) دستاویزات پیش کی گئی ہوں گی۔

گھوسی سے بی ایس پی نے اجے جیسوال کو بنایا امیدوار

بی جے پی چھوڑ کر پارٹی میں ہوئے تھے شامل

مئو (ایجنسی) مئو ضلع کی گھوسی اسمبلی سیٹ سے بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) نے اجے جیسوال کو اپنا انچارج امیدوار بنا کر انتخابی میدان میں اتار دیا ہے۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی کے حکم پر اعظم گڑھ ڈویژن کے مرکزی ڈویژن انچارج دنیش چندرا نے کوپاگنج واقع ایک نجی اسکول کے میدان میں منعقدہ کارکنوں کے عظیم الشان اجلاس میں اس نام کا اعلان کیا۔ بی ایس پی نے ضلع کی 4 میں سے اب تک 3 اسمبلی سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ اجے جیسوال کافی برسوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے سرگرم کارکن اور حامی رہے ہیں۔ حالانکہ تقریباً ایک ماہ قبل ہی انہوں نے بی جے پی چھوڑ کر بی ایس پی کا دامن تھاما تھا۔ بی ایس پی سربراہ مایاوتی نے ان پر اعتماد ظاہر کرتے ہوئے انہیں امیدوار بنایا ہے۔ اجے جیسوال ایک کاروباری اور سماجی کارکن ہیں، جو مسلسل سماجی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لیتے رہے ہیں۔ کوپاگنج میں منعقدہ اس پروگرام میں بی ایس پی کے سابق ریاستی صدر آر ایس راج بھر سمیت ضلع کے کئی سینئر لیڈران اور کارکن موجود تھے۔ اسٹیج سے مرکزی ڈویژن انچارج دنیش چندرا نے کہا کہ ریاست کے تمام طبقے، دبے کچلے اور پریشان لوگ مایاوتی کو دوبارہ وزیر اعلیٰ بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس بار انتخابات میں ان کے سامنے کوئی بڑا چیلنج نہیں ہے۔ سماجوادی پارٹی کی جانب سے 'کمل اور ہاتھی ساتھ ہیں' کے لگائے جا رہے الزامات پر دنیش چندرا نے سخت جوابی حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے سربراہ کا آدھا خاندان خود بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہے، اس لیے سماجوادی پارٹی کو پہلے اپنے خاندان کی فکر کرنی چاہیے۔

'پی ڈی اے افسران کو چن چن کر انتخابی ڈیوٹی سے ہٹایا جا رہا ہے'

الیکشن کمیشن سے کریں گے شکایت، 2027 میں ریکارڈ نشستیں جیت کر حکومت بنائے گی ایس پی: اکھلیش

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے الزام عائد کیا ہے کہ ریاست میں پسماندہ، دلت اور اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے افسران کو چن چن کر انتخابی ڈیوٹی سے ہٹایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی ایسے افسران کی فہرست تیار کرے گی اور معاملہ الیکشن کمیشن کے سامنے اٹھائے گی۔ لکھنؤ میں پیر کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ 'پی ڈی اے' یعنی پسماندہ، دلت اور اقلیتی برادریوں سے وابستہ افسران کو نشان زد کیا جا رہا ہے اور انہیں اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسر (اے آر او) سمیت انتخابی ذمہ داریوں اور انتظامی کاموں سے دور رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا، "پی ڈی اے سماج کے افسران کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہٹایا جا رہا ہے۔ یہ یقینی بنایا جا رہا ہے کہ انتخابی کام دیکھنے کے لیے کوئی پسماندہ، دلت یا اقلیتی افسر نہ رہے۔ ہم ایسے معاملات کی ایک فہرست بنائیں گے اور اسے سب کے سامنے جاری کریں گے۔ اس کے بعد الیکشن کمیشن سے بھی شکایت کریں گے۔"

اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی پارٹی 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں ریکارڈ تعداد میں نشستیں جیت کر حکومت بنائے گی۔ انہوں نے بی جے پی حکومت پر کسانوں، نوجوانوں، بنکروں اور دیگر طبقات کے لیے خاطر خواہ کام نہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ حکومت کے پاس مہنگائی اور بے روزگاری کا کوئی حل نہیں ہے، جبکہ قانون و نظام کی صورتحال خراب اور بدعنوانی عروج پر ہے۔

سماج وادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں پیر کو منعقدہ پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کا استعمال مثبت مقاصد کے لیے ہو، اسے منفی تشہیر کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان کا الزام تھا کہ بی جے پی منفی تشہیر سے باز نہیں آ رہی اور اس مقصد کے لیے بھاری رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت نے پی ڈی اے سماج کے حقوق سلب کیے اور سرکاری ملازمتوں میں بے ضابطگیاں کیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے سرکاری ملازمتوں میں مبینہ بے ضابطگیوں سے متعلق ایک آڈٹ رپورٹ جاری کی تھی، جس میں 11 ہزار سے زائد عہدوں کا معاملہ اٹھایا گیا تھا، لیکن حکومت نے اس کا ایک صفحے کا بھی جواب نہیں دیا۔

دبئی کے حکمراں کے بھائی شیخ احمد بن راشد کا انتقال، عالمی رہنماؤں کا خراجِ عقیدت

دبئی: (ایجنسی) دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد المکتوم کے چھوٹے بھائی اور متحدہ عرب امارات کی اہم شخصیت شیخ احمد بن راشد المکتوم کا پیر کے روز 76 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ دبئی میڈیا آفس نے ان کے انتقال کی اطلاع دی۔ ان کے انتقال پر دبئی میں 10 روزہ سرکاری سوگ کا اعلان کیا گیا ہے۔ سرکاری سوگ کے دوران دبئی بھر میں قومی پرچم سرنگوں رہیں گے۔ اماراتی قیادت، حکام اور دنیا کے مختلف رہنماؤں نے شیخ احمد بن راشد المکتوم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

شیخ احمد بن راشد المکتوم مرحوم شیخ راشد بن سعید المکتوم کے چوتھے اور سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ شیخ راشد بن سعید المکتوم دبئی کے سابق حکمراں اور امارات کی جدید ترقی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے والی شخصیت تھے۔ شیخ احمد نے دبئی میں سکیورٹی، کھیل اور کاروبار سمیت مختلف شعبوں میں اہم ذمہ داریاں انجام دیں۔ انہوں نے برطانیہ کی معروف رائل ملٹری اکیڈمی سینڈ ہرسٹ سے تعلیم حاصل کی اور 1975 میں وہاں سے گریجویشن کیا۔ شیخ احمد کے انتقال پر ان کے بڑے بھائی اور دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد المکتوم نے بھی تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے بھائی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ احمد خاندان اور ان سے محبت کرنے والوں کی دعاؤں اور دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید آل نہیان نے بھی شیخ احمد بن راشد المکتوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے متحدہ عرب امارات کی ترقی میں شیخ احمد کی طویل عرصے تک خدمات اور کردار کو یاد کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی شیخ احمد کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ شیخ احمد بن راشد المکتوم کے انتقال پر انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ مودی نے کہا کہ معاشرے کی خدمت کے لیے شیخ احمد کی کوششوں کو آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔

پی ایم مودی نے تعزیت کا اظہار کیا

نئی دہلی (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے متحدہ عرب امارات کے نائب صدر اور دبئی کے حکمران شیخ محمد بن راشد آل مکتوم کے چھوٹے بھائی شیخ احمد بن راشد آل مکتوم کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور آل مکتوم شاہی خاندان نیز دبئی کے عوام سے تعزیت کی ہے۔ مسٹر مودی نے پیر کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، "شیخ احمد بن راشد آل مکتوم کے انتقال سے گہرا دکھ ہوا ہے۔ سماج کی خدمت کے لیے ان کی کی گئی کوششوں کو آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔ میں شاہی خاندان اور دبئی کے عوام سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ان کی روح کو سکون ملے۔"

پاکستان افغانستان کشیدگی میں ایک بار پھر اضافہ

پاکستانی فضائیہ کا افغانستان عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملہ

28 عسکریت پسند اور 3 شہریوں کی موت ☆ سرحد پار فضائی حملوں پر کابل کا سخت ردعمل ☆ طالبان کا جوابی کارروائی کا انتباہ

اسلام آباد، 21 ستمبر (یو این آئی) پاکستان کی فضائیہ نے پیر کی علی الصبح مشرقی افغانستان میں مبینہ عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں پر سرحد پار فضائی حملے کیے، جن میں تین سے زائد شہریوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ طالبان کے چیف ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے پاکستان کے تازہ فضائی حملوں کو ”جنگی جرم“ قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ ”ان حملوں کا جواب دیے بغیر نہیں رہا جائے گا۔“

یہ قبل از سحر حملے صوبہ کنڑ کے ضلع نورگل اور صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل کے علاقوں کو نشانہ بنا کر کیے گئے۔ یہ حملے جمعہ کو پاکستان کے شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخوا میں ایک پولیس مرکز کے اندر واقع مسجد میں ہونے والے خودکش بم دھماکے کے جواب میں کیے گئے۔ اس حملے میں کم از کم 16 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے تھے۔ پاکستان نے کہا ہے کہ اس کارروائی میں تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) اور جماعت الاحرار سے وابستہ عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اسلام آباد ان تنظیموں پر پاکستان کے اندر حملے کرنے کا الزام عائد کرتا ہے۔ پاکستانی حکام کے مطابق، لڑاکا طیاروں اور ڈرونز نے نورگل ضلع کے پٹانگ اور برمل ضلع کے تورکندی اور رخا میں اہداف کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں 28 سے زائد مشتبہ عسکریت پسند ہلاک ہوئے۔ تاہم، طالبان حکومت نے کہا ہے کہ ان حملوں میں تین شہری ایک خاتون اور دو مرد ہلاک ہوئے ہیں۔ ذبیح اللہ مجاہد نے پیر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری ایک بیان میں پاکستان کی فوجی قیادت پر الزام عائد کیا کہ اس نے ان حملوں کے ذریعے ملک میں بڑھتی ہوئی داخلی سلامتی کی ناکامیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملوں میں افغان سرزمین اور شہریوں کو نشانہ بنایا گیا اور طالبان بار بار افغانستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی کیے جانے کا جواب دیں گے۔

دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کے قریب کیے گئے یہ حملے پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک بار پھر بڑھتی ہوئی کشیدگی کا ثبوت ہیں۔ ان سے سرحد پار کارروائیوں کا مزید خدشہ پیدا ہو گیا ہے اور چین سمیت خطے کے دیگر ممالک کی اسلام آباد اور کابل کے درمیان ثالثی کی کوششیں بھی پیچیدہ ہو سکتی ہیں۔ پاکستانی سکیورٹی حکام نے اپنے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ پیر 21 ستمبر کے روز ان فضائی حملوں میں 28 مبینہ عسکریت پسند ہلاک ہوئے۔ تاہم افغان حکومت کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں تین شہری ہلاک اور چار دیگر زخمی ہوئے۔ فریقین کے ان دعووں کی فوری اور آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ پاکستانی فوج نے فوری طور پر ان حملوں کے حوالے سے کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ یہ حملے اس واقعے کے ایک روز بعد کیے گئے، جب افغانستان کے ساتھ سرحد کے قریب شمال مغربی پاکستانی صوبے خیبر پختونخوا کے ضلع ہنگو میں عسکریت پسندوں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے میں چھ پاکستانی سکیورٹی اہلکار، جن میں فوج کے دو افسر بھی شامل تھے، ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سے قبل جمعے کے روز پاکستانی شہر کوہاٹ میں بھی ایک مہلک حملہ ہوا تھا، جہاں ایک خودکش بمبار نے پولیس لائنز کے احاطے میں واقع مسجد کو نشانہ بنایا جبکہ آٹھ مسلح حملہ آور دفاتر میں داخل ہو گئے اور تقریباً 20 گھنٹے تک فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ پاکستانی حکام کے مطابق اس حملے میں کم از کم 21 افراد، جن میں سے زیادہ تر پولیس اہلکار تھے، ہلاک اور 100 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ افغان طالبان کے سکیورٹی اہلکار 27 فروری 2026 کو صوبہ ننگرہار میں افغانستان اور پاکستان کے درمیان طورخم سرحدی گزرگاہ کے قریب پہرہ دے رہے ہیں افغان طالبان کے سکیورٹی اہلکار 27 فروری 2026 کو صوبہ ننگرہار میں افغانستان اور پاکستان کے درمیان طورخم سرحدی گزرگاہ کے قریب پہرہ دے رہے ہیں۔ افغان طالبان کی حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے ایکس پر ایک بیان میں ان فضائی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان کا جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے لکھا، ”ہم اس جارحیت اور ظلم کی مذمت کرتے ہیں اور اسے ایسے جرائم کے دوبارہ ارتکاب کے طور پر دیکھتے ہیں۔ پاکستانی فوجی حلقوں نے ایک بار پھر اپنے ملک کی سکیورٹی کی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کے لیے ایسا جرم کیا ہے۔“ افغان حکومت کے نائب ترجمان حمد اللہ فطرت نے بتایا کہ حملے رات تقریباً تین بجے صوبے کنڑ کے ضلع نرگل اور صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل میں کیے گئے۔ فطرت کے مطابق ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ نرگل کے گاؤں پٹھان میں نور احمد نامی ایک دیہاتی کا گھر تباہ ہو گیا، جس میں احمد اور ان کے خاندان کے دو افراد ہلاک جبکہ چار دیگر رشتہ دار زخمی ہو گئے۔ پاکستانی فوج کا ایک ٹینک 27 فروری 2026 کو دونوں ممالک کے درمیان رات بھر جاری رہنے والی سرحد پار جھڑپوں کے بعد چمن میں پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر موجود ہے۔ پاکستانی فوج کا ایک ٹینک 27 فروری 2026 کو دونوں ممالک کے درمیان رات بھر جاری رہنے والی سرحد پار جھڑپوں کے بعد چمن میں پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر موجود ہے۔ پاکستان کی وزارت اطلاعات نے ہفتے کے روز خبردار کیا تھا کہ ملک میں ہونے والے حملوں کے جواب میں افغانستان کے اندر عسکریت پسندوں کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس وزارت نے کوہاٹ حملے کا الزام ان عسکریت پسندوں پر عائد کیا جن کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ افغانستان میں موجود ہیں۔ وزارت نے افغان طالبان کی حکومت پر پاکستان میں حملے کرنے والے گروہوں کو پناہ دینے اور ان کی حمایت کرنے کا الزام بھی لگایا۔ وزارت اطلاعات نے کابل سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ افغانستان میں عسکریت پسندوں کی مبینہ پناہ گاہوں، بھرتی اور تربیتی نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے ”قابل اعتماد، قابل تصدیق اور مستقل اقدامات“ کرے۔ پیر کے فضائی حملوں تک کوہاٹ یا ہنگو حملوں کی ذمہ داری کسی گروہ نے قبول نہیں کی تھی۔ شبہ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) پر ظاہر کیا گیا ہے، جس نے حالیہ برسوں میں پاکستان میں پولیس اور دیگر سکیورٹی فورسز پر حملوں میں اضافہ کیا ہے۔ پاکستان میں پولیس اور سکیورٹی فورسز کو نشانہ بنانے والے عسکریت پسندانہ حملوں میں حالیہ برسوں کے دوران نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہ صورتحال کئی ماہ سے جاری فوجی کارروائیوں کے بعد مزید سنگین ہوئی ہے۔ فروری میں افغانستان کی جانب سے پاکستان کے فضائی حملوں کے جواب میں کارروائی کیے جانے کے بعد سے سرحد پار جھڑپوں میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ پاکستان بارہا کابل میں افغان طالبان کی حکومت پر ٹی ٹی پی کے رہنماؤں کو پناہ دینے اور عسکریت پسندوں کو سرحد پار حملے کرنے کی اجازت دینے کا الزام عائد کرتا رہا ہے، تاہم افغان حکومت ان الزامات کی تردید کرتی ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی انتقال کر گئے

دفتر مرجعیت نے عظیم سانحے پر تعزیت پیش کی

آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی کی علمی و دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں: آیت اللہ اعرافی

حوزہ/ دفتر آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی نے بتایا کہ فقیہ اہل بیت (ع)، مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی انتقال کر گئے۔ حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، دفتر آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی نے بتایا کہ فقیہ اہل بیت (ع)، مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی انتقال کر گئے۔ دفتر آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی کی جانب سے جاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس مرجع عالیقدر کی بابرکت زندگی علمی بصیرت، مسلسل علمی جدوجہد، فقہ اصیل کی حفاظت و ترویج، معارف اسلامی کی نشر و اشاعت، مکتب اہل بیت علیہم السلام کے دفاع اور عوام کی خیرخواہی و خدمت سے عبارت تھی۔ اعلامیے میں اس عظیم سانحے پر حضرت ولی عصر امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، حوزات علمیہ، ایران کے عوام اور دنیا بھر میں مرجعیت سے وابستہ افراد اور عقیدت مندوں کی خدمت میں تعزیت پیش کی گئی ہے۔ اعلامیے کے مطابق آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی کی تشییع جنازہ اور تدفین کی تاریخ اور دیگر تفصیلات بعد میں اعلان کی جائیں گی۔

☆ حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، حوزات علمیہ کے سربراہ آیت اللہ علی رضا اعرافی نے آیت اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس عظیم استاد اور بلند پایہ مرجع تقلید نے اپنی تقریباً ایک صدی پر محیط بابرکت زندگی تعلیم و تدریس، تحقیق، شاگردوں کی تربیت، علمی آثار اور نظریات پیش کرنے، نیز عوام اور اہل علم کی رہنمائی میں گزاری۔ ان کی علمی خدمات سے حوزہ علمیہ قم اور دیگر حوزات کو ترقی ملی اور فقہ، اصول، علم رجال، تاریخ اور اسلامی علوم میں تحقیق کو فروغ حاصل ہوا۔

آیت اللہ علی رضا اعرافی کی جانب سے جاری تعزیتی پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:

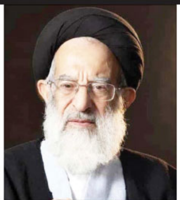

آیت اللہ العظمیٰ حاج سید موسیٰ شبیری زنجانی

قدس سرہ کے انتقال پُرملال پر حضرت ولی عصر امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، مراجع عظام تقلید دامت برکاتہم، رہبر معظم مدظلہ العالی، حوزات علمیہ اور علمائے کرام، عظیم ایرانی قوم، قم کے معزز عوام، دنیا بھر کے مسلمانوں، خاندان رسالت کے پیروکاروں، ایران اور دنیا بھر میں مرجعیت سے وابستہ افراد، تمام اعلیٰ علمی و حوزوی اداروں اور بالخصوص ان کے محترم فرزندان اور معزز خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں۔ مراجع عظام اور حوزات علمیہ کی اعلیٰ کونسل کی منظوری سے آج سے رواں ہفتے کے اختتام تک حوزات علمیہ کے تمام دروس تعطیل رہیں گے، تاکہ حوزہ علمیہ مرجعیت کی اس عظیم شخصیت کو خراج عقیدت پیش کرنے اور تشییع جنازہ، تدفین اور مجالس فاتحہ میں شرکت کر سکے۔ اس عظیم استاد اور بلند پایہ مرجع تقلید نے اپنی تقریباً ایک صدی پر محیط بابرکت زندگی علم حاصل کرنے، تدریس، تحقیق، بے شمار شاگردوں کی تربیت، علمی آثار اور نظریات پیش کرنے اور عوام و اہل حوزہ کی رہنمائی میں گزاری۔ ان کی علمی و دینی خدمات سے حوزہ علمیہ قم اور دیگر حوزات علمیہ نے ترقی کی اور فقہ، اصول، علم رجال، تاریخ اور اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں تحقیق کو فروغ ملا۔ یہ عظیم فقیہ ایک بلند علمی خاندان میں پیدا ہوئے اور قم کے قدیم اور باوقار حوزہ علمیہ میں علمی زندگی گزاری۔ انہوں نے آیت اللہ العظمیٰ بروجردی رحمۃ اللہ علیہ اور آیت اللہ محقق داماد رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ اساتذہ سے کسب فیض کیا اور نجف اشرف کے بزرگ اساتذہ اور مراجع عظام سے بھی استفادہ کیا۔ اپنی گہری بصیرت اور مسلسل علمی جدوجہد کے ذریعے تدریس و تحقیق کے مختلف مراحل طے کیے اور اسلامی علوم کے لیے نئے علمی راستے کھولے۔ وہ علم و دین کے ایک مضبوط ستون کی حیثیت سے درس و بحث کی محفلوں، علمی نشستوں اور فقہی تحقیقات میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ فقہ کے دقیق مسائل، علمی تحقیق، نظریہ سازی اور علم رجال و تاریخ کے باریک نکات پر ان کی گہری نظر تھی۔ وہ ان تمام علمی میدانوں میں ایک روشن چراغ کی مانند تھے۔ مدرسہ فیضیہ اور حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا میں طویل عرصے تک نماز جماعت کی امامت کرتے ہوئے وہ روحانی فیض پہنچانے کے ساتھ عوام کی دینی رہنمائی اور ارشاد کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے۔ ایران کی عوامی جدوجہد اور حضرت امام خمینی اعلیٰ اللہ مقامہ کی قیادت میں اسلامی انقلاب کے دور میں بھی وہ انقلاب اسلامی کے ساتھ کھڑے رہے۔ اس کے بعد رہبر شہید رہبر آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی قیادت کے دور میں بھی وہ انقلاب اسلامی کے خیرخواہ، ایرانی قوم اور حوزات علمیہ کے ہمدرد اور رہنما رہے۔ طلبہ، علما، فضلا اور اسلام و اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کے متلاشی افراد کی علمی مدد اور رہنمائی میں ان کا کردار سب کے لیے معروف اور قابل تقلید تھا۔ حوزہ اور معاشرے کی علمی و اخلاقی ترقی کے لیے ان کی حمایت، باصلاحیت اور ممتاز طلبہ و فضلا کی تربیت پر ان کی خصوصی توجہ اور خصوصی حوزوی مدارس کے قیام میں ان کی خدمات قابل قدر اور قابل ستائش ہیں۔

ٹرمپ نے یمن میں حوثی اہداف پر حملے روکے

امریکی جنگی طیارے حملے کے لیے تیار کیے جا چکے تھے

واشنگٹن، 21 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کی جانب سے فوجی مداخلت کی اپیل کے بعد امریکہ یمن میں حوثی اہداف پر فضائی حملے شروع کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔ امریکی کمانڈروں نے پہلے ہی اہداف کی فہرست تیار کر لی تھی اور جنگی طیاروں کو مشن کے لیے تیار کیا جا رہا تھا، لیکن حملوں کی پہلی لہر شروع ہونے سے عین قبل آخری لمحے میں مجوزہ کارروائی منسوخ کر دی گئی۔ نیویارک ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ امریکی تیاری پہلے معلوم تفصیلات کے مقابلے میں کہیں زیادہ آگے بڑھ چکی تھی۔ امریکی کمانڈروں نے اہداف کی فہرست کی منظوری دے دی تھی، جبکہ فوجی اہلکار مشن کے لیے منتخب امریکی جنگی طیاروں میں بم لوڈ کر رہے تھے۔ رپورٹ کے مطابق کارروائی شروع ہونے ہی والی تھی کہ ٹرمپ نے حملوں سے پیچھے ہٹنے یا کم از کم انہیں مؤخر کرنے کا فیصلہ کیا۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق ٹرمپ نے آخری لمحے میں اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے مجوزہ کارروائی روک دی۔ یہ فیصلہ امریکی انتظامیہ کے اندر کئی ہفتوں سے جاری اس بحث اور تذبذب کے بعد کیا گیا کہ آیا امریکہ کو حوثیوں کے خلاف سعودی عرب کی جنگ میں براہ راست شامل ہونا چاہیے یا نہیں۔ ٹرمپ ابتدا میں حملوں کی منظوری دینے سے گریزاں تھے، تاہم سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کے ساتھ بات چیت کے بعد ان کے موقف میں تبدیلی آئی۔ تاہم، اتوار تک ٹرمپ نے ایک بار پھر اپنا فیصلہ تبدیل کر لیا۔ امریکی حکام نے کہا کہ فی الحال حملے نہیں کیے جائیں گے، اگرچہ انتظامیہ نے مستقبل میں فوجی کارروائی کے امکان کو مسترد نہیں کیا۔ یہ واقعہ سعودی عرب کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے اور مشرق وسطیٰ میں ایک اور فوجی محاذ کھولنے کے خطرات کے درمیان واشنگٹن کو درپیش مشکل صورت حال کو نمایاں کرتا ہے۔ امریکی حکام نے یہ خدشات بھی ظاہر کیے ہیں کہ ایک اور طویل فضائی مہم امریکی فوجی دستوں اور ہتھیاروں کے ذخائر پر مزید دباؤ ڈال سکتی ہے۔ حوثی یمن کے طویل عرصے سے جاری تنازع میں شامل ہیں اور ماضی میں بحیرہ احمر میں بحری جہازوں کو بھی نشانہ بنا چکے ہیں۔ 2025 میں بھی اس گروپ کو امریکہ کی جانب سے بڑے پیمانے پر فضائی حملوں کا سامنا کرنا پڑا تھا، جس کے بعد ٹرمپ نے جنگ بندی کا اعلان کیا تھا۔ تازہ فیصلے کا مطلب ہے کہ امریکہ فی الحال حوثی ٹھکانوں پر براہ راست حملوں میں سعودی عرب کا ساتھ دینے سے گریز کرے گا۔ تاہم، واشنگٹن ریاض کے ساتھ اپنے سکیورٹی تعلقات برقرار رکھے ہوئے ہے اور خطے میں جاری وسیع تر تنازع میں بھی مصروف ہے۔

ٹرمپ کی ایران کو نئی دھمکی، بڑے حملے کا انتباہ

تہران کا سخت جواب، خطے میں جوابی کارروائی کی وارننگ

واشنگٹن، 21 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ جاری تنازع کے حوالے سے مختلف آپشنز پر غور کر رہے ہیں، جن میں ایران کے خلاف بڑا حملہ کرنے کا امکان بھی شامل ہے۔ انہوں نے سوال کیا: ”اگر اور کب پوری قوم کو تباہ کر دوں؟“ تہران کو ایک نئی آخری تنبیہ جاری کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ وہ ایران کے خلاف جنگ کے حوالے سے ”فیصلہ کرنے کے مرحلے“ میں ہیں اور خبردار کیا کہ مستقبل قریب میں ”بہت بڑی چیزیں“ ہونے والی ہیں۔ ان کا یہ بیان ایران کے اس اعلان کے بعد آیا کہ اس نے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے اپنی شرائط ثالثوں کے ذریعے واشنگٹن تک پہنچا دی ہیں، جبکہ امریکہ اور اس کے اتحادی تہران کے خلاف فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے فاکس نیوز کو بتایا کہ وہ ”فیصلہ کرنے کے مرحلے“ میں ہیں اور ”بہت بڑی چیزیں مستقبل قریب میں ہونے والی ہیں۔“ صدر نے اپنے سامنے موجود آپشنز کو ”ایران کا صفایا کر دینا، اسے اقتصادی طور پر تباہ ہونے دینا یا سفارتی معاہدہ کرنا“ قرار دیا۔ انہوں نے مزید کہا، ”میرا سوال یہ ہے کہ اگر اور کب میں پوری قوم کو تباہ کر دوں؟ انہیں بہتر ہے کہ وہ اپنا رویہ درست رکھیں۔“ ٹرمپ نے جمعرات کو بھی کہا تھا کہ وہ اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ ”اندر جا کر انہیں (ایرانی حکومت کو) مکمل طور پر تباہ کر دوں یا ایسا نہ کروں“، اور مزید کہا تھا کہ ان کے ساتھ ”کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ تازہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ایرانی صدر مسعود پزشکیان کے اس ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے نیویارک آنے کی توقع ہے۔ وزیر خارجہ عباس عراقچی اور دیگر اعلیٰ ایرانی حکام بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے کہا ہے کہ ایرانی حکام کے ایک ”بنیادی وفد“ کو جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے گی۔ ٹرمپ نے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اجلاس کے موقع پر پزشکیان سے ملاقات کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔ ایران کے خلاف ٹرمپ کی تازہ دھمکی ان کی جانب سے دی جانے والی متعدد دھمکیوں میں تازہ ترین ہے۔ اپریل میں انہوں نے خبردار کیا تھا کہ ”ایک پوری تہذیب ختم ہو جائے گی“، جب تک کہ ”شاید کوئی انقلابی طور پر شاندار چیز نہ ہو جائے۔“ اس تنبیہ کے ساتھ ایک ڈیڈ لائن بھی دی گئی تھی، جس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان مذاکرات ہوئے اور مختصر مدت کے لیے جنگ بندی ہوئی۔ اس تنازع نے توانائی کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا ہے، جبکہ عالمی تیل کی ترسیل کے لیے انتہائی اہم راستہ آبنائے ہرمز بدستور کشیدگی کا اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اتوار کو امریکہ میں پٹرول کی قومی اوسط قیمت 4.48 ڈالر فی گیلن تھی۔ دریں اثنا، ایرانی فوج نے خبردار کیا ہے کہ اس کی انٹیلی جنس اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ایک نئے بڑے پیمانے کے حملے کی تیاری کر سکتے ہیں اور اس نے پورے مشرق وسطیٰ میں ”دردناک“ جوابی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق ایران کے خاتم الانبیاء مرکزی ہیڈکوارٹر نے کہا، ”اگر امریکہ اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف کوئی بھی غلطی کرتا ہے تو خطے میں اس کے تمام ٹھکانوں اور مفادات کو مسلسل، مؤثر اور دردناک حملوں کا نشانہ بنایا جائے گا۔“ ایران نے یہ بھی خبردار کیا ہے کہ نئے امریکی قیادت والے حملے کی حمایت کرنے والے علاقائی ممالک کو تنازع کے فریق تصور کیا جائے گا۔ یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب جون میں طے پانے والی مفاہمت کی یادداشت کے خاتمے کے بعد واشنگٹن اور تہران کے درمیان اختلافات برقرار ہیں، جبکہ ایرانی حکام نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہیں۔ تسنیم کے مطابق پزشکیان اقوام متحدہ کے اجلاس کے موقع پر متعدد ممالک کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کریں گے۔ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے اتوار کو کہا کہ ایران کو اپنے دشمنوں کو پیچھے دھکیلنے کے لیے لڑائی اور مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے اور میدان جنگ میں برتری حاصل ہونے کی صورت میں سفارت کاری کو آگے بڑھانا چاہیے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے بھی الگ سے ایک سکیورٹی الرٹ جاری کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ میں مزید کشیدگی کے امکان سے خبردار کیا اور امریکی شہریوں سے چوکس رہنے کی اپیل کی۔ الرٹ میں ممکنہ پروازوں کی منسوخی اور فضائی حدود بند کیے جانے کا بھی حوالہ دیا گیا۔ یہ انتباہ ایران کی حمایت یافتہ حوثی جنگجوؤں کے اس دعوے کے بعد سامنے آیا کہ انہوں نے ہفتے کو ریاض کو میزائل اور ڈرون حملوں کا نشانہ بنایا۔ اس کے نتیجے میں سعودی دارالحکومت میں جولائی میں لڑائی میں شدت آنے کے بعد پہلی مرتبہ فضائی حملے کا الرٹ جاری کیا گیا۔

آبنائے ہرمز میں تیل بردار جہاز پر نامعلوم پروجیکٹائل حملہ

واقعے میں عملے کے دو ارکان معمولی زخمی ہوئے

فارس (ایجنسی) خلیج فارس میں پیر 21 ستمبر کے روز آبنائے ہرمز کے اہم تجارتی راستے میں داخل ہونے والے ایک تیل بردار بحری جہاز کو ایک ایسے پروجیکٹائل سے نشانہ بنایا گیا جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں کہ اسے کس نے فائر کیا تھا۔ اس واقعے میں متاثرہ آئل ٹینکر کے عملے کے دو ارکان زخمی ہو گئے۔ لندن سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق برطانوی فوج کی طرف سے بتایا گیا کہ اس آئل ٹینکر کو ایک ’نامعلوم پروجیکٹائل‘ اس وقت لگا، جب وہ آبنائے ہرمز میں داخل ہو رہا تھا۔ فوری طور پر یہ واضح نہیں کہ یہ ’حملہ‘ کس نے کیا۔ تاہم اس واقعے کے بعد، جس میں اس تیل بردار بحری جہاز کے عملے کے دو ارکان زخمی ہو گئے، یہ ٹینکر محو سفر رہا اور طے شدہ پروگرام کے مطابق اپنی بحری منزل کی طرف بڑھتا رہا۔ برطانیہ کے میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (یو کے ایم ٹی او) سینٹر کی طرف سے بتایا گیا کہ اس حملے کے بعد ٹینکر کو بظاہر کسی فوری مدد کی ضرورت نہ پڑی، اور وہ اپنے انجن کی طاقت کے بل پر اور اپنے عملے کی قیادت کے فیصلے کے مطابق محو سفر ہی رہا اور اس نے اپنا سفر روکا نہیں تھا۔ یو کے ایم ٹی او کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا کہ اس ٹینکر کے عملے کے زخمی ہونے والے دونوں ارکان شدید زخمی نہیں ہوئے بلکہ انہیں صرف معمولی زخم آئے۔ اس بارے میں کوئی اطلاعات نہیں ہیں کہ آیا اس ٹینکر کو لگنے والے پروجیکٹائل سے اس میں سے کوئی تیل رسنا شروع ہو گیا یا اس واقعے کے کوئی منفی سمندری ماحولیاتی اثرات بھی پیدا ہوئے۔ آبنائے ہرمز کے بارے میں امریکہ اور ایران دونوں کے متضاد دعوے یہ ہیں کہ وہاں سے گزرنے والی میری ٹائم ٹریفک پر ان کا اپنا اپنا مکمل کنٹرول ہے۔

عمران خان کی تین بہنیں گرفتار، احتجاج کی کال

بہنوں کو لاہور کی کوٹ لکھپت جیل منتقل کر دیا گیا

اسلام آباد، 21 ستمبر (یو این آئی) پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی تین بہنیں گرفتار کر لی گئیں۔ پاکستان تحریک انصاف کے بانی کے ترجمان زلفی بخاری نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر کہا کہ پنجاب پولیس نے علیمہ خان کے گھر پر چھاپہ مارا اور عمران خان کی دو اور بہنوں کو بھی حراست میں لیا، نیز ان کے بھتیجوں اور ان کے بچوں کو بھی پکڑ لیا۔ پی ٹی آئی کے سیکرٹری اطلاعات کے شیخ وقاص اکرم نے اے ایف پی کو بتایا کہ خان صاحب کی بہنیں اور بچے حراست میں لیے گئے تھے تاہم بچوں کو بعد میں رہا کر دیا گیا۔ اکرم نے مزید کہا کہ تینوں خواتین کو لاہور کی کوٹ لکھپت جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ اتوار کو لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے تین بہنوں کو پنجاب کے عوامی نظم و نسق کے قوانین کے تحت 30 دن کے لیے حراست میں رکھنے کا حکم دیا تھا۔ تحریکِ انصاف نے 27 ستمبر کو ایک احتجاجی مظاہرہ کرنے کی اپیل کی تھی۔ وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ نے اتوار کو کہا کہ احتجاج کی کال غیر قانونی ہے اور انہوں نے وارننگ دی کہ ہم انہیں راستے بند کرنے اور عوام کی زندگی متاثر کرنے کی اجازت نہیں دیں گے※۔ عمران خان، جو 2023 سے جیل میں ہیں، کو بدعنوانی کے الزامات کے سلسلے میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ 17 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی، جنہیں دونوں نے مسترد کیا ہے۔ 73 سالہ سابق وزیرِ اعظم، جو ایک سابق کرکٹ اسٹار بھی ہیں، 2018 سے 2022 تک عہدے پر رہے اور انہیں حکومت اور ملک کی طاقتور فوج کے درمیان کشیدگی کے باعث بھڑکنے والے سیاسی بحران کے دوران کیے گئے عدم اعتماد کے ووٹ کے ذریعے عہدے سے ہٹایا گیا تھا۔

متحدہ روس کو ریاستی ڈوما میں آئینی اکثریت حاصل ہونے کا امکان: سی ای سی کے نائب چیئرمین

ماسکو، 21 ستمبر (اسپوتنک/ یو این آئی) روس کی حکمران جماعت متحدہ روس (یونائیٹڈ رشیا) نویں ریاستی ڈوما میں آئینی اکثریت حاصل کر سکتی ہے۔ روس کے مرکزی انتخابی کمیشن (سی ای سی) کے نائب چیئرمین نکولائی بولائیف نے اسپوتنک کو بتایا کہ پارٹی فہرستوں اور واحد رکنی حلقوں میں ابتدائی ووٹنگ کے نتائج کے رجحانات سے یہ بات سامنے آ رہی ہے۔ سی ای سی کے اعداد و شمار کے مطابق 79.08 فیصد پروٹوکولز کی گنتی مکمل ہونے کے بعد متحدہ روس 57.69 فیصد ووٹوں کے ساتھ سب سے آگے ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کو 13.96 فیصد، لبرل ڈیموکریٹک پارٹی آف رشیا (ایل ڈی پی آر) کو 8.75 فیصد اور نیو پیپلز پارٹی کو 7.97 فیصد ووٹ ملے ہیں، جبکہ اے جسٹ رشیا پارٹی 4.98 فیصد ووٹوں کے ساتھ پانچ فیصد کی پارلیمانی حد سے معمولی نیچے ہے۔ بولائیف نے کہا" ، ہم رجحانات کی بات کر سکتے ہیں۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ متحدہ روس کے نمائندے واحد رکنی حلقوں کی بھاری اکثریت سے منتخب ہوں گے۔ اور پارٹی فہرستوں میں متحدہ روس کو ملنے والے ووٹوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے، وہ ریاستی ڈوما میں آئینی اکثریت حاصل کر رہی ہے۔"

چینی صوبے گوانگ دونگ میں ایک ٹیکسٹائل ورکشاپ میں آگ لگنے سے 8 محنت کش ہلاک

بیجنگ، 21 ستمبر (یو این آئی) چین کے جنوبی صوبے گوانگ دونگ میں ایک ٹیکسٹائل ورکشاپ میں آگ بھڑک اٹھنے سے 8 محنت کش ہلاک ہو گئے۔ شِن ہوا کی خبر کے مطابق، فوشان شہر کے ضلع شونڈی کے چان کِشِنگ صنعتی علاقے میں واقع ایک ورکشاپ میں کل دوپہر کے وقت آگ لگی۔ اینٹوں اور اسٹیل سے تعمیر کردہ دو منزلہ عمارت کا 200 مربع میٹر کا حصہ جو ورکشاپ کے طور پر استعمال ہوتا تھا، آگ کی لپیٹ میں آ گیا؛ اس واقعے میں 8 کارکن ہلاک اور 1 زخمی ہوا۔ ورکشاپ اور اس کے گرد و نواح کی عمارتوں میں موجود 63 افراد کو باہر نکال دیا گیا ہے۔ آگ لگنے کی وجہ کی تحقیقات جاری ہیں۔

یورپی یونین کینیڈا کے ساتھ ’ممکنہ حد تک قریبی‘ تعلقات کا خواہاں: یورپی کونسل کے صدر

بروسلز، 21 ستمبر (اسپوتنک/ یو این آئی) یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوستا نے کہا ہے کہ یورپی یونین کینیڈا کے ساتھ ”ممکنہ حد تک قریبی“ تعلقات استوار کرنا چاہتی ہے۔ گزشتہ ہفتے یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے اعلان کیا تھا کہ کینیڈا کو یورپی یونین کا پہلا ایسوسی ایٹ رکن بنانے کے لیے جلد کام شروع کیا جائے گا۔ تاہم، انہوں نے یہ واضح نہیں کیا تھا کہ اس حیثیت کے تحت کینیڈا کو کیا حقوق اور ذمہ داریاں حاصل ہوں گی۔ کوستا نے پولیٹیکو کو بتایا، ”بنیادی طور پر اس تصور کا مطلب یہ ہے کہ ہم کینیڈا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ کام کرنا اور زیادہ سے زیادہ اقدامات مل کر کرنا چاہتے ہیں۔“ کوستا کے مطابق یورپی یونین کا مقصد کینیڈا کے ساتھ ”ممکنہ حد تک قریبی“ تعلقات قائم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ”ہم دفاع اور سلامتی کے شعبے میں کام کر سکتے ہیں۔ ہم مصنوعی ذہانت (اے آئی)، کوانٹم ٹیکنالوجی اور نئی تکنیکی چیلنجز کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے بھی تعاون کر سکتے ہیں۔“

فیصلہ سنانے تک محدود نہیں انصاف، اثرات سمجھنا ضروری

گورنر آنندی بین پٹیل نے زیر تربیت افسران کو دی رہنمائی

لکھنؤ۔ ریاست کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل سے آج جوڈیشل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، اتر پردیش، لکھنؤ کے 20 زیر تربیت عدالتی افسران اور ادارے کے 09 افسران نے شائستہ ملاقات اور تبادلۂ خیال کیا۔ گورنر نے موجود زیر تربیت افسران کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے تجربات شیئر کیے اور عدالتی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے سلسلے میں ضروری تجاویز اور رہنمائی دی۔ زیر تربیت افسران سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ انصاف صرف فیصلہ سنانے تک محدود نہیں ہے، بلکہ فیصلے کے بعد فرد اور اس کے خاندان پر پڑنے والے اثرات کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بطور گورنر انہیں عدالتی فائلوں کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے اور کئی معاملات میں یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ انتہائی عمر رسیدہ افراد بھی طویل عرصے سے جیل میں قید ہیں۔ انہوں نے عمر قید کی سزا کے حوالے سے کہا کہ سزا کی مدت اور عمر کے سلسلے میں بھی واضح اور انسانی نقطۂ نظر پر غور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس موضوع میں عمر اور حالات کے مطابق موزوں ضابطے اور انتظام پر غور ضروری ہے۔ گورنر نے خواتین اور بچوں سے متعلق معاملات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی مرتبہ چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش کی ذمہ داری بھی حکومت کے سامنے ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہیز یا دیگر معاملات میں ایف آئی آر درج کرتے وقت کئی مرتبہ پورے خاندان کے افراد کے نام شامل کر دیے جاتے ہیں، جبکہ ان میں سے کچھ لوگ واقعے کے وقت وہاں موجود بھی نہیں ہوتے۔ ایسے معاملات میں حقائق کی سنجیدگی سے جانچ اور منصفانہ نقطۂ نظر اپنائے جانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے پوکسو ایکٹ کے تحت 17 سال سے کم عمر بچوں سے متعلق معاملات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ صرف سزا دینا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ فیصلے کے بعد کی صورت حال پر بھی توجہ دی جانی چاہیے۔ بچوں کی کونسلنگ کے ساتھ ساتھ ان کے والدین کی کونسلنگ اور ان کی بازآبادکاری کی سمت میں بھی کوششیں ہونی چاہئیں۔ انہوں نے زیر تربیت افسران سے کہا کہ معاشرے کے ذمہ دار اور بزرگ افراد بھی ایسے بچوں کی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ گورنر نے زیر تربیت عدالتی افسران کو سرکاری بال گرہوں اور اصلاحی گھروں کا دورہ کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے خود کیے گئے ایسے دوروں کے تجربات شیئر کرتے ہوئے کہا کہ کسی معاملے میں فیصلہ سنائے جانے کے بعد متعلقہ بچہ یا خاندان کن حالات سے گزر رہا ہے، اسے سمجھنا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالتی عمل میں فیصلے کے ساتھ ساتھ اس کے سماجی اور انسانی اثرات کو بھی سمجھنا چاہیے۔ گورنر نے ریاست کے سرکاری بال گرہوں میں ان کی رہنمائی اور کوششوں سے کیے جا رہے کاموں کی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ریاست کے مختلف اضلاع میں سرکاری بال گرہوں کا دورہ کیا اور متعلقہ افسران اور ذمہ دار افراد کو بلا کر بچوں کے کھانے پینے، رہن سہن، تعلیم اور دیگر سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں کو سرکاری بال گرہوں سے جوڑا گیا ہے اور ان کے ذریعے اسمارٹ کلاس سمیت دیگر بنیادی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اساتذہ کی ضروریات پوری کرنے کی سمت میں بھی کام کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے جن بھون میں سرکاری بال گرہ کی 40 بچیوں کو دی جانے والی مختلف تربیتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بچیوں کو کتھک، بھرت ناٹیم، اسکیٹنگ، بانسری نوازی، بینڈ، کھانے پکانے اور دیگر سرگرمیوں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی 16 بچوں کو جن بھون اسکول میں تعلیم بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ گورنر نے کہا کہ رضاکارانہ تنظیموں (این جی اوز) کے ذریعے بھی ایسے معاملات پر تبادلۂ خیال کر کے موثر حل تلاش کیے جانے چاہئیں۔ بچوں کی اصلاح اور بازآبادکاری کے لیے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ انہوں نے جن بھون کے ذریعے لکھنؤ واقع سندھی کھیڑا گرلز ہوم کی بچیوں کو ایودھیا درشن، واٹر پارک کی سیر سمیت مختلف سرگرمیوں سے جوڑنے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بچے بھی باصلاحیت ہیں۔ ہمیں انہیں اپنے بچوں کی طرح سمجھ کر ان کی ہمہ جہت ترقی اور خود کفالت کے لیے کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے گجرات کے تجربات شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں حکومت کی جانب سے خواتین کی کمیٹیاں تشکیل دی جاتی تھیں، جو ایسے واقعات کی اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچ کر مسئلے کے حل کی کوشش کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح معاشرے کے ذمہ دار افراد کی کمیٹیاں تشکیل دے کر ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا جائے تو بہت سے سماجی مسائل کا مقامی سطح پر حل کیا جا سکتا ہے۔ گورنر نے جن بھون میں بچوں کو اگنی ویر کی تیاری سے متعلق تربیت دیے جانے کی بھی معلومات دی۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ اضلاع میں سرکاری بال گرہ کے بچوں کو ہوٹل مینجمنٹ اور نرسنگ جیسے پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں سے بھی جوڑا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان بچوں کو تعلیم اور ہنر کی تربیت دے کر خود کفیل بنانا ضروری ہے۔ اس سے ان میں خود اعتمادی بڑھے گی اور وہ باعزت زندگی کی جانب آگے بڑھ سکیں گے۔

اس موقع پر ادارے کی ڈائریکٹر محترمہ ریکھا اگنی ہوتری نے گورنر کا شکریہ ادا کیا اور ادارے میں چلائے جانے والے تربیتی پروگراموں کی معلومات دی۔ زیر تربیت افسر محترمہ سدھا سنگھ نے گورنر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ تربیت کے دوران عدالتی ذمہ داریوں کو حساسیت اور غیر جانب داری کے ساتھ انجام دینے کا عزم سکھایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالت میں آنے والے ہر شخص کے تئیں یکساں نقطۂ نظر رکھتے ہوئے غیر جانب دار اور بے خوف انصاف کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ زیر تربیت افسر جناب سندیپ کمار نے کہا کہ قانون کو غیر جانب داری، بصیرت اور حساسیت کے ساتھ نافذ کرنا عدالتی افسران کی ذمہ داری ہونے کے ساتھ ساتھ ایک چیلنج بھی ہے۔ انہوں نے تربیت کے دوران پڑھائے جانے والے مختلف موضوعات کی معلومات دیتے ہوئے کہا کہ تربیت نے ان کے عدالتی نقطۂ نظر کو مزید مالا مال کیا ہے۔

علم رجال کا دانا نہ رہا: مولانا سید حیدر عباس رضوی

آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی علیہ الرحمہ کا انتقال پر ملال

لکھنؤ: کتابخانہ علم و دانش کے ڈائریکٹر مولانا سید حیدر عباس رضوی نے مرجع عالیقدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ کی وفات حسرت آیات پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا عالم اسلام، مکتبِ اہل بیت اطہار علیہم السلام اور حوزاتِ علمیہ ایک نہایت عظیم علمی، فقہی اور روحانی شخصیت کے وصال پر سوگوار ہیں۔ مرجعِ عالی قدر، فقیہِ اہل بیتؑ، عالمِ ربانی، محققِ جلیل حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانیؒ کی رحلتِ جانگداز یقیناً عالمِ تشیع کے لئے ایک ناقابلِ تلافی علمی و روحانی نقصان ہے۔ آپ کو علم رجال میں تبحر علمی حاصل تھا۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانیؒ ان بزرگ ہستیوں میں سے تھے جن کی پوری زندگی علم، فقاہت، تقویٰ، تحقیق، تدریس، تہذیبِ نفس اور خدمتِ مکتبِ اہل بیتؑ کے لئے وقف رہی۔ آپ نے اپنی گرانقدر علمی کاوشوں کے ذریعے حوزۂ علمیہ کی علمی و تحقیقی روایت کو استحکام بخشا اور فقہ و اصول، حدیث و رجال اور علومِ اسلامی کے میدان میں ایک معتبر مقام حاصل کیا۔ آپ کی علمی شخصیت کا امتیاز صرف کثرتِ مطالعہ اور وسعتِ معلومات نہیں تھا، بلکہ دقتِ نظر، ژرف نگاہی، تحقیق پسندی اور علمی امانت آپ کے منہجِ علمی کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ آپ کے درس نے طلاب و افاضل کی ایک بڑی تعداد کو علمی تشنگی بجھانے کا موقع فراہم کیا اور آپ کے تلامذہ نے مختلف علمی و دینی میدانوں میں آپ کے علمی فیض کو آگے بڑھایا۔ مولانا سید حیدر عباس نے اضافہ کیا کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ اس حقیقت کی روشن مثال تھی کہ ایک عالمِ دین کی عظمت صرف اس کے علمی مقام سے نہیں، بلکہ اس کے اخلاق، اخلاص، تقویٰ، تواضع اور دین و مکتب کے لئے مسلسل جدوجہد سے بھی متعین ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی بابرکت عمر کا ایک طویل حصہ علوم آلِ محمد علیہم السلام کی تعلیم و ترویج اور نسلِ نو کی علمی و اخلاقی تربیت میں صرف کیا۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ شبیری زنجانیؒ کی رحلت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب حوزاتِ علمیہ اور علمی حلقوں کے لئے ان جیسی صاحبِ نظر، صاحبِ تجربہ اور صاحبِ تقویٰ شخصیات کی موجودگی ایک عظیم علمی سرمایہ سمجھی جاتی تھی۔ ان کا اٹھ جانا محض ایک فرد کا دنیا سے رخصت ہونا نہیں، بلکہ ایک علمی عہد کے اختتام اور ایک گراں قدر علمی میراث کی ذمہ داری نئی نسل کے سپرد ہونے کا موقع بھی ہے۔ ہم اس جانکاہ سانحے پر حضرت ولی عصر امام زمانہ ارواحنا فداہ، رہبر انقلاب، مراجعِ عظام، علمائے کرام، حوزاتِ علمیہ، شاگردان بالخصوص پسماندگان کی خدمت میں دلی تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔ پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہیں کہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانیؒ کی عمر بھر کی علمی، دینی اور تبلیغی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، انہیں محمد و آلِ محمدؐ کے جوار میں مقام و منزلت عطا فرمائے اور ان کی علمی و معنوی میراث کو حوزاتِ علمیہ اور اہلِ علم کے لیے ہمیشہ سرچشمۂ فیض بنائے۔

آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید موسیٰ شبیری زنجانی کی رحلت

مرکزِ فقہ و فقاہت کا گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار

لکھنؤ: دنیا تشیع کے عظیم مذہبی رہبر (مرجعِ عالی مقام)، عالمِ ربانی اور فقیہِ جلیل القدر حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید موسیٰ شبیری زنجانی (قدس سرہ) کی رحلتِ پر ملال کی خبر سامنے آئی ہے۔ ان کے انتقال سے پوری ملّتِ اسلامیہ، عالمِ تشیع اور حوزاتِ علمیہ میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آیت اللہ شبیری زنجانیؒ کی پوری زندگی تعلیماتِ اہل بیت (علیہم السلام) کی ترویج و اشاعت، فقہ و اصول کی تدریس و تحقیق، تشنگانِ علم کی تربیت اور حوزہ علمیہ کی سائنسی و روحانی روایات کی پاسداری کے لیے وقف رہی۔ ان کی گراں قدر علمی و دینی خدمات اور تصانیف ہمیشہ عالمِ تشیع کے لیے باعثِ فخر رہیں گی۔ اس عظیم سانحے پر مرکزِ فقہ و فقاہت ※ (دفترِ نمائندگی حضرت آیت اللہ العظمیٰ وحید خراسانی) نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

دفتر کی جانب سے جاری کردہ تعزیتی بیان میں حضرت ولیِ عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)، مراجعِ عظام، حوزاتِ علمیہ، مرحوم کے شاگردوں، عقیدت مندوں اور سوگوار خاندان کی خدمت میں تسلیت و تعزیت پیش کی گئی ہے۔ بیان کے اختتام پر بارگاہِ الٰہی میں دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم آیت اللہ زنجانیؒ کو محمد و آلِ محمد (علیہم السلام) کے جوارِ رحمت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان، تلامذہ اور محبانِ اہل بیت کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عنایت فرمائے۔

لینگوتیج یونیورسٹی کے ہوم سائنس شعبے میں بی ایم آئی کیمپ اور ڈائٹ کاؤنسلنگ سیشن کا انعقاد

لکھنؤ، 21 ستمبر: خواجہ معین الدین چشتی لینگوتیج یونیورسٹی کے شعبۂ ہوم سائنس کی جانب سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں قومی غذائیت ماہ کے تحت طلبہ کی صحت اور غذائی ضروریات کے حوالے سے ایک خصوصی بی ایم آئی کیمپ اور ڈائٹ کاؤنسلنگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ کو صحت مند طرزِ زندگی، متوازن غذا اور غذائی ضروریات کے حوالے سے بیدار کرنا تھا۔ کیمپ کے دوران طلبہ کے قد، وزن اور باڈی ماس انڈیکس کی باقاعدہ جانچ کی گئی۔ حاصل شدہ نتائج کی بنیاد پر طلبہ کی انفرادی غذائی ضروریات کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں مناسب اور متوازن غذا سے متعلق خصوصی ڈائٹ چارٹ فراہم کیے گئے۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ان کی جسمانی ضرورت، روزمرہ معمولات اور غذائی عادات کے مطابق مفت غذائی مشاورت بھی فراہم کی گئی۔ ماہرین نے طلبہ کو صحت مند خوراک کے انتخاب، مناسب مقدار میں غذا کے استعمال اور روزمرہ زندگی میں متوازن غذائیت کو اپنانے کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر تطہیر فاطمہ نے کہا کہ متوازن اور مناسب غذائیت صحت مند زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ ایک صحت مند جسم ہی انسان کو اپنی تعلیمی، پیشہ ورانہ اور سماجی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں انجام دینے کے قابل بناتا ہے۔ طلبہ کی عمر میں غذائی عادات مستقبل کی صحت پر گہرا اثر ڈالتی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی روزمرہ خوراک میں پروٹین، وٹامنز، معدنیات، فائبر اور دیگر ضروری غذائی اجزا کو مناسب مقدار میں شامل کریں۔ انھوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ فاسٹ فوڈ اور غیر ضروری طور پر زیادہ چینی، نمک اور چکنائی والی غذاؤں کے استعمال کو محدود کریں اور تازہ پھلوں، سبزیوں، دالوں، اناج اور دیگر غذائیت سے بھرپور غذاؤں کو اپنی روزمرہ خوراک کا حصہ بنائیں۔ پروگرام کے اختتام پر طلبہ نے ماہرین سے اپنی غذائی عادات اور صحت سے متعلق سوالات بھی کیے، جن کے تسلی بخش جوابات فراہم کیے گئے۔ اس کیمپ کے انعقاد میں کوآرڈینیٹرز ڈاکٹر کیرتیما سچان، ڈاکٹر کلپنا دیوی اور ڈاکٹر انجلی سنگھ کے علاوہ انتظامی کمیٹی کی رکن مینا دیوی، فاطمہ سید علی، امرین قریشی، نیہا موہن سنہا نے اہم کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر عمار رضوی کی ہمشیرہ سیدہ بانو رضوی کا انتقال

محمود آباد، ڈاکٹر عمار رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ، اتر پردیش کی ہمشیرہ سیدہ بانو رضوی کا بروز دوشنبہ مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ وہ لکھنؤ کے میکس سپر اسپیشلٹی ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ مرحومہ گورنمنٹ گرلز انٹرمیڈیٹ کالج، محمود آباد میں لکچرر کے عہدہ سے سبکدوش تھی۔ وہ بہت منکسر المزاج، غریب پرور، اور بلند اخلاق والی خاتون تھی۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کے ساتھ ہی بے پناہ محب اہلبیت تھی۔ وقف حسینیہ سید علی حسن رمال مرحوم کی مینیجنگ متولی ہونے کے فرائض بھی نہایت ذمہ داری اور خلوص سے ادا کرتی تھی۔ سیدہ بانو رضوی کے انتقال کی خبر سے عزیز و اقارب سوگوار ہیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ مرحومہ کی موجودگی سے بڑی رونق تھی۔ انکے نہ رہنے سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کی تلافی مشکل ہے۔ مرحومہ کی تدفین بتاریخ 22 ستمبر، 2026 بروز سہ شنبہ کربلا محمود آباد میں 11 بجے دن میں عمل میں آ گئی۔ پسماندگان میں فرزند یاسر رضوی ہیں۔

آیت اللہ عبدالمجید حکیم الٰہی کی ادارۂ اصلاح میں آمد

خصوصی تقریب میں مجلہ جات کے خصوصی شماروں کی رونمائی

لکھنؤ۔ خوش قسمتی سے نمائندۂ مقام معظم رہبری آیت اللہ عبدالمجید حکیم الٰہی مدظلہ ادارۂ اصلاح لکھنؤ میں تشریف لائے۔ ادارہ کی جانب سے اُن کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ خصوصی تقریب کا آغاز مولانا حسن عسکری مبارک پوری نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ مہمان خصوصی کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ شہید امت رہبر معظم کی توصیف میں ناظمیہ عربی کالج لکھنؤ کے استاذ الحاج مولانا محمد حسنین رجبیٹوی نے بہترین قطعات و رباعیات پیش کئے۔ اس موقع پر ادارۂ اصلاح لکھنؤ کی جانب سے سنہ رواں ۲۰۲۶ء میں شائع شدہ خصوصی شماروں کہکشانِ شہید امت نمبر، غنچۂ چمن رسول نمبر، یادِ اوج اصلاح نمبر، محرم نمبر، آزادی ہند نمبر، فخر الحکماء نمبر کی رسم رونمائی ہوئی۔ اپنے خصوصی خطاب میں آیت اللہ عبدالمجید حکیم الٰہی نے مدیر اصلاح کی ستائش کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجود آسانیوں کے میں وہ خدمت انجام نہیں دے پا رہا ہوں جو معذوریوں اور دقتوں کے باوجود موصوف کے ذریعہ انجام پا رہی ہیں اگر چہ یہ موصوف کی انکساری ہے کہ اپنے فرائض منصبی کو جس طرح وہ ادا فرما رہے ہیں اس کی تعریف ہر ایک کر رہا ہے۔ ان فارسی خطاب کا اردو ترجمہ مولانا سید محمد تقی نقوی نے فرمایا۔

جشنِ غوث الوریٰ و جلوسِ غوثیہ کی تیاریاں مکمل

لکھنؤ، 21 ستمبر 2026۔ آئندہ 24 ستمبر 2026، بروز جمعرات، 11 ربیع الثانی 1448 ہجری کو منعقد ہونے والے جشنِ غوث الوریٰ و جلوسِ غوثیہ کی تیاریوں کے سلسلے میں آج مدنی مسکن، یلسین گنج، بال گنج، لکھنؤ میں آل انڈیا محمدی مشن کی کور کمیٹی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت آل انڈیا محمدی مشن کے بانی و قومی صدر حضرت سید ایوب اشرف نے کی۔ اجلاس میں علمائے کرام، ائمہ ※ مساجد، مشن کے ذمہ دار عہدیداران، زونل عہدیداران، اراکینِ عاملہ اور اہم رفقاء نے شرکت کی۔ اس دوران آئندہ پروگرام کو منظم، پُرامن، باقاعدہ اور باوقار انداز میں منعقد کرنے کے سلسلے میں تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ اجلاس میں طے شدہ پروگرام کے مطابق 24 ستمبر کو صبح 11 بجے چوک واقع درگاہ مخدوم شاہ میناشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے احاطے میں جشنِ غوث الوریٰ منعقد کیا جائے گا۔ اس کے بعد دوپہر ایک بجے درگاہ مخدوم شاہ میناشاہ سے جلوسِ غوثیہ برآمد ہوگا، جو

24 ستمبر کو درگاہ مخدوم شاہ میناشاہ سے جلوس برآمد ہوگا

میڈیکل چوراہا سے ہوتا ہوا میڈیکل کالج کے گیٹ نمبر ایک سے آگے بڑھ کر درگاہ حاجی الحرمین حضرت قیام الدین عباسی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے تک پہنچے گا۔ وہاں پہنچ کر جلوس جشنِ غوثیہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ اس موقع پر مشن کے سینئر نائب صدر جناب شاکر علی مینائی عرف بابو بھائی کی جانب سے لنگر کا اہتمام کیا جائے گا۔ اجلاس میں تمام علمائے کرام، ائمہ ※ مساجد، انجمنوں، مشن کے زونل و یوتھ عہدیداران، سماجی کارکنان اور عام عاشقانِ غوثِ اعظم سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی اپیل کی گئی۔ ساتھ ہی پروگرام کو امن، بھائی چارے، نظم و ضبط، باہمی ہم آہنگی اور مذہبی وقار کے ساتھ منعقد کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔ آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا، ڈیجیٹل میڈیا، صحافی برادری اور سوشل میڈیا نمائندگان سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ اس اہم مذہبی پروگرام میں اپنی موجودگی درج کرائیں اور جشنِ غوث الوریٰ و جلوسِ غوثیہ کی کوریج کے ذریعے اس کی اطلاع زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے میں تعاون کریں۔

کربلا ملکہ آفاق میں آج جشن امام حسن عسکری

لکھنؤ۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت منگل کو منائی جائے گی۔ اس موقع پر جگہ جگہ محفلوں اور نیاز کا اہتمام کیا جائے گا۔ ولادت کی خوشی میں محفلیں سجیں گی۔ حضرت امام حسن عسکریؑ کی ولادت کے سلسلے میں منگل کو کربلا ملکہ آفاق (گاروالی کربلا) میں شبیہ روضہ سامرا میں جشن امام حسن عسکریؑ کا انعقاد مغرب کی نماز کے بعد کیا جائے گا۔ جشن کے کنوینر ڈاکٹر انجم غدیری نے بتایا کہ محفل سے مولانا ابوطالب مہدی خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شاعر اہل بیت امام حسن عسکریؑ کی شان میں قصیدے پڑھیں گے۔ جشن کا اہتمام بزم مودت نے کیا ہے۔

ایوش میڈیکل افسر ڈاکٹر عرفان احمد نے مریضوں کا علاج اور بیدار کیا

اتر پردیش بھر میں مکھ منتری اروگ کے سواستھ میلہ کے تحت سی ایس سی اور پی ایس سی سطحی پر صحت کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں مریضوں کے علاوہ لوگوں نے پہنچ کر فائدہ اٹھایا اسی ضمن میں محمود آباد کمیونٹی ہیلتھ سینٹر میں ایوش میڈیکل افسر ڈاکٹر عرفان احمد نے سینکڑوں کی تعداد میں مریضوں کا علاج کیا اور انہیں صحت کے بارے میں باخبر اور بیدار کرتے ہوئے احتیاطی تدابیر سے بھی واقف کرایا موسم باراں کے بعد ہونے والے متعدی امراض سے بچنے اور مبتلا ہو چکے مریضوں کی صحت اور علاج کے بارے میں بھی مفید مشورے دیے نیز جو افراد اس سے وابستہ رہے ان کے علاج کے ساتھ ساتھ انہیں دوائیں بھی مہیا کرائی۔ ڈاکٹر عرفان احمد عوام سے اپیل کی کہ وہ اس تبدیل ہوتے ہوئے موسم میں بہت احتیاط سے کام لیں اور اپنی صحت و تندرستی کا پورا خیال رکھیں اس موقع پر پوری میڈیکل ٹیم نے مریضوں کی خدمت کی۔

آر ڈی ایس او میں ضابطۂ اخلاق پر مکالماتی اجلاس منعقد

مفادات کے ٹکراؤ اور شفافیت پر افسران کو آگاہی

لکھنؤ۔ مرکزی نگرانی کمیشن (سی وی سی) کی رہنمائی میں 17 اگست سے 16 نومبر 2026 تک آر ڈی ایس او اور اس کی فیلڈ یونٹس میں چلائے جا رہے تین ماہہ نگرانی بیداری مہم کے تحت، آر ڈی ایس او کے شعبۂ نگرانی کی جانب سے 18 ستمبر 2026 کو ''ریلوے سروس ضابطۂ اخلاق اور مفادات کا ٹکراؤ'' کے موضوع پر بالمشافہ و آن لائن مکالماتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل جناب پربھاس دنسانا کی قیادت میں یہ تین ماہہ مہم ''خوش حالی کے لیے دیانت داری'' کی وسیع تر موضوعاتی مہم کے تحت چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت زیرِ التوا شکایات اور معاملات کے تصفیے، صلاحیت سازی، ڈیجیٹل اقدامات اور معاہدوں کے انتظام پر خصوصی توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ اجلاس میں مشرقی وسطی ریلوے کے 2009 بیچ کے انڈین ریلوے پرسنل سروس (آئی آر پی ایس) افسر جناب اجول آنند نے ریلوے سروس (ضابطۂ اخلاق) کے اہم دفعات اور سرکاری امور میں مفادات کے ٹکراؤ کی شناخت اور اس کے مناسب حل کی اہمیت کے بارے میں شرکا کو آگاہ کیا۔ اجلاس میں آر ڈی ایس او کے دفاتر اور فیلڈ یونٹس کی جانب سے فعال شرکت کی گئی۔ 70 سے زائد افسران نے بالمشافہ، جبکہ 222 افسران و ملازمین نے آن لائن ذریعے سے اجلاس میں شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر ایک مکالماتی سوال و جواب کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا، جس میں شرکا کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیے گئے۔ اجلاس کا اختتام سرکاری امور میں اخلاقی طرزِ عمل، شفافیت، غیر جانب داری، دیانت داری اور جواب دہی برقرار رکھنے پر زور دیتے ہوئے کیا گیا۔

آل انڈیا ایکتا سنگھ کے جمال مرزا ضلع صدر و ذوالفقار مرزا منڈل نائب صدر بنائے گئے

لکھنؤ: 21 ستمبر۔ آل انڈیا ایکتا سنگھ کی ایک اہم نشست میں تنظیم کو مضبوط کرنے کو لے کر اہم فیصلے لئے گئے۔ نشست میں سجاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر و سجاد ٹائمس کے بیورو چیف جمال مرزا کو لکھنؤ ضلع کا ضلع صدر چنا گیا ہے۔ نشست میں سینئر منظور شدہ صحافی ذوالفقار مرزا کو لکھنؤ منڈل کا نائب صدر چنا گیا۔ اس کے بعد ساتھ ہی تنظیم میں دیگر صحافیوں کو بھی نئی ذمہ داریاں دیتے ہوئے تنظیم سے جوڑا گیا۔ نو منتخب ضلع صدر جمال مرزا نے کہا کہ صحافیوں کے مفاد، اعزاز اور حقوق کے لئے تنظیم کو مضبوط کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جلد ہی ایک مخصوص نشست میں لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ اس موقع پر نشست میں موجود عہدیداروں اور صحافیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے تنظیم کو اور زیادہ سرگرم بنانے پر زور دیا۔

भारत सरकार - रेल मंत्रालय
अनुसंधान अभिकल्प एवं मानक संगठन
मानक नगर, लखनऊ-226011

ई-निविदा सूचना

भारत संघ के राष्ट्रपति की ओर से तथा उनके लिए, संयुक्त निदेशक/सिविल, आरडीएसओ, लखनऊ द्वारा निम्नलिखित कार्य हेतु खुली ई-निविदा (ऑनलाइन) आमंत्रित की जाती हैं:-

क्र. सं.	खुली निविदा सूचना संख्या एवं कार्य का नाम	अनुमानित मूल्य (रू0)	बयाना राशि (रू0	कार्य समापन अवधि	निविदा खुलने की तिथि
1.	निविदा सूचना सं0 डब्ल्यू.के.एस-1500-डीसी दिनांक 15.09.2026 (i): आर.डी.एस.ओ. के विभिन्न निदेशालयों में सभा कक्षों (कॉन्फ्रेंस हॉलों) का नवीनीकरण। (ii): अधिकारी विश्राम गृह (ओ.आर.एच.), महानिदेशक (डी.जी.) कक्ष/कार्यालय आदि के फर्नीचर का प्रतिस्थापन (आंशिक कार्य)। (iii): अरुणोदय विद्यालय, मानक नगर इंटर कॉलेज, पुराना एवं नया राजधानी हॉल, प्रेक्षागृह (ऑडिटोरियम), अधिकारी विश्राम गृह (ओ.आर.एच.), बी.आई.पी. एवं बी.वी.आई.पी. गेस्ट हाउस आदि में सुधार एवं विकास कार्य (शेष कार्य)।	2,94,59,009.40	589200.00	08 (आठ) माह	12.10.2026

उपरोक्त विस्तृत ई-निविदा प्रपत्र भारतीय रेल की वेबसाइट www-ireps-gov-in पर उपलब्ध है तथा दिनांक 12.10.2026 को 15:00 बजे तक मूल/संशोधित निविदा प्रस्तुत की जा सकती है। उक्त ई-निविदा दिनांक 12.10.2026 को ही 15:00 बजे संयुक्त निदेशक/सिविल, आरडीएसओ, लखनऊ के कार्यालय में खोली जाएँगी।

संयुक्त निदेशक/सिविल
भारत संघ के राष्ट्रपति के लिए व उनकी ओर से

ٹرمپ کی روس مخالف پابندیاں کا ہندوستانی معیشت پر اثر

اسد مرزا

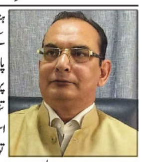

ہندوستان کا واشنگٹن کے روس مخالف پابندیوں کے قانون پر انتباہ محض ٹیرف کا تنازع نہیں بلکہ اسٹریٹیجک خودمختاری، توانائی سلامتی اور بیرونی جبر کے بغیر خارجہ پالیسی چلانے کے حق کا دفاع ہے۔ چین کا محتاط ردعمل ایک بڑے مقابلے کی نشاندہی کرتا ہے: ایشیا کے معاشی فیصلے کون کرے گا، جبکہ جنگ، تجارت اور تیل آپس میں جڑ رہے ہیں۔

امریکہ اپنی روس پالیسی کو معاشی جبر کے وسیع ہتھیار میں بدل رہا ہے۔ امریکی ایوانِ نمائندگان نے لنڈسے اوگراہم روس اور ایران پابندی ایکٹ 2026 منظور کیا، جو صدر ٹرمپ کو روسی تیل و گیس خریدنے والے ممالک پر 100 فیصد تک ٹیرف لگانے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ بل 159-262 ووٹوں سے منظور ہوا اور روس کے توانائی و دفاعی شعبے کے ساتھ اس کے شیڈو بحری بیڑے کو بھی نشانہ بناتا ہے، جس پر پابندیوں سے بچاؤ میں ماسکو کی مدد کا الزام ہے۔

ہندوستان کے لیے اصل مسئلہ یہ نہیں کہ سزائی ٹیرف روسی تیل مہنگا کر دے گا، بلکہ یہ کہ کیا واشنگٹن نئی دہلی کی توانائی اور خارجہ پالیسی کی شرائط طے کر سکتا ہے؟ ہندوستانی وزارتِ خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ یہ اقدامات دوطرفہ تعلقات متاثر کر سکتے ہیں، جبکہ ہندوستان اپنی توانائی سلامتی، تجارت اور معاشی مفادات کے تحفظ کے لیے ''تمام ضروری اقدامات'' کرے گا۔

یہ زبان سوچ سمجھ کر استعمال کی گئی ہے۔ نئی دہلی نے نہ جوابی کارروائی کی دھمکی دی، نہ واشنگٹن سے بات چیت مسترد کی، بلکہ تنازع کو خودمختاری کے دائرے میں رکھا۔ ہندوستان کا مؤقف ہے کہ وہ قومی ضروریات، مارکیٹ حالات اور رسد کی دستیابی کی بنیاد پر تیل خریدتا ہے، نہ کہ یوکرین جنگ میں روس کی حمایت کے طور پر۔ اس کا ایک دیرینہ اصول بھی ہے: کسی دوسرے ملک کی پابندیاں اس کے دائرہ اختیار سے باہر خودکار طور پر تسلیم نہیں کی جائیں گی۔

اس ردعمل کی سخت معاشی مفادات کی عکاسی کرتی ہے۔ مالی سال 2026 میں روس ہندوستان کی خام تیل درآمدات کا تقریباً 30.3 فیصد فراہم کرتا رہا، جس کی مالیت تقریباً 40.8 ارب ڈالر تھی۔ جولائی میں روسی سپلائی ہندوستان کی درآمدات کے نصف سے زیادہ تک پہنچ گئی، جو متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، وینزویلا، برازیل، عمان اور امریکہ کی مجموعی سپلائی سے بھی زیادہ تھی۔ یہ انحصار محض تجارتی نہیں۔ روسی تیل نے ہندوستانی ریفائنریز کو ایسے وقت میں رعایتی قیمتوں پر خام تیل حاصل کرنے میں مدد دی جب مشرقِ وسطیٰ میں تنازع، ترسیلی خلل اور عدم استحکام موجود ہے۔

روسی سپلائی کی جگہ لینا نہ فوری طور پر ممکن ہے نہ بلا قیمت۔ ہندوستان سعودی عرب، عراق، امارات، امریکہ، برازیل یا وینزویلا سے زیادہ خریداری کر سکتا ہے، لیکن متبادل سپلائی مہنگی یا کم قابلِ اعتماد بھی ہو سکتی ہیں۔ آبنائے ہرمز اب بھی اہم توانائی شریان ہے، جبکہ مغربی ایشیا کا تنازع قیمتوں اور شپنگ انشورنس کی غیر یقینی صورتحال بڑھا چکا ہے۔ روسی درآمدات میں جبری کمی ہندوستان میں ایندھن، نقل و حمل اور صنعتی پیداوار کی لاگت بڑھا سکتی ہے۔

اثرات تیل کی مارکیٹ سے آگے بھی جائیں گے۔ ہندوستانی برآمد کنندگان پہلے ہی امریکی تجارتی اقدامات کے سامنے کمزور ہیں۔ 100 فیصد ٹیرف ہندوستانی مصنوعات کو امریکی مارکیٹ میں غیر مسابقتی بنا دے گا، جس سے ٹیکسٹائل، انجینئرنگ، ادویات، کیمیکلز اور چھوٹی صنعتوں پر دباؤ بڑھے گا۔ اس کا جھٹکا روزگار اور برآمدی آمدنی کمزور کر سکتا ہے اور تجارتی مذاکرات مزید پیچیدہ بنا سکتا ہے، اسی لیے تجزیہ کار اس قانون کو ہندوستان کے خلاف سودے بازی کا ہتھیار بھی سمجھتے ہیں۔

یہیں ٹریف کا عنصر اہم ہو جاتا ہے۔ ٹرمپ ٹیرف کو تجارتی تحفظ سے زیادہ دباؤ کا ہتھیار سمجھتے ہیں۔ ان کی انتظامیہ اسے ملکی سطح پر روس کی جنگ کی مالی معاونت کرنے والی حکومتوں کو سزا دینے کے طریقے کے طور پر پیش کر سکتی ہے، جبکہ ہندوستان کے خلاف دھمکی کو تجارت، مارکیٹ رسائی اور توانائی خریداری سے متعلق مراعات حاصل کرنے کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

یہ قانون سازی مذاکراتی مقصد بھی پورا کر سکتی ہے۔ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان دوطرفہ تجارتی معاہدے پر بات چیت جاری ہے، لیکن ٹیرف، زرعی رسائی، صنعتی تحفظ اور ریگولیٹری معیارات پر اختلافات برقرار ہیں۔ سخت ٹیرف کی دھمکی ایسی فضا پیدا کرتی ہے جس میں نئی دہلی پر کم سازگار شرائط قبول کرنے کا دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ ہندوستانی تجارتی تجزیہ کاروں کے مطابق روس کا مسئلہ ہندوستان کو غیر منصفانہ تجارتی معاہدے پر مجبور کرنے کا بہانہ بن سکتا ہے۔ ٹرمپ کا حساب کتاب داخلی سیاست سے بھی متاثر ہے۔ روس کے خلاف سختی ان قانون سازوں کو پسند ہے جو یوکرین جنگ پر سختی چاہتے ہیں، جبکہ ٹیرف ان ووٹرز کو پسند ہیں جو تجارتی دباؤ کو امریکی صنعت کے تحفظ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ پابندیوں اور ٹیرف کو ملا کر انتظامیہ کو ایک لچکدار ہتھیار مل جاتا ہے: زیادہ سے زیادہ سزا کی دھمکی، بغیر لازمی نفاذ کے، جبکہ مذاکرات کی گنجائش بھی برقرار رہتی ہے۔

تاہم اس پالیسی میں ایک تضاد ہے۔ اگر امریکہ واقعی روس کی تیل آمدنی کم کرنا چاہتا ہے، تو ہندوستان کو روسی تیل ترک کرنے پر مجبور کرنا عالمی رسد میں خلل ڈال سکتا ہے اور قیمتیں بڑھا سکتا ہے۔ ہندوستانی ریفائنریز روسی تیل کی واحد خریدار نہیں، اور ہندوستان کو فروخت نہ ہونے والا تیل آسانی سے دیگر تجارتی نیٹ ورکس کو منتقل ہو سکتا ہے۔ عالمی قیمتوں میں اضافہ ماسکو کی فی بیرل آمدنی بڑھا سکتا ہے، چاہے اس کی برآمدات کا حجم کم ہو۔ یوں یہ دھمکی روس کو فیصلہ کن طور پر کمزور کیے بغیر امریکی اتحادیوں اور صارفین کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔

اس بحران پر چین کا ردعمل ایک اور پہلو شامل کرتا ہے۔ بیجنگ ہندوستان سے کہیں بڑا روسی توانائی کا خریدار ہے، پھر بھی چینی تبصرے کھلے تصادم کی بجائے محتاط رہے ہیں، جو ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی کی عکاسی کرتی ہے۔ چین، واشنگٹن کو وسیع تر تجارتی محاذ آرائی کا آسان جواز نہیں دینا چاہتا، خاص طور پر جب اس کی معیشت پہلے ہی امریکی ٹیرف اور ٹیکنالوجی پابندیوں کی زد میں ہے۔ ساتھ ہی بیجنگ یہ تسلیم کرنے کا امکان نہیں پیش کرنا چاہتا ہے کہ واشنگٹن یہ طے کرے کہ ایشیائی ممالک کن توانائی سپلائرز کو استعمال کر سکتے ہیں۔

چین کی احتیاط اسٹریٹیجک تحمل کی ایک شکل بھی بن سکتی ہے۔ بیجنگ دیکھ سکتا ہے کہ آیا امریکہ واقعی زیادہ سے زیادہ ٹیرف نافذ کرتا ہے، آیا ہندوستان مزاحمت یا مذاکرات کرتا ہے، اور آیا یورپی ممالک روس کے ساتھ توانائی روابط کے باوجود چھوٹ حاصل کرتے ہیں۔ کوئی بھی ظاہری دوہرا معیار چین کے اس مؤقف کو تقویت دے گا کہ اصولوں پر مبنی عالمی نظام امریکی مفادات کے مطابق منتخب انداز میں نافذ کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان کے لیے جغرافیائی سیاسی نتائج نمایاں ہیں۔ یہ تنازع ہندوستان-امریکہ اسٹریٹیجک شراکت داری کی رفتار کمزور کر سکتا ہے، جو چین سے متعلق مشترکہ خدشات اور دفاع، ٹیکنالوجی و بحر الکاہل-ہند خطے میں تعاون کی بنیاد پر آگے بڑھی ہے۔ واشنگٹن کا دباؤ نئی دہلی کو مشکل پوزیشن میں ڈالتا ہے: اس سے چین کے خلاف امریکہ سے قریبی صف بندی کی توقع کی جاتی ہے، جبکہ روس سے آزادانہ تعلقات پر اسے سزا دی جا رہی ہے۔

یہ تضاد ہندوستان کو مزید تنوع کی طرف دھکیل سکتا ہے یعنی تیل کے سپلائرز کے علاوہ ادائیگی کے نظام، شپنگ انتظامات، دفاعی شراکت داریوں اور سفارتی تعلقات میں بھی۔ اس سے روس سے تعاون مضبوط ہو سکتا ہے، خلیجی ممالک سے توانائی ہم آہنگی بڑھ سکتی ہے، اور کشیدگی کے باوجود چین سے نئے روابط کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان محض واشنگٹن کی دھمکی پر روسی تیل ترک کرنے کا امکان نہیں رکھتا۔ ایسا کرنے کے فوری نقصانات ہیں، جبکہ سفارتی فوائد غیر یقینی ہیں۔ تاہم اگر رعایتیں کم ہوں، پابندیوں کے خطرات بڑھیں یا متبادل سپلائی زیادہ مسابقتی ہو جائے تو نئی دہلی بتدریج انحصار کم کر سکتی ہے۔ ایسی تبدیلی مارکیٹ کی بنیاد پر ایڈجسٹمنٹ ہوگی؛ جبکہ ٹیرف کے دباؤ کے تحت لیا گیا فیصلہ بالکل مختلف انداز میں دیکھا جائے گا۔ اصل مسئلہ یہ نہیں کہ ہندوستان، روس کی حمایت کرتا ہے، بلکہ یہ کہ کیا کوئی بڑی طاقت ایسے دور میں خودمختاری برقرار رکھ سکتی ہے جب تجارت، مالیات اور پابندیاں تیزی سے ہتھیار بنائی جا رہی ہیں۔ ٹرمپ کی ٹیرف دھمکی ہندوستان کے توانائی انحصار کو امریکی دباؤ میں بدلنے کی کوشش کرتی ہے، جبکہ ہندوستان کا ردعمل اس دباؤ کو سیاسی محکومیت میں بدلنے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس کا نتیجہ خام تیل کی قیمت سے کہیں زیادہ اثرات مرتب کرے گا۔ یہ بکھری ہوئی عالمی معیشت میں خودمختاری کی حدود متعین کرنے میں مدد دے گا اور یہ طے کرے گا کہ آیا ایشیائی طاقتیں واشنگٹن سے معاشی طور پر جڑے رہتے ہوئے بھی آزادانہ فیصلے لی سکتی ہیں یا نہیں۔☆

پنجاب اسمبلی انتخاب: خوشامد کا سیاسی حساب کتاب

ہرجندر

انتخابات کا موسم سرکاری ملازمین کے لیے اپنے مسائل اٹھانے کا سب سے موزوں وقت ہوتا ہے۔ سیاسی کیلنڈر میں یہ وہ موقع ہوتا ہے جب کوئی حکومت ان کے مطالبات کے لیے 'نہیں' کہنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتی۔ اسی سوچ کے ساتھ پنجاب میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل ملازمین کی یونینس زیر التوا مہنگائی بھتہ (ڈی اے) کے بقایہ جات کی ادائیگی کے مطالبہ کو لے کر مارچ نکال رہی ہیں، ہڑتال کر رہی ہیں، عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹا رہی ہیں۔ لیکن بھگونت سنگھ مان حکومت کا رویہ کچھ مختلف نظر آ رہا ہے۔ اس کی توجہ 7.5 لاکھ ملازمین اور پنشن یافتگان پر نہیں، 68 لاکھ خاتون ووٹرس پر ہے۔ ریاست میں ملازمین کی یونینس دیگر کچھ مطالبات کے ساتھ ہی 18 فیصد زیر التوا ڈی اے بقایہ جات کی ادائیگی اور پرانی پنشن اسکیم (او پی ایس) بحال کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ یونینس کے مطابق زیر التوا ڈی اے بقایہ اور اس سے متعلق دیگر ادائیگیاں تقریباً 14,191 کروڑ روپے ہیں۔ ریاستی حکومت نے بھی اس نمبر کو براہ راست مسترد نہیں کیا ہے۔ ملازمین کی دلیل سیدھی ہے کہ ٹیکس وصولی میں اضافہ ہوا ہے، اس لیے حکومت کے پاس ادائیگی کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس مطالبے کا سیاسی وزن بھی کم نہیں ہے۔ تقریباً 3.5 لاکھ ملازمین اور 4 لاکھ پنشن یافتگان کے اس تحریک کے پیچھے کھڑے ہونے سے یہ تعداد اتنی بڑی ہے کہ انتخابی سال میں اقتدار میں بیٹھی کسی بھی حکومت کے لیے اسے نظر انداز کرنا آسان نہیں ہوگا۔

یہ ٹکراؤ اب عدالت تک پہنچ چکا ہے۔ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو بقایہ ڈی اے کی باقی ادائیگی 15 دن کی مقررہ مدت میں کرنے کی ہدایت دی۔ اسے ماننے کے بجائے بھگونت مان حکومت سپریم کورٹ پہنچ گئی۔ اس کی دلیل ہے کہ فوری ادائیگی عملی طور پر ممکن نہیں ہے اور اس سے ضروری عوامی اخراجات متاثر ہوں گے۔ یہی دلیل پوری کہانی کو دلچسپ بنا دیتی ہے۔ ایک طرف حکومت مالی مجبوری کا حوالہ دے رہی ہے، تو دوسری طرف وہ پنجاب کی تاریخ کی سب سے مہنگی فلاحی اسکیم میں کھلے ہاتھ سے خرچ کر رہی ہے۔ بات ہو رہی ہے 'مکھیہ منتری ماواں دھیاں ستکار یوجنا' یعنی 'وزیر اعلیٰ ماں–بیٹی احترام اسکیم' کی۔ اس کے تحت درج فہرست ذاتوں کے خاندانوں کی خواتین کو ہر ماہ 1,500 روپے اور دیگر اہل زمروں کی خواتین کو 1,000 روپے کی مالی امداد دینے کا وعدہ ہے۔ اس کے پیسے براہ راست خواتین کے کھاتوں میں پہنچیں گے۔ اس اسکیم کے لیے اب تک 68 لاکھ سے زیادہ خواتین کا رجسٹریشن ہو چکا ہے اور 3 قسطیں مستفیدین کے آدھار سے منسلک بینک کھاتوں میں براہ راست بھیجی جا چکی ہیں۔ ووٹنگ سے پہلے مزید 3 قسطیں بھیجے جانے کی امید ہے۔ مجموعی طور پر اس اسکیم پر ریاست کے خزانے سے تقریباً 20,000 کروڑ روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔

اس اسکیم کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے، جس پر سوال اٹھ رہے ہیں۔ حکومت نے ہر اسمبلی حلقے میں خاتون رضا کاروں کا ایک بڑا نیٹورک تیار کیا ہے۔ انہیں 'ستکار سکھی' کہا گیا ہے۔ ان کا کام اسکیم کے لیے اہل خواتین کا رجسٹریشن کرنا ہے۔ ہر رجسٹریشن کے لیے رضا کار کو 200 روپے کی مقررہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ اگر چہ اس کی سرکاری تصدیق نہیں ہوئی ہے، لیکن کہا جا رہا ہے کہ یہ رجسٹریشن مہم ہر اسمبلی حلقے میں خاتون ووٹرس کا باریک سطح کا ڈاٹا بیس تیار کرنے کا ذریعہ بھی بن رہی ہے۔ اس میں فون نمبر جیسی معلومات شامل ہیں، جو انتخابات قریب آنے پر بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ اس کی ریاضی پر غور کیجیے۔ ایک طرف 7.5 لاکھ ملازمین اور پنشن یافتگان کو 14,191 کروڑ روپے کے ڈی اے بقایہ جات کی ادائیگی کرنی ہے۔ یہ ایک ایسا ووٹر گروپ ہے جو تعداد میں محدود ہے اور اپنی سیاسی وفاداری کے لحاظ سے بھی کافی حد تک مستحکم سمجھا جاتا ہے۔ دوسری طرف تقریباً 20,000 کروڑ روپے کی فلاحی اسکیم ہے، جس کا فائدہ ریاست کے تقریباً ہر خاندان اور ہر اسمبلی حلقے تک پہنچ رہا ہے اور جو تقریباً 10 گنا زیادہ لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اگلی قسطیں ووٹنگ سے ٹھیک پہلے پہنچنے والی ہیں۔ دونوں کو ساتھ رکھ کر دیکھنے پر سمجھ آتا ہے کہ حکومت ایک طرف اس اسکیم کو آگے بڑھانے کے لیے تیار کیوں ہے اور دوسری طرف ڈی اے بقایہ جات کی فوری ادائیگی کو 'ناممکن' کیوں بتا رہی ہے۔

وزیر خزانہ ہرپال سنگھ چیما عوامی طور پر یہ کہتے رہے ہیں کہ آمدنی کی وصولی میں اضافے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت کے پاس اضافی نقدی دستیاب ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پنجاب پر قرض ادا کرنے کا بھاری بوجھ ہے اور ریاست مسلسل ساختی مالی خسارے سے دوچار ہے۔ یہ سچ بھی ہے۔ سال کا مالی خسارہ تقریباً 39,971 کروڑ روپے رہنے کا اندازہ ہے، جو مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار (جی ایس ڈی پی) کا تقریباً 4.1-4.2 فیصد ہے، جو ہدف سے کافی زیادہ ہے۔ پنجاب کا بقایہ عوامی قرض پہلے ہی 4.13 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر چکا ہے اور یہ تقریباً 4.47 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے والا ہے۔ اس سے قرض اور جی ایس ڈی پی کا تناسب تقریباً 45 فیصد ہو جاتا ہے، جو بڑی ہندوستانی ریاستوں میں سب سے زیادہ ہے۔ ریاست کی آمدنی کی وصولیوں کا 90 فیصد سے زیادہ حصہ پہلے ہی تنخواہ، پنشن، بجلی سبسڈی اور سود کی ادائیگی میں چلا جاتا ہے۔ یعنی خزانے میں دونوں کے لیے کافی گنجائش شاید بالکل نہیں ہے۔ اور جب محدود مالی گنجائش والی کسی حکومت کے سامنے 7.5 لاکھ ملازمین اور پنشن یافتگان کے مقابلے 68 لاکھ خاتون ووٹرس تک پہنچنے والی ادائیگی کا اختیار ہو، تو معاملہ صرف ادائیگی کرنے کی صلاحیت کا نہیں، بلکہ سیاسی فائدے کے حساب سے ترجیحات طے کرنے کا ہو جاتا ہے۔

حالانکہ حکومت کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے ملازمین کو پوری طرح نظر انداز نہیں کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ 2021 کے آخر سے مرحلہ وار طریقے سے ڈی اے میں 14 فیصد کا اضافہ کیا جا چکا ہے اور اب یہ 42 فیصد ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ 4,500 کروڑ روپے سے زیادہ کا بقایہ ماہانہ قسطوں کے ذریعے ادا کیا جا چکا ہے۔ سرکاری حکام کی یہ بھی دلیل ہے کہ پنجاب کی تنخواہ کا ڈھانچہ پہلے سے ہی مرکز کے مقابلے میں زیادہ فراخ دلانہ ہے۔ ان کے مطابق 42 فیصد ڈی اے حاصل کرنے والا ریاستی حکومت کا ایک کلرک 60 فیصد ڈی اے حاصل کرنے والے مرکزی حکومت کے ملازم سے زیادہ تنخواہ گھر لے جاتا ہے۔ پرانی پنشن اسکیم بحال کرنا یا ڈی اے کا پورا بقایہ ادا کر دینا ایک محدود ووٹر گروپ کو مطمئن کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس 'ماواں دھیاں ستکار یوجنا' کی توسیع خاتون ووٹرس کے ایسے گروپ تک پہنچتی ہے، جو تقریباً 10 گنا بڑا ہے۔ اس کے تحت براہ راست ان کے بینک کھاتوں میں نقد رقم پہنچائی جا رہی ہے اور ووٹنگ سے پہلے اس کی کئی مزید قسطیں پہنچ جائیں گی۔ اس کے علاوہ رجسٹریشن مہم کے ذریعہ حکمراں جماعت کو ممکنہ طور پر خاتون ووٹرس کا ایک نیا ڈاٹا بیس بھی مل رہا ہے، جو انتخابی مہم میں بڑا کردار ادا کرنے والا ہے۔☆☆☆

برکس کی حقیقی کہانی، کون کیا چاہتا ہے

بھارت اب بھی روسی ہتھیاروں کا سب سے بڑا موجودہ اور ممکنہ خریدار ہے، خاص طور پر اگر پابندیاں ہٹادی جائیں۔ تیل کے علاوہ روس کو بھارت کے ساتھ ۵۰ ارب ڈالر کا تجارتی فاضل بھی حاصل ہے۔ تاہم، روس نسبتاً ایک نرم مزاج تجارتی شراکت دار ہے اور ایسی بعض دفاعی ٹیکنالوجیز بھارت کو دینے پر آمادہ ہے جو کوئی اور ملک بھارت کو نہیں دے گا۔ اس کے علاوہ، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ پیوٹن بھارت کو روس یا چین کے برابر اہمیت دیتے ہیں، تو آپ کو دوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام عوامل برکس سربراہی اجلاس کے پس منظر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بھارت یہاں سب سے مضبوط پوزیشن رکھنے والا ملک نہیں ہے، چاہے اس کی مہمان نوازی کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو۔ یہ کہنا ایک تلخ حقیقت ہے۔

شیکھر گپتا

برکس کی اصل کہانی یہ ہے کہ چین کیا چاہتا ہے، روس کیا چاہتا ہے اور بھارت کیا خواہش رکھتا ہے۔ ہندوستان، چین اور روس میں باہمی ہم آہنگی سے زیادہ تضادات پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک کا نقطہ نظر مختلف ہے اور ہر ایک کا مخالف بھی مختلف ہے۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ برکس (BRICS) ایسے تمام گروپوں میں سب سے زیادہ غیر متعلقہ گروپ ہے۔ ٹی وی چینلز ایسا ظاہر کر رہے ہیں جیسے یہ 2023ء میں جی-20 سربراہی اجلاس کے بعد عالمی رہنماؤں کا سب سے اہم اجتماع ہو، جو ایک بار پھر نئی دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس مرتبہ اس میں ''جوش'' کا ایک اضافی پہلو بھی شامل ہے۔ ذرا ان مبالغہ آمیز تصاویر کو دیکھیے، جن میں شوخ رنگوں کے پس منظر اور جنگی طرز کی ڈھول کی تھاپ کے ساتھ نریندر مودی، شی جن پنگ اور ولادیمیر پوتن کو ایک ساتھ دکھایا جا رہا ہے۔ اس کا بمشکل پوشیدہ پیغام یہ ہے کہ یہ تینوں ''شیطانی مغرب'' کے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔ یا پھر یہ کہ انہوں نے ڈونلڈ ٹرمپ کو ''اس کی جگہ دکھا دی ہے۔ تمام حکومتیں، خصوصاً مضبوط شخصیت پر مبنی حکومتیں، اپنی شبیہ بہتر بنانے کے لیے سربراہی اجلاسوں کو استعمال کرتی ہیں۔ مودی حکومت نے تو اسے ایک فن کی شکل دے دی ہے۔ لیکن برکس کے معاملے میں اس کی ساخت، توازن اور باہمی تضادات کے باعث یہ عناصر آپس میں ہم آہنگ نہیں ہوتے۔

اس زبردست تشہیری مہم میں پیش کیے جانے والے تین طاقتور رہنماؤں میں باہمی ہم آہنگی سے کہیں زیادہ تضادات ہیں۔ ہر ایک کا عالمی نقطہ نظر مختلف ہے اور اس کا مخالف بھی مختلف ہے۔ روس، چین کا اتحادی ہے اور کسی حد تک اس پر منحصر بھی ہے۔ بھارت چین کو اپنے وجود کے لیے ایک بڑا حریف سمجھتا ہے۔ جبکہ چین باقی دونوں کو اتنا کمزور سمجھتا ہے کہ وہ کھیل کے اصول خود طے کر سکتا ہے اور خود کو اس کھیل کی سلطنت کا سربراہ بنا سکتا ہے؛ پہلے، دوسرے اور تیسرے درجے پر۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ برکس ایسے تمام گروپوں میں سب سے زیادہ غیر متعلقہ ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نیٹو (NATO) کس چیز کی نمائندگی کرتا ہے یا اسے کس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے۔ آپ دوسرے گروپ بھی گن سکتے ہیں۔ شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) وہ تنظیم ہے جو برکس کے سب سے قریب آتی ہے۔ لیکن یہاں چینی غلبہ تقریباً مکمل ہے۔ ایس سی او چین کی کثیر ملکی تنظیم ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ کم از کم ایس سی او کا ایک مقصد تو ہے، چاہے ہمیں وہ پسند ہو یا نہ ہو۔ حتیٰ کہ 57 ممالک پر مشتمل او آئی سی (اسلامی تعاون تنظیم) جیسی بظاہر کم اثر رکھنے والی تنظیم میں بھی کم از کم ایک چیز مشترک ہے یعنی اسلام۔ البتہ آپ نے اسے اسلامی دنیا کے اندر جاری اتنے سارے بحرانوں اور جنگوں میں مؤثر کردار ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، مثلاً خلیجی عرب ریاستوں اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی وغیرہ۔

برکس کے ارکان میں مشترک کیا ہے؟

کیا برکس کے ارکان میں کوئی مشترک چیز موجود ہے؟ کیا یہ ٹرمپ یا ''شیطانی مغرب'' کے خلاف مشترکہ محاذ ہے؟ ہرگز نہیں۔ پوتن اور ٹرمپ ایک دوسرے کے مداح ہیں۔ شی جن پنگ جلد ہی امریکہ جائیں گے تاکہ دونوں ممالک کے باہمی تعلقات میں موجود اختلافات کو دور کیا جا سکے۔ وہ ٹرمپ کو اپنی خارجہ پالیسی میں اندرونی معاملات کی طرف مزید توجہ دینے کی حکمتِ عملی جاری رکھنے کی ترغیب بھی دیں گے۔ امریکہ پہلے اور آخر میں بھی امریکہ۔ تائیوان کو بھول جائیے

ژی کے لیے ٹرمپ سب سے بڑی خوشخبری ہیں۔ وہ امریکہ کے اتحادوں کو کمزور کر رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ ممالک خطرات کی سطح کو کم کرنے کے لیے چین کا رخ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد بیجنگ ان سے مراعات حاصل کرے گا۔ دوسرے ممالک، جو کمزور اور چھوٹے ہیں، خاص طور پر گلوبل ساؤتھ کے ممالک، جنہیں اکثر بھارت کی طرح چین کی جانب سے مالی مدد ملتی ہے، پہلے ہی چین کو نیا بالادست ملک سمجھنے لگے ہیں اور اسے 'سلام' کر رہے ہیں۔ کم از کم شی جن پنگ آپ کو ٹرمپ کی طرح سب کے سامنے ذلیل تو نہیں کریں گے۔ جہاں تک روس کا تعلق ہے، تو یہ ایک بہت بڑا ملک ہے جس کی سرحدیں ژی کے ملک سے ملتی ہیں۔ اس کے پاس دنیا میں سب سے زیادہ جوہری ہتھیار ہیں اور پائپ لائن کے ذریعے توانائی کا ایک محفوظ ذریعہ بھی ہے۔

بھارت ایک بالکل مختلف زمرے میں آتا ہے۔ یہاں سرحد کا مسئلہ ہے اور وہاں فوجی سرگرمیاں بھی جاری ہیں۔ چین کی تجارت کو فروغ دینے کے لیے ژی کو استحکام کی ضرورت ہے۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، بھارت اور چین کے درمیان تجارت یک طرفہ ہے۔ اس وقت ۱۱۲ ارب ڈالر کی تجارت کے ساتھ، چین کے کل تجارتی فاضل کا صرف ۱۰ فیصد سے کچھ زیادہ حصہ بھارت سے حاصل ہوتا ہے۔ امریکہ کے ساتھ تجارتی فاضل میں کمی کے باعث ژی متبادل راستے چاہتے ہیں۔ اور چاہے یہ بات پسند آئے یا نہ آئے، بھارت اس میں شامل ہو چکا ہے۔ اب، آبادی سے متعلق مسائل اور ملکی طلب میں زبردست کمی کے باعث، چین کو ان تجارتی فاضل رقوم کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ژی نے بھارت کے ساتھ سرحدی مسئلے پر عارضی وقفہ اختیار کیا ہے۔

1988ء میں، ڈینگ ژیاؤ پنگ نے بیجنگ میں راجیو گاندھی سے ''چونکہ ہماری نسل میں شاید اس سرحدی مسئلے کو حل کرنے کی سمجھ بوجھ نہیں ہے، اس لیے آئیے اسے مستقبل کی ایک زیادہ سمجھدار نسل کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔'' ژی کے لیے وہ مستقبل ابھی تک نہیں آیا۔ وہ مزید وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ چین اور بھارت کے درمیان فاصلہ مزید بڑھ جائے۔ اس دوران انہوں نے پاکستان کو بھارت کو متوازن رکھنے کے لیے اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ پوٹن بھی ژی کی طرح نیٹو کی کمزوری پر خوش ہیں۔ وہ یا تو سمجھتے ہیں کہ انہیں یوکرین کے معاملے پر کوئی معاہدہ حاصل ہو جائے گا اور وہ فتح کا اعلان کر سکیں گے، یا پھر امریکہ کی جانب سے کیف کو دی جانے والی امداد میں کمی اور یورپ کی ہچکچاہٹ کے دوران جنگ جاری رکھیں گے۔ مختصراً، نہ تو ژی واشنگٹن کے خلاف دنیا کو متحد کر رہے ہیں اور نہ ہی پیوٹن ایسی کسی مہم میں شامل ہو رہے ہیں۔

ژی کے برعکس، پیوٹن کو بھارت کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تاہم، ان کی پہلی ترجیح بھی ژی کی ترجیح سے مختلف نہیں ہے: ایک طرفہ تجارتی تعلقات۔ بھارت چین کے علاوہ کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں روس سے زیادہ تیل خریدنے کے لیے تیار ہے اور اس کے لیے روس کا شکریہ بھی ادا کرتا ہے۔ بھارت اب بھی روسی ہتھیاروں کا سب سے بڑا موجودہ اور ممکنہ خریدار ہے، خاص طور پر اگر پابندیاں ہٹادی جائیں۔ تیل کے علاوہ روس کو بھارت کے ساتھ ۵۰ ارب ڈالر کا تجارتی فاضل بھی حاصل ہے۔ تاہم، روس نسبتاً ایک نرم مزاج تجارتی شراکت دار ہے اور ایسی بعض دفاعی ٹیکنالوجیز بھارت کو دینے پر آمادہ ہے جو کوئی اور ملک بھارت کو نہیں دے گا۔ اس کے علاوہ، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ پیوٹن بھارت کو روس یا چین کے برابر اہمیت دیتے ہیں، تو آپ کو دوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام عوامل برکس سربراہی اجلاس کے پس منظر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بھارت یہاں سب سے مضبوط پوزیشن رکھنے والا ملک نہیں ہے، چاہے اس کی مہمان نوازی کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو۔ یہ کہنا ایک تلخ حقیقت ہے۔☆

اودھ نامہ

ضرورت ہمت، ارادے اور واضح قیادت کی

ہندوستان کے صف اول کے رہنماؤں میں مولانا سید محمد ولی رحمانی (خانقاہ رحمانی کے چوتھے سجادہ نشیں) کئی جہتوں سے ممتاز خوبیوں کے مالک تھے، انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے فراغت پائی، بعدہ دارالعلوم دیوبند پھر بھاگل پور یونیورسٹی سے تاریخ میں ایم اے کی ڈگری حاصل کر کے اپنی بلند فکر اور علمی پختگی کی سند امتیاز حاصل کرنے میں بھی کامیاب رہے، اس کے علاوہ وہ ریاست بہار کے اسمبلی تک میں بحیثیت ایم ایل سی اور ڈپٹی چیرمین سیاسی سرگرمیوں کی نوک پلک درست کرتے رہے۔ ان کی فکر مندی، دردمندی اور عرض مندی نے دور بیں نگاہ رکھنے والوں کو بہت پہلے ہی یہ احساس کرا دیا تھا کہ آنے والے دنوں میں وہ ہندوستان کے چند گنے چنے صف اول کے رہنماؤں میں سے ہوں گے۔

مولانا سید محمد ولی رحمانیؒ نے کہا تھا کہ ''وہ احتیاط جو بزدلی کا تحفہ دے، وہ پرہیز جو حالات سے گریز سکھائے، وہ صبر جو ظلمِ مسلسل کی حسین تعبیر تلاش کرے اور وہ برداشت جو بے عملی تک پہنچا دے، زندہ افراد اور زندہ اداروں کے لیے ناقابلِ قبول ہے اور نہ گوارا ہے۔ مولانا رحمانی کا یہ قول آج کے حالات میں خاص طور پر غور طلب ہے اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے موجودہ رویے کے حوالے سے اس پر سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے پُرامن احتجاج کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی، بلکہ متعلقہ حکام کو اطلاع دینا کافی ہوتا ہے، اور یہ بات بھارت کے مڈل اسکول میں پڑھنے والا طالب علم بھی جانتا ہے۔ پھر صرف اجازت نہ ملنے کو احتجاج سے پیچھے ہٹنے کی وجہ بنانا عوام کے لیے قابلِ فہم نہیں۔ اگر بورڈ کے ذمہ دار پُرامن احتجاج کے لیے نکلتے اور پولیس انہیں کسی مقام پر روک دیتی تو وہیں رک جاتے۔ پولیس انہیں پھانسی کے تختے پر تو نہیں لٹکا دیتی اور نہ ہی قومِ مسلم انہیں تنہا چھوڑتی۔ اصل ضرورت ہمت، ارادے اور واضح قیادت کی ہے۔

ہر دور میں تبدیلی نئے خیالات اور نئی نسل کے ذریعے آتی ہے۔ ہندوستان میں امتِ مسلمہ کو بھی ایک تبدیلی اور ایک نئے انقلابی اندازِ فکر کی اشد ضرورت ہے۔ اب مسلم پرسنل لا بورڈ کے بارے میں یہ تاثر بڑھ رہا ہے کہ وہ آل انڈیا لیٹر پیڈ بورڈ بن کر رہ گیا ہے۔ یہ تاثر اگر غلط ہے تو اسے عملی کارکردگی کے ذریعے غلط ثابت کرنے کی ضرورت ہے۔ حالات اسی سمت میں بڑھ رہے ہیں۔ پرانی قیادت ناکارہ تھی، ناکارہ ہے اور آگے بھی ناکارہ رہے گی، یہ تاثر عام ہوتا جا رہا ہے۔ جس ادارے کو بھی دیکھئے وہاں لگتا ہے کہ خاندانی اجارہ داری ہے۔ نوجوانوں کو استعمال کیا جائے گا اور کود بوڑھے درخت کی طرح قبضہ جمائے رہیں گے جس میں نہ سایہ ہے نہ پھل اور نہ پھول پتی۔ مجموعی طور پر باصلاحیت، ایماندار اور بے خوف قیادت کا فقدان بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ قوم کو ایسی شخصیات کی ضرورت ہے جو اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر قوم کی بات کر سکیں اور مشکل وقت میں پیچھے نہ ہٹیں۔

پوری ملتِ اسلامیہ فرقوں، مسلکوں، گروہوں، اداروں، مسجدوں اور خانقاہوں میں بکھری ہوئی ہے۔ متحد ہونے کے آثار بھی بہت کم نظر آتے ہیں۔ اس کے باوجود ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہم سب کا اپنا حق ہے۔ اتحاد نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ظلم کے خلاف آواز بھی خاموش کر دی جائے۔

آج ہندوستانی مسلمانوں کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو موجودہ دور کی رفتار کو سمجھ سکے، نئے حالات کا سامنا کر سکے، بے خوف ہو کر اپنی بات کہہ سکے اور عملی طور پر قوم کی رہنمائی کر سکے۔ نئی نسل کو صرف جلسوں میں شریک کرنے یا سوشل میڈیا پر استعمال کرنے کے بجائے قیادت اور فیصلہ سازی میں بھی جگہ دینا ہوگی۔ زمانہ بدل چکا ہے، اس لیے قیادت کے انداز بھی بدلنے چاہییں۔ ہر دور اپنی نئی قیادت پیدا کرتا ہے۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ نئی نسل آگے آئے، پرانی قیادت اپنی کارکردگی کا جائزہ لے اور مسلم ادارے خود کو موجودہ حالات کے مطابق تبدیل کریں۔ ہندوستانی مسلمانوں کو ایک ایسے انقلاب کی اشد ضرورت ہے جو انہیں بے عملی، مصلحت اور خاموشی سے نکال کر عملی جدوجہد، اتحاد اور مؤثر قیادت کی طرف لے جائے۔ یہی وہ تبدیلی ہے جس کی آج سب سے زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

یہاں سوال صرف ایک احتجاج کا نہیں بلکہ قیادت کے انداز کا ہے۔ اگر مسلم پرسنل لا بورڈ مسلمانوں کی ایک اہم نمائندہ تنظیم ہے تو اس سے توقع بھی یہی کی جاتی ہے کہ مشکل وقت میں وہ قوم کو راستہ دکھائے، رکاوٹ کے سامنے رک نہ جائے اور صرف خطوط اور بیانات تک محدود نہ رہے۔ اگر بورڈ کے ذمہ داران بے باک اور بے خوف ہو کر شعوری طور پر مسلمانوں کی قیادت کر سکتے ہیں تو انہیں یہ ذمہ داری پوری کرنی چاہیے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر قیادت سے استعفیٰ دینے کا اعلان کرنا چاہیے۔ قوم کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو بات کرنے کے ساتھ عملی میدان میں بھی موجود ہو۔ دراصل آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کو ایک بڑے Gen Z انقلاب کی ضرورت ہے۔ تمام اہم عہدیداران کو اپنے عہدوں سے الگ ہو کر نئی نسل کے لیے راستہ کھولنا چاہیے اور ایسے لوگوں کو قیادت سونپی جانی چاہیے جن کی سرکار کے پاس کوئی فائل دبی نہ ہو، جن کا کوئی ذاتی مفاد وابستہ نہ ہو، جو بزدل نہ ہوں اور جنہیں جیل جانے سے بھی خوف نہ ہو۔ ہماری موجودہ قیادت گزرے ہوئے زمانے کے لوگوں پر مشتمل ہے اور فی الوقت وہ موجودہ حالات کے مطابق قیادت کرنے کے قابل نظر نہیں آتی۔ زمانہ جس تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے، اس سے نمٹنے کی صلاحیت نئی نسل، خصوصاً Gen Z، میں زیادہ نظر آتی ہے۔ عمومی طور پر پرانی قیادت اگر وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو تبدیل نہ کرے تو وہ فرسودہ ہو جاتی ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اقوال امام حسن عسکری علیہ السلام

★ بسم اللہ الرّحمن الرّحیم اسم اعظم کے اتنا نزدیک ھے کہ جتنی آنکھ کی سیاھی، اسکی سفیدی کے نزدیک ھے۔

★ فالتو بحث نہ کرو کہ اس سے تمھاری اھمیت ختم ھو جائے گی اور دوسروں سے زیادہ مذاق بھی نہ کرو کہ اس سے دوسروں میں بھی تم سے مذاق کرنے کی جرات پیدا ھو جائے گی۔

★ جو بھی کسی محفل میں اپنے مقام و مرتبے سے کم تر جگہ پر بیٹھنے پر راضی ھو جائے تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے اٹھ نہیں جاتا، اس وقت تک خداوند اور اسکے فرشتے اس پر رحمت نازل فرماتے رھتے ھیں۔

★ وہ گناہ کہ جو معاف نہیں کیا جاتا وہ یہ ھے کہ انسان کھے کہ اے کاش مجھے اس گناہ کے علاوہ کسی دوسرے گناہ پر عذاب نہ کیا جائے، پھر فرمایا: لوگوں میں شرک تاریک رات میں کالے پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے بھی زیادہ مخفی ھوتا ھے۔

★ انسان کی کمر توڑ مصیبتوں میں سے ایک، ایسا ھمسایہ ھے کہ جو اگر کسی نیکی کو دیکھے تو اسے مخفی کرے اور اگر کسی برائی کو دیکھے تو اسے لوگوں میں ظاھر کرے۔

★ عبادت صرف زیادہ نماز پڑھنا اور روزے رکھنا نہیں ھے بلکہ حقیقی عبادت یہ ھے کہ افعال خداوند کی حکمت میں زیادہ سے زیادہ غور و فکر کیا جائے۔

★ غصہ و غضب کرنا ھر برائی اور بدی کی چابی و جڑ ھے۔

★ لوگوں میں سب سے زیادہ نا آرام و بے چین کینہ توز و حاسد انسان ھے۔

★ پرھیز گار ترین انسان وہ ھے کہ جو شک و شبھے کے وقت رک جاتا ھے، عابد ترین انسان وہ ھے کہ جو واجبات کو انجام دیتا ھے، زاھد ترین انسان وہ ھے کہ جو حرام کو ترک کرتا ھے، سب سے زیادہ کوشش کرنے والا انسان وہ ھے کہ جو گناھوں کو ترک کرتا ھے۔

★ مؤمن کا وجود مؤمن کے لیے باعث برکت اور کافر کے لیے خداوند کی طرف سے اتمام حجّت ھے۔

★ احمق کا دل، اسکے منہ اور عقل مند کی عقل اسکے دل میں ھوتی ھے۔

★ دو صفات ایسی ھیں کہ ان سے بڑھ کر دوسری کوئی چیز نہیں ھے: خداوند پر ایمان اور اپنے بھائیوں (تمام انسانوں) کی مددکرنا۔

★ ایک مؤمن کے لیے کتنا برا ھے کہ وہ ایسی چیز سے دل لگا لے کہ جو اسے ذلیل و خوار کردے۔

★ تواضع اور فروتنی ایک ایسی نعمت ھے کہ جس پر حسد نہیں کیا جاسکتا۔

★ جاھل انسان کی تربیت کرنا اور ایک انسان کو اسکی عادت سے دور ھٹانا، یہ کام ایک معجزے سے کم نہیں ھے۔

★ ایک غمگین انسان کے سامنے خوشی کا اظھار کرنا، بے ادبی کی علامت ھے۔

★ خوبصورت چھرہ ظاھری خوبصورتی ھے اور اچھی عقل باطنی خوبصورتی ھے۔

★ تمام نجاستوں کو اگر ایک گھر میں قرار دیا جائے تو اسکی چابی کو جھوٹ قرار دیا جائے گا۔

★ تمھارے بھائیوں میں سب سے بھترین وہ ھے کہ جو تمھاری خطا سے چشم پوشی کرے اور تمھاری نیکی و احسان کو ھمیشہ یاد رکھے۔

★ جو بھی کسی نااھل کی بے جا مدح و تعریف کرے تو اس نے اپنے آپکو تھمت کے مقام پر لا کھڑا کیا ھے۔

★ جو بھی پرھیز گار ھو اور جو بھی بخشش و کرم کرنے والا ھو اور جو بھی حلم و بردباری کرنے والا ھو تو ایسے انسان کے دوست بھت زیادہ ھوتے ھیں۔

★ جو بھی خداوند سے انس رکھنے والا ھو تو وہ لوگوں سے دوری اختیار کرنے والا ھوتا ھے۔

★ خداوند کی بارگاہ میں پھنچنا ایک ایسا سفر ھے کہ جو رات کی عبادت (نماز تھجد) کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

مقام ادب میں تمھارے لیے یھی کافی ھے کہ تم خود اس چیز سے دوری اختیار کرو جسکو تم دوسروں کے لیے پسند نہیں کرتے۔

★ تم کم ھونے والی عمر اور محدود ایام میں زندگی گزار رھے ھو اور موت بھی اچانک آئے گی، جو بھی خیر و نیکی کا بیج بوئے گا، وہ خوشی کا پھل کاٹے گا اور جو برائی و بدی کا بیج بوئے گا، وہ شرمندگی و پشمانی کا پھل کاٹے گا، جو بھی جسطرح کا بیج بوئے گا، اسی طرح کا ھی پھل پائے گا، سستی کرنے والے کو اسکا حصہ نہیں ملے گا اور حرص کرنے والے کو جو اسکی قسمت میں نہیں ھے، نہیں ملے گا، جسکو بھی کوئی خیر و نعمت ملی ھے، وہ خداوند کی ھی طرف سے ملی ھے اور جس نے بھی شر و برائی سے نجات پائی ھے تو اسکو وہ نجات خداوند نے ھی دی ھے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کے معجزات واحسانات

ڈاکٹر شجاعت حسین

اللہ کی وحی کا ہے مضمون عسکریؑ
کن کا ہے جو اثر وہ فیکون عسکریؑ

علمائے فریقین کی اکثریت کا اتفاق ہے کہ آپؑ بتاریخ 10 ربیع الثانی 232 ہجری یوم جمعہ بوقت صبح بطن جناب حدیثہ خاتون سے بمقام مدینہ منورہ متولد ہوئے (شواہد النبوت، صفحہ 210)۔ آپؑ کی ولادت کے بعد آپؑ کے پدر بزرگوار حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیؐ کے رکھے ہوئے نام "حسن بن علی" سے موسوم کیا۔ (ینابیع المودۃ)

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ الفرجہ الشریف کے پدر بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی 1216 ویں یوم ولادت باسعادت کے پرنور موقع پر آپؑ کے شیعوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپؑ کے کیا اہم کارنامے اور خدمات ہیں۔ اس سے آشنائی کے لیے تحقیقی مطالعہ کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اپنے گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے کارنامے اور خدمات کتب بینی سے جائزہ و تجزیہ کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے حضرت امام حسن عسکری علیہ کے علمی و فکری خدمات پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ آپؑ نے انتہائی سخت عباسی دورِ حکومت میں بھی اسلامی علوم کی ترویج کی، شبہات کا ازالہ کیا اور علمی چراغ روشن رکھے۔ قابل ذکر ہے کہ آپؑ نے کئی ایسے شاگرد اور محدثین تیار کیے جنہوں نے احادیث اور اسلامی تعلیمات کو محفوظ کیا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے آج سے 12 سو سال قبل خفیہ سیاسی و اجتماعی نیٹ ورک قائم کیے اور بتایا کہ اس کی اہمیت اور افادیت کتنی زیادہ ہے۔ آپؑ نے سامرا میں سخت نظر بندی اور گھٹن کے ماحول کے باوجود شیعیانِ اہل بیت (ع) کا ایک منظم خفیہ رابطہ نظام قائم کیا، جس کے ذریعے اسلامی دنیا کے دور دراز علاقوں میں موجود پیروکاروں کی رہنمائی کی جاتی تھی۔

سارے منصوبے مفلوج ہو جائیں، ذہانت وصلاحیت ناکارہ وغیر مفید ثابت ہو جائیں اگر مالی امداد فراہم نہ ہو۔ لہٰذا امام عسکریؑ نے مالی امداد کے ذریعے فلاحی کاموں کو جاری رکھا۔ آپ روپوش اور مشکل حالات میں زندگی گزارنے والے محتاجوں، غریبوں اور شیعوں کی مالی امداد کا خفیہ انتظام فرماتے تھے۔

آپؑ نے موانع اور فتنوں کا مقابلہ کیا۔ عباسی دور میں فکری انحراف، غلو اور لادینیت کے جو نظریات پھیل رہے تھے، آپؑ نے علمی دلائل کے ذریعے ان کا بھرپور مقابلہ کیا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے لیے اہم ترین اور نہایت سخت ترین تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کی حفاظت اور تعارف کرانا۔ آپؑ کا سب سے بڑا تاریخی اور الٰہی کارنامہ اپنے فرزندِ ارجمند حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت کو عباسی حکمرانوں کی مخفی سازشوں اور نظر بندی کے باوجود محفوظ بنانا اور خاص اصحاب کو آپ کا تعارف کروانا تھا۔

خالق کائنات اپنے نمائندوں کو نورِ علم وصداقت سے نوازتا ہے۔ اسی طرح ہر امام اپنے دور کا علمی مرکز اور مرجع ہوتا ہے۔ اسی لیے آج بھی مکتب اہلبیت علیہم السلام دیگر مکاتب فکر سے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس مکتب کی نورانیت علم ہی ہے۔

اگر ہم تاریخ اسلام، عرب اور تاریخ عالم کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ ائمہ اطہار علیہم السلام کے چاہنے اور ماننے والوں نے چراغ علم کو روشن رکھنے کے لیے ہر دور میں یعنی ظالم حکمرانوں کے باوجود علم کو فروغ دینا اور آئندہ نسلوں کے لیے اپنی تخلیقات میں علم کو قید کر دیا ان میں یہ سبھی اسم گرامی فہرست کی زینت ہیں: محمد الشریف الرضی، شیخ مفید، شیخ صدوق، شیخ طوسی، علامہ محقق حلی، علامہ مجلسی، شیخ کلینی، علامہ امینی، ابوالقاسم خوئیؒ، صفی گلپائگانی، تقی بجت، فاضل لنکرانی، عبد العزیز الحکیم، محمد بہشتی، محمد حسین طباطبائیؒ، حسین بروجردی، شہید مطہری، رہبر کبیر امام خمینی، شہید رہبر معظم آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای، اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسینی سیستانی۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے آباؤ اجداد کی طرح اعلم زمانہ اور افضل کائنات تھے۔ (شیخ مفید، ارشاد، صفحہ 502)؛ علامہ محمد بن طلحہ شافعی کا بیان ہے کہ آپؑ کا ایک اہم شرف یہ بھی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آپؑ ہی کے اکلوتے فرزند ہیں جنہیں پروردگار عالم نے طویل عمر عطا کی اور جن کا جب ظہور ہوگا تب وہ دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے (مطالب السؤل، صفحہ 292)۔

امام حسن عسکری علیہ السلام ابن امام علی نقی علیہ السلام کی زبان گل بداماں، نطق رشک سخنداں، طبیعت نور فروزاں و افتخار شبستاں، کلام تمثیل قرآں، حُسن عمل زندہ جاوداں، امام المتقین وختم رسالت کے نگین، زبان آب کوثر سے شیریں، لہجہ وقار انگبین اور مالک خلد بریں ہیں۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کاشف رموز خدا، مظہر اوصاف کبریاء، آیہ صدق وصفا، گلشن توحید کی ضیا، نور عین رسولؐ خدا دلبند مرتضیٰ اور خنکیِ قلب فاطمہؑ ہیں۔ خلق محمدؐ کی آن، عصمت فاطمہؑ کی شان، علم مرتضیٰ کی جان، علم عالم غیب کا نشاں، حق وصداقت کی صدا، کشتیِ نجات کا بادبان اور نظام الٰہی کے نمائندے ہیں۔

امام حسن عسکریؑ نے اسلامی اصول وقوانین اور الٰہی علوم کی سربلندی وسرفرازی کے لیے ہر دم کوشاں رہے اور علمی چراغ روشن کیئے۔ علمائے کرام، محدثین عظام، مفکرین، اور محققین کی متفقہ رائے ہے کہ اٹھارہ ہزار تشنگانِ علم نے امام کے حضور میں زانو ادب تہہ کیا اور علم سے فیضیاب ہوئے۔ آج بھی علماء اور فقہا علوم آل محمدؐ کی پاسبانی اور تالیف اور تدوین میں مشغول ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا پیراگراف میں راقم نے قارئین کرام کے لیے تحریر کیا ہے۔ شیعوں میں علوم الٰہی کو رائج کر کے ان میں علم، حکمت، عقل وشعور کے ذریعے افضلیت حاصل کروانا مقصد مقصود ہے۔ امام حسن عسکریؑ کی پوری توجہ علم و معرفت کی اشاعت، اسلامی فکر ونظریات کو مستحکم کرنا تھی۔ ہم امام کی فکر پر کتنا عمل پیراں ہیں، محاسبہ پر تدقیق کی ضرورت ہے۔

ایک کامیاب سیاستدان ہونے کے لئے علم کا ہونا لازمی ہے۔ امام عسکریؑ نے اسلام کے سیاسی نظام میں حصہ لیا۔ سیاسی نظام میں حصہ لینے کی وجہ طاغوتی نظامِ حکومت کا مقابلہ کر کے ظالموں کے ظلم کی مخالفت اور مظلوموں کی نصرت کر سکیں اور اس کی استبدادی حکومت اور ظالم حکمرانوں کو اسلامی اقتدار کا مذاق اڑانے سے روکا جا سکے۔ انسانیت کی دفاع اور ظالم حکمران سے مقابلہ اور ان مقاصد کے حصول کے لیے سخت ترین حالات کا سامنا کیا۔ اس کے لیے آپؑ کئی دفعہ قید کئے گئے۔

کئی مرتبہ آپؑ کے قتل کی شازشیں رچی گئیں۔ آپؑ کو شہر کے ایک قید خانے سے دوسرے قید خانے میں منتقل کیا گیا۔ عباسی خلفاء کا ایسا اقدام اس لیے تھا تا کہ امامؑ کے چاہنے والوں سے جدا کر کے عوامی طاقت سے امامؑ کو محروم رکھا جا سکے۔ عباسی حکومت امامؑ کی سیاسی اور فکری کوششوں کو ناکام کرنا چاہتی تھی۔

امام عسکریؑ کی سیاسی بصیرت اور تعلیم کے لیے یہ بھی واقعہ مفید ذکر ہے۔ ابو ہاشم جعفری، داؤد بن اسود سے نقل ہے۔ ایک دن حضرت امام عسکریؑ نے مجھے بلایا۔ مجھے ایک گول سی لکڑی دی۔ آپؑ نے فرمایا عمری کے پاس لے جاؤ۔ راستے میں مجھے ایک خچر سوار شقا ملا اور اس نے میرا راستہ روکا تو راستے کو صاف کرنے کے لیے خچر کو مارا، لکڑی ٹوٹ گئی، لکڑی کے اندر کچھ خطوط تھے۔ جلدی سے ٹوٹی ہوئی لکڑی کو آستین میں چھپا لیا اور چل پڑا۔ منزل مقصود تک پہنچا تو عیسیٰ نے میرا استقبال کیا اور کہنے لگا امام نے پوچھا ہے تم نے خچر کو کیوں مارا تھا جس کی وجہ سے لکڑی ٹوٹ گئی؟ میں نے کہا چونکہ میرے علم میں نہیں تھا کہ اس لکڑی کے اندر کوئی چیز ہے۔ امام نے فرمایا آخر ایسا کام کیوں کرتے ہو جس کی وجہ سے عذر خواہی کرنا پڑے۔ دوبارہ ایسی غلطی مت کرنا۔

یاد رکھو! جب بھی تمھیں کوئی بُرا بھلا کہے تو اس کی پروا نہ کرنا اور اپنے کام سے کام رکھو کیونکہ تمھیں معلوم ہے کہ ہمارے لیے حالات سازگار نہیں ہیں۔ لہٰذا اپنے کام کو بڑی ہوشیاری اور ظرافت سے انجام دو۔ تمھارے متعلق ہمیں سب باتیں معلوم ہوجاتی ہیں۔

اس وقوعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام کی منظم سیاسی مہم تھی کہ جس کے ذریعے لوگوں کے فکر وشعور کو بیدار اور حکام کے خفیہ مظالم کی نقاب کشائی کی جا سکے۔ علاوہ ازیں امام نے حساس ذمہ داری کا درس دیا اور فرمایا مقدس اہداف کے سلسلے میں لوگوں کی چہ میگوئیاں اور نکتہ چینیوں کی طرف متوجہ نہ ہوں اور دلبرداشتہ نہ ہوں بلکہ الٰہی مشن کی تگ و دو کے لیے مصروف عمل رہیں۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا چونکہ زمانے کے طاغوت تمھارے اذہان کو منتشر کرنے کے لیے طرح طرح کے منصوبے بناتے ہیں تا کہ پرواز فکر منجمد ہو اور انہیں الجھا کے رکھ دو کہ انہیں صحیح صورت حال کی آگاہی نہ ہو سکے۔ لوگوں کی گفتگو پر توجہ نہ دو۔ عبرت یہ ہے کہ فریضہ کی انجام دہی اور احساس ذمہ داری کس قدر اہم ہے۔ امامؑ نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ اپنی زندگی میں اپنے افعال و کردار پر کڑی نظر رکھو۔ جو کام کرنا ہو غور و فکر کر انجام دو۔ فکر وشعور سے کرنا۔ ایک انسان کامل کی مانند زندگی بسر کرو۔ اپنی پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اپنے ماننے والوں کو مکمل حوصلہ دیکر نہایت صبر واستقامت کے ساتھ اپنے مقدس اہداف کی جانب گامزن رہو۔ سیاست دیانتداری سے کرو۔

باوجود یہ کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی عمر بہت مختصر ہے، صرف اٹھائیس برس مگر اس محدود اور مشکلات سے بھری ہوئی زندگی میں بھی آپ کے علمی فیوض کے دریا، سیاسی بصیرت اور اخلاقی دروس سے بڑے بڑے بلند پایہ کو سیراب ہونے کا موقع دیا۔ تبلیغ دین اور اسلام وانسانیت کا فروغ ان کا مقصد زیست ہوتا رہا۔ ان کا بڑھتا ہوا روحانی فیض اور علمی مرجعیت لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ حق وصداقت اور عدل وانصاف ان کا خوگر تھا۔

کلام آخر، امام حسن عسکری علیہ السلام کے علم و معرفت، علمی وفکری خدمات، خفیہ واجتماعی نیٹ ورک، مالی امداد وفلاحی کام، موانع وفتنوں کا مقابلہ، ظالموں کے ظلم کی مخالفت اور مظلوموں کی نصرت اور آپؑ کے کارناموں و خدمات کو تعرف کرانا، فروغ دینا اور خودسازی ومعاشرے کی سازی میں عمل کے ذریعہ لوگوں تک پہنچانا ہی آج کی ضرورت میں ترویج وترجیحات میں شامل ہونے چاہیے۔ مکتب کی نورانیت سے وابستگی اور دوری پر غور وفکر حالات دوراں میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

جو قلب دیں میں بہتا ہے وہ خون عسکریؑ
اعمال مصطفیٰؐ کا ہے مسنون عسکریؑ

موبائل 7060888223

آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

مولانا سید علی ہاشم عابدی

بعض شخصیات صرف اپنے عہد کی نمائندہ نہیں ہوتیں، بلکہ ایک پوری علمی روایت کی امین بن جاتی ہیں۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ بھی معاصر حوزۂ علمیہ کی ایسی ہی ممتاز شخصیت تھے، جن کی طویل علمی زندگی فقہ و اصول، حدیث و رجال، تدریس و تربیت، تحقیق اور خدمتِ دین کے ایک مسلسل سفر سے عبارت رہی۔

ان کی شخصیت میں فقہی دقت، حدیثی و رجالی تحقیق، حوزوی تربیت، علمی تواضع اور دینی ذمہ داری کا حسین امتزاج نمایاں تھا۔ انہوں نے اپنے اساتذہ سے حاصل ہونے والی علمی میراث کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ تدریس، تحقیق اور تربیت کے ذریعہ اگلی نسل تک منتقل کیا۔

افق علم پر طلوع آفتاب

آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ 8 رمضان المبارک 1346ھ کو قم مقدسہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بزرگوار آیۃ اللہ سید احمد زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ جلیل القدر عالمِ دین اور اہلِ علم میں ممتاز شخصیت تھے۔

ان کی پرورش ایک ایسے دینی وعلمی ماحول میں ہوئی جہاں علم، عبادت، تقویٰ اور حوزوی زندگی روزمرہ کا حصہ تھے۔ اسی ماحول نے کم عمری ہی سے ان کے اندر علومِ دینیہ سے گہری وابستگی پیدا کی، جو آگے چل کر ان کی پوری زندگی کا بنیادی محور بن گئی۔

تعلیم اور اساتذہ

حوزوی تعلیم کے ابتدائی مراحل مکمل کرنے کے بعد انہوں نے فقہ واصول کے اعلیٰ دروس میں شرکت کی اور اپنے زمانے کے متعدد بزرگ علماء سے استفادہ کیا۔ ان کے نمایاں اساتذہ میں آیۃ اللہ سید صدر الدین صدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہ، آیۃ اللہ سید محمد حجت کوہ کمرہ ای رضوان اللہ تعالیٰ علیہ، آیۃ اللہ سید محمد تقی خوانساری رضوان اللہ تعالیٰ اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید حسین بروجردی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

ان کی علمی شخصیت کی تشکیل میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد محقق داماد رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی شاگردی کو خصوصی اہمیت حاصل رہی۔ وہ طویل عرصہ تک ان کے درسِ فقہ و اصول سے وابستہ رہے۔ اس طویل علمی رفاقت نے ان کے فقہی ذوق کو گہرائی، استدلال اور تحقیق کی مضبوط بنیاد فراہم کی۔

آیۃ اللہ العظمیٰ محقق داماد رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے درس میں فقہی اقوال کے تتبع، روایات کے جائزے، اصولی مبانی اور مختلف احتمالات پر غور کرنے کا جو تحقیقی منہج رائج تھا، اس کے اثرات بعد میں آیۃ اللہ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے اپنے درس اور علمی تحقیقات میں نمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔

قم سے نجف اشرف تک

قم کے علمی ماحول سے گہرا استفادہ کرنے کے بعد انہوں نے نجف اشرف کے حوزۂ علمیہ سے بھی براہِ راست فیض حاصل کیا۔ انہوں نے نجف میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالہادی شیرازی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ، آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن حکیم رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اور استاد الفقہاء والمجتہدین آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ جیسے بزرگ فقہاء کے دروس میں شرکت کی۔

قم اور نجف دونوں کی علمی روایتوں سے استفادہ نے ان کے علمی مزاج میں وسعت پیدا کی۔ فقہ و اصول کے ساتھ حدیث، رجال اور تاریخی مصادر کے مطالعہ نے ان کی تحقیق کو ایک جامع رنگ عطا کیا۔

تدریس؛ علمی خدمت کا بنیادی میدان

تعلیم کے بعد ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ تدریس میں گزرا۔ انہوں نے حوزۂ علمیہ قم میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور بالخصوص درسِ خارجِ فقہ و اصول کے ذریعہ علماء اور طلاب کی علمی تربیت کی۔

مدرسۂ حقانی میں 1380 ہجری (1961 عیسوی) میں انہوں نے تدریسی خدمات انجام دیں اور بعد میں قم میں ان کا درسِ خارج ایک مستقل علمی مرکز کی حیثیت اختیار کر گیا۔ انہوں نے فقہ کے مختلف ابواب پر تفصیلی بحث کی اور طلبہ کو محض فقہی نتائج تک پہنچانے کے بجائے استنباط کے طریقۂ کار سے آشنا کرنے پر توجہ دی۔

ان کے درس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ کسی مسئلہ کو صرف معروف قول کی بنیاد پر قبول نہیں کیا جاتا تھا، بلکہ اس کے مختلف علمی پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا۔ فقہاء کے اقوال، روایات، اسانید، رجال، اصولی قواعد اور تاریخی قرائن کو سامنے رکھ کر مسئلہ کی مختلف جہتوں پر غور کیا جاتا۔

یوں ان کا درس صرف مسائلِ فقہ کی تعلیم نہیں تھا، بلکہ تحقیق، استدلال اور اجتہادی طرزِ فکر کی تربیت بھی تھا۔

فقہ، اصول، حدیث اور رجال کا جامع منہج

آیۃ اللہ العظمیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی شخصیت فقہ و اصول تک محدود نہیں تھی۔ حدیث اور علمِ رجال سے ان کی گہری وابستگی ان کے فقہی منہج کا اہم حصہ تھی۔

وہ کسی روایت کے متن کے ساتھ اس کی سند، راویوں، تاریخی پس منظر اور دیگر قرائن کو بھی اہمیت دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی فقہی تحقیقات میں حدیث شناسی، رجال اور تاریخی تتبع کے آثار نمایاں نظر آتے ہیں۔

ان کے علمی منہج میں فقہ ایک الگ تھلگ علم نہیں تھا، بلکہ قرآن، حدیث، اصول، رجال اور فقہی میراث کے باہمی ربط سے تشکیل پانے والی ایک جامع علمی روایت تھی۔

علمِ رجال میں نمایاں خدمات

علمِ رجال ان کی علمی شخصیت کا ایک ممتاز پہلو تھا۔ رجالِ نجاشی کی تحقیق وتصحیح ان کے اس میدان میں اہم علمی کارناموں میں شمار ہوتی ہے۔

انہوں نے اس کتاب کے متن کی تحقیق اور تصحیح کے لئے متعدد قدیم نسخوں سے استفادہ کیا اور مختلف رجالی وحدیثی مصادر سے تقابل کیا۔ اس کام سے ان کی تحقیقی دقت، مصادر تک رسائی اور قدیم علمی متون کے ساتھ گہری وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے۔

ان کا یہ کام اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ان کے نزدیک فقہی استنباط کے لئے صرف فقہی کتابوں کا مطالعہ کافی نہیں، بلکہ حدیثی مصادر، راویوں کی شناخت، اسانید اور رجال کی تحقیق بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

تصنیف وتحقیق

آیۃ اللہ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی آثار فقہ، اصول، رجال، حدیث اور دیگر تحقیقی موضوعات پر محیط ہیں۔ تحریر الجواہر اور تحریر فتاویٰ الجواہر کے علاوہ حج، خمس، نکاح، صوم، بیع اور دیگر فقہی ابواب سے متعلق ان کی تحقیقات اور دروس بھی علمی حلقوں میں اہمیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح ان کے علمی وتحقیقی مباحث، یادداشتوں اور مختلف موضوعات پر گفتگو کو "جرعہ ای از دریا" کے عنوان سے مرتب کیا گیا، جس میں فقہی، حدیثی، رجالی، تاریخی، اخلاقی اور حوزوی مباحث کے متعدد پہلو محفوظ ہیں۔

یہ آثار ان کی علمی زندگی کی وسعت اور مختلف علوم کے باہمی ربط کے ان کے منہج کی عکاسی کرتے ہیں۔

نمازِ جماعت اور محراب سے وابستگی

گہری علمی مصروفیات کے ساتھ عبادت اور نمازِ جماعت بھی ان کی زندگی کا اہم حصہ رہی۔ انہوں نے کریمہ اہل بیت حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے روضہ مبارک اور مدرسۂ فیضیہ میں نمازِ جماعت کی امامت کی۔

یہ پہلو ان کی شخصیت کے اس جامع تصور کو نمایاں کرتا ہے جس میں درس گاہ اور محراب ایک دوسرے سے جدا نہیں تھے۔ ایک طرف فقہ و اصول کے دقیق مباحث، دوسری طرف محراب میں عبادت اور مؤمنین کی جماعت کی امامت؛ دونوں ان کی حوزوی زندگی کے مختلف مگر مربوط پہلو تھے۔

شخصیت؛ علم کے ساتھ تقویٰ اور تواضع

آیۃ اللہ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت کا امتیاز صرف ان کے علمی مقام تک محدود نہیں تھا۔ سادگی، تواضع، علمی احتیاط، متانت اور اخلاقی وقار بھی ان کے نمایاں اوصاف میں شمار ہوتے تھے۔

ان کے علمی مزاج میں دلیل اور تحقیق کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔ اختلافِ رائے کو علمی بحث کا فطری حصہ سمجھتے ہوئے مسئلہ کے دلائل اور مبانی کا جائزہ لینا ان کے تحقیقی طریقہ کا حصہ تھا۔

مرجعیت کے بلند مقام کے باوجود ان کی زندگی میں حوزوی سادگی اور علمی تواضع نمایاں رہی۔ ان کی شخصیت اس بات کی یاددہانی کراتی ہے کہ حقیقی فقاہت صرف احکام کے استنباط کا نام نہیں، بلکہ علم کو تقویٰ، اخلاق اور دینی ذمہ داری کے ساتھ برتنے کا نام بھی ہے۔

مرجعیت اور دینی رہنمائی

وہ مرجعِ تقلید کی حیثیت سے اہلِ ایمان کی دینی رہنمائی کرتے رہے۔ ان کی مرجعیت میں علمی تحقیق، فقہی احتیاط اور حوزوی علمی روایت سے گہری وابستگی نمایاں تھی۔

ان کے لئے مرجعیت محض ایک علمی عنوان نہیں بلکہ دینی مسائل میں رہنمائی، شرعی ذمہ داری اور مؤمنین کی خدمت کا ایک سنگین منصب تھا۔ ان کا فقہی کام اسی علمی ذمہ داری کے تسلسل کے طور پر سامنے آتا ہے۔

یہاں یہ نکتہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ فقہِ امامیہ میں احتیاطِ واجب ایک اہم فقہی اصطلاح ہے۔ مرجعِ اعلیٰ دینی آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کے نزدیک، جہاں کسی مسئلہ میں احتیاطِ واجب یا احتیاطِ لازم اختیار کیا گیا ہو، وہاں مقلد کے لئے یا تو اس احتیاط پر عمل کرنا لازم ہے، یا "الأعلم فالأعلم" کی رعایت کرتے ہوئے دوسرے مجتہد کے فتویٰ کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں "الأعلم فالأعلم" کے مصادیق کے بارے میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ کے دفتر سے رہنمائی طلب کئے جانے پر، آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف رجوع کی رہنمائی دی گئی۔

غروب آفتاب

9 ربیع الثانی 1448 ہجری مطابق 21 ستمبر 2026 کو یہ آفتاب علم وفقاہت قم میں غروب ہوگیا۔ ان کی رحلت سے حوزۂ علمیہ قم اور عالمِ تشیع ایک ایسے بزرگ فقیہ اور محقق سے محروم ہوگیا جس نے اپنی طویل زندگی علم، تحقیق، تدریس، تربیت اور خدمت دین میں گزاری۔

ان کی وفات ایک عظیم علمی شخصیت کی ظاہری حیات کا اختتام ہے، لیکن ان کی علمی میراث کا نہیں۔ ان کے دروس، تحقیقات، تصانیف، علمی شاگرد اور تحقیقی آثار آنے والی نسلوں کے لئے ان کی علمی جدوجہد کی یادگار رہیں گے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کو اگر چند بنیادی خصوصیات میں سمیٹا جائے تو علم میں گہرائی، تحقیق میں دقت، فقاہت میں احتیاط، روایت میں تتبع، تدریس میں تسلسل، کردار میں سادگی اور خدمت میں خاموشی نمایاں دکھائی دیتی ہے۔

انہوں نے اپنے اساتذہ سے حاصل ہونے والی علمی امانت کو محفوظ رکھا، اسے تحقیق اور تدریس کے ذریعے آگے بڑھایا اور حوزۂ علمیہ کی ایک پوری نسل کی علمی تربیت میں حصہ لیا۔

وہ رخصت ہوگئے، مگر علم کی وہ شمع جسے انہوں نے اپنے اساتذہ سے حاصل کیا، درس وتحقیق کے ذریعہ روشن رکھا اور شاگردوں وعلمی آثار کے ذریعہ آگے منتقل کیا، آئندہ نسلوں کے لئے ایک قیمتی امانت باقی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ فقیہ اہلِ بیت علیہم السلام، مرجعِ عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو جوارِ محمد وآلِ محمد علیہم السلام میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کی علمی و دینی خدمات کو شرفِ قبول بخشے اور ان کے اہلِ خانہ، شاگردان، حوزاتِ علمیہ اور تمام محبانِ اہلِ بیت علیہم السلام کو صبر واجر عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

جموئی کیس پر تیجسوی نے کہا، بہار میں انارکی کی صورتحال

پٹنہ، (یواین آئی) بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے جموئی میں پیش آئے واقعے کے معاملے میں ریاستی حکومت پر سوال اٹھاتے ہوئے پیر کو کہا کہ بہار میں امن وامان کی صورتحال تشویشناک ہے اور طالبات نیز خواتین کی سکیورٹی کو لے کر شدید تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ مجرم دن دہاڑے اسکولوں، کالجوں اور گھروں میں گھس کر وارداتوں کو انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ خواتین کو 10 ہزار روپے نقد دینے اور انتخابات کے بعد دو لاکھ روپے مزید دینے کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن ایسے واقعات پر وزیراعظم کی جانب سے کوئی ردعمل نہیں آیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ این ڈی اے حکومت میں خواتین، طلبہ، غریبوں اور دلتوں کے خلاف مظالم کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ خواتین کو دو لاکھ روپے دینے کا وعدہ کر کے سابق وزیراعلیٰ نتیش کمار چار ماہ میں ہی اپنے عہدے سے الگ ہوگئے۔

کھڑگے نے انتخابی عمل میں مساوات کا سوال اٹھایا

ایس آئی آر کی زد میں بڑے نام آنے پر کانگریس صدر کا طنز، کیا ملک میں اب وی آئی پی اور عام ووٹر کی الگ الگ کیٹیگری ہے؟

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی یعنی ایس آئی آر کے عمل پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا ہے کہ کیا ملک میں اب وی آئی پی اور عام ووٹر کی الگ الگ کیٹیگری ہے؟ انہوں نے کہا کہ انتخابی عمل میں ہر شہری کے ووٹ کی یکساں قدر ہونی چاہیے۔ کھڑگے نے ایکس پر جاری اپنی پوسٹ میں کہا کہ بہار سے شروع ہوا ایس آئی آر اب دہلی تک پہنچ چکا ہے اور شاید اب حکمرانوں کو اندازہ ہو رہا ہے کہ کانگریس اس پورے عمل کو پہلے دن سے خامیوں پر مبنی کیوں قرار دیتی رہی ہے۔

کانگریس صدر نے کہا کہ ایس آئی آر نہ صرف ووٹ چوری اور جمہوریت کو کمزور کرنے کا ذریعہ بن رہا ہے بلکہ یہ ایک ایسا 'فرینکسٹائن مونسٹر' بن چکا ہے جس کی زد میں اب اسی نظام سے وابستہ لوگ بھی آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے کئی بڑے رہنماؤں، سابق نائب وزیراعظم لال کرشن اڈوانی، موجودہ وزیر خارجہ، دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر، راجیہ سبھا کے ایک رکن، سابق مرکزی وزیر اور سابق وزیراعلیٰ سمیت متعدد اہم شخصیات کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ کھڑگے کے مطابق اس سے قبل بھارت رتن سے نوازے گئے ایک سائنس دان اور سابق بحریہ سربراہ کو بھی نوٹس جاری کیے جاچکے ہیں۔

مغربی بنگال کا حوالہ دیتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ جن لوگوں کے نام ووٹر فہرست سے حذف کیے گئے اور جنہیں ووٹ دینے سے روک دیا گیا، ان میں اب تک جن معاملات پر فیصلہ ہوا ہے، ان میں 93 فیصد افراد نے اپنی اپیل جیت لی ہے۔ ان کے مطابق 113943 افراد کے نام دوبارہ ووٹر فہرست میں شامل کیے جائیں گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر کس بنیاد پر ان لوگوں کا حقِ رائے دہی متاثر ہوا؟ کھڑگے نے الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری کردہ 'وی آئی پی/ مارکڈ الیکٹرز' سے متعلق پریس ریلیز پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہندوستان کے یونیورسل ایڈلٹ فرنچائز میں اب ووٹروں کی کوئی خصوصی کیٹیگری ہے؟ کیا وی آئی پی ووٹر اور عام ووٹر الگ الگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت 'ون پرسن، ون ووٹ، ون ویلیو' کا اصول موجود ہے اور سوال اٹھایا کہ کیا اب وی آئی پی ووٹ زیادہ قیمتی ہوگیا ہے۔ کھڑگے نے دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر کے پہلے تین مراحل میں 31 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 13.8 کروڑ ووٹر فہرست سے باہر ہوئے، جو ان کے مطابق مجموعی 94.78 کروڑ ووٹروں کا تقریباً 14.61 فیصد ہے۔

این سی ای آر ٹی 2027 سے یونیورسٹی کے طور پر کرے گا کام، کئی اہم کورسز شروع کرنے کی تیاری!

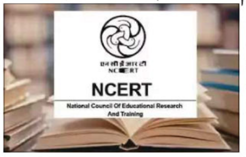

نئی دہلی۔(ایجنسی) 'نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ' (این سی ای آر ٹی) اب صرف اسکولی نصاب اور کتابیں تیار کرنے تک محدود نہیں رہے گا۔ تعلیمی سال 2027-28 سے این سی ای آر ٹی اعلیٰ تعلیم کے شعبہ میں بھی قدم رکھنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے تحت گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور پی ایچ ڈی سطح کے کورسز شروع کیے جائیں گے۔ ابتدائی مرحلے میں بی اے-بی ایڈ، بی ایس سی-بی ایڈ اور بی کام-بی ایڈ جیسے کورسز شامل ہوں گے۔ ان نصاب میں اسکولی تعلیم، نئی تدریسی تکنیک، اے آئی کے استعمال اور بچوں کو آسان طریقے سے پڑھانے پر زور دیا جائے گا۔ اس کے لیے این سی ای آر ٹی اپنے علاقائی مراکز کو بھی کالج کے طور پر ترقی دے گا۔

قابل ذکر ہے کہ این سی ای آر ٹی کو 'ڈیمڈ ٹو بی یونیورسٹی' کا درجہ مل چکا ہے۔ اسی بنیاد پر ادارہ 2027-28 سے اپنے یو جی، پی جی اور پی ایچ ڈی پروگراموں میں پہلے بیچ کا آغاز کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ابتدا میں بی اے-بی ایڈ، بی ایس سی-بی ایڈ اور بی کام-بی ایڈ جیسے انٹیگریٹیڈ ڈگری پروگرام شروع کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ ان کورسز کے نصاب میں اسکولی تعلیم کی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس میں اساتذہ کو بہتر طریقے سے پڑھانے، کھیل کھیل میں تعلیم دینے، ٹیکنالوجی کے استعمال اور اے آئی پر مبنی تدریس جیسے موضوعات پر توجہ دی جائے گی۔ این سی ای آر ٹی، این سی ٹی ای کے ساتھ مل کر نصاب کا جائزہ بھی لے گا۔ این سی ای آر ٹی کے جائزے میں جماعت 3، 6 اور 9 کے طلبا کی زبان، ریاضی، سائنس اور سماجی سائنس کی صلاحیتوں کی جانچ کی گئی تھی۔ رپورٹ میں بنیادی ریاضی کی مہارت سے متعلق کئی خامیاں سامنے آئیں۔ جماعت 3 کے 45 فیصد طلبا 99 تک کی تعداد صحیح طریقے سے نہیں لکھ سکے۔ وہیں، جماعت 6 کے 47 فیصد طلبا 10 کا پہاڑا نہیں سنا سکے۔ بتایا جا رہا ہے کہ این سی ای آر ٹی کے 6 علاقائی مراکز کو کالج کے طور پر ترقی دی جائے گی۔ ان میں اجمیر، بھوپال، بھونیشور، میسور، شیلانگ اور پنڈت سندر لعل شرما ووکیشنل ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ شامل ہیں۔ فی الحال ان مراکز میں مقامی یونیورسٹیوں کی ڈگری اور پی ایچ ڈی کرائی جاتی ہے۔ 2027 سے یہاں این سی ای آر ٹی کی اپنی ڈگری شروع کرنے کی تیاری ہے۔ پہلے سے رجسٹرڈ طلبا کو متعلقہ یونیورسٹی ہی ڈگری فراہم کرے گی۔

مردم شماری میں او بی سی کالم کے لیے ہوگا احتجاج

بارہمولہ سے ہوگی شروعات، جنتر منتر پر بھی جمع ہوں گے لوگ!

بارہمولہ (ایجنسی) مردم شماری میں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کالم جوڑنے کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ اس حوالے سے قومی سطح پر جدوجہد کا آغاز کشمیر کے آخری گاؤں خزیمیار (بارہمولہ) سے ہوگا۔ او بی سی آفیسر اکتوبر کے وسط میں احتجاج کا آغاز کریں گے۔ پورے ملک میں او بی سی طبقے سے تعلق رکھنے والے تقریباً 5 ہزار افراد بارہمولہ میں جمع ہوں گے۔ اس کے بعد وہ لوگ مختلف ریاستوں سے ہوتے ہوئے کنیا کماری پہنچیں گے۔ تحریک کے حوالے سے دونوں ڈویژنوں جموں وکشمیر میں او بی سی طبقے کے لوگوں کی حمایت حاصل کی جا رہی ہے۔ برادری نے دعویٰ کیا ہے کہ آئندہ 20 سے 25 دنوں میں وزارت داخلہ او بی سی کالم شامل کرنے کے لیے راضی ہوجاتا ہے تو اس احتجاج کو ملتوی کر دیا جائے گا اور مرکزی حکومت کے لیے شکریہ کی تجویز منظور کی جائے گی۔ دراصل ملک میں مردم شماری کا سلسلہ جاری ہے۔ مردم شماری میں درج فہرست ذات (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لیے الگ الگ کالم بنائے گئے ہیں، جبکہ او بی سی کا کالم نہیں ہے۔ او بی سی کالم کو شامل کرانے کے لیے پورے ملک میں او بی سی طبقے نے مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا آغاز بارہمولہ سے ہوگا۔ او بی سی طبقے نے 'قومی پسماندہ طبقات کمیشن' کی چیئر پرسن سادھوی نرنجن جیوتی سے ملاقات کی۔ ان کے ذریعے سے وزارت داخلہ کو او بی سی کالم شامل کرنے کے لیے خط بھیجا گیا ہے۔ جموں وکشمیر کے او بی سی طبقے کے عہدیداران کے مطابق وزارت داخلہ سے خط کے جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ جواب ملنے کے بعد آگے کی حکمت عملی تیار کی جائے گی۔ تحریک میں جموں وکشمیر سے تقریباً 3 ہزار سے زیادہ لوگوں کی شرکت متوقع ہے۔ وزارت داخلہ کے جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے، تحریک کے آغاز پر پورے ملک سے او بی سی طبقے سے وابستہ افراد پہنچیں گے۔ یہ تحریک پرامن ہوگی اور اس میں صرف ایک ہی مطالبہ کیا جائے گا کہ مرکزی حکومت مردم شماری میں او بی سی کالم شامل کرے۔ تحریک کے دوران مرکزی حکومت فیصلہ کر لیتی ہے تو اس فیصلے کا استقبال کیا جائے گا۔ فیصلہ نہیں ہونے پر دوسرے مرحلے میں جنتر منتر پر احتجاج کریں گے اور مطالبہ پورا ہونے تک احتجاج جاری رہے گا۔

خلیج بنگال میں بننے والے گہرے دباؤ سے اڈیشہ کی کئی ندیوں میں سیلاب کا خدشہ

بھونیشور، (یواین آئی) خلیج بنگال میں بننے والا موسمی نظام ''گہرے دباؤ'' میں تبدیل ہوسکتا ہے، جس کے باعث اڈیشہ کے کئی اضلاع میں موسلا دھار سے بہت موسلا دھار بارش کا امکان ہے اور اہم ندیوں کے علاقوں میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ماحولیات اور موسمیاتی مرکز (سی ای سی) کے ڈائریکٹر شرت چندر ساہو نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ مسٹر ساہو نے بتایا کہ اس وقت مشرقی وسطی خلیج بنگال کے اوپر کم دباؤ کا علاقہ بنا ہوا ہے، جس کے پیر کو ''دباؤ'' اور 22 ستمبر کی شام تک ''گہرے دباؤ'' میں تبدیل ہونے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ موسمی دباؤ مغرب-شمال مغرب کی سمت بڑھ رہا ہے، تاہم اب تک اس کی شدت میں اضافے کی رفتار سست رہی ہے۔ امکان ہے کہ یہ دباؤ 23 ستمبر کی رات اڈیشہ کے ساحل کو عبور کرے گا، جو ممکنہ طور پر گنجام اور پوری اضلاع کے درمیان چلکا جھیل کے قریب ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساحل سے ٹکرانے کے بعد اس کے پہلے شمال اور پھر شمال مشرق کی جانب رخ کرتے ہوئے جھارکھنڈ تک پہنچنے کا امکان ہے۔

عالمی چائے منڈی میں ہندوستانی برانڈز کی موجودگی بڑھائی جائے: سی پی رادھا کرشنن

یوپی اے ایس آئی ٹی ریسرچ فاؤنڈیشن کی صدی تقریبات، نائب صدر نے چائے کی صنعت میں تحقیق کے فروغ پر دیا زور

نئی دہلی، (یواین آئی) نائب صدر جمہوریہ سی پی رادھا کرشنن نے ہندوستانی چائے کو عالمی منڈی میں زیادہ مسابقتی بنانے کے لیے تحقیق، جدید کاری، برانڈنگ اور قدر میں اضافے پر زور دیا۔ مسٹر رادھا کرشنن نے پیر کے روز نیلگری کے کونور میں یونائیٹڈ پلانٹرز ایسوسی ایشن آف سدرن انڈیا (یو پی اے ایس آئی) ٹی ریسرچ فاؤنڈیشن کی سوسالہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ چائے کے شعبے میں لاگت کم کرنے اور معیار و پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ بدلتی ہوئی منڈی کی ضروریات کے مطابق کام کرنا ضروری ہے۔ نائب صدر نے فاؤنڈیشن کے 100 سال مکمل ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے چائے کی صنعت، باغات کے مالکان اور مزدوروں کے لیے تحقیق اور خدمات کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان دنیا کے بڑے چائے پیدا کرنے والے اور استعمال کرنے والے ممالک میں شامل ہے۔ چائے کی کاشت کے ساتھ ساتھ اس کی ہنرمندانہ پروسیسنگ اور مینوفیکچرنگ پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے چائے کے شعبے میں ایسی تحقیق کو وسعت دینے پر زور دیا جس سے لاگت، معیار اور پیداواری صلاحیت میں سدھار ہوسکے۔

انہوں نے کہا کہ باغات کے مالکان کو معیار برقرار رکھنے اور بدلتی ہوئی منڈی کی ضروریات کے مطابق کام کرنے کے لیے بیدار کیا جانا چاہیے۔ عالمی چائے منڈی میں بڑھتی مسابقت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو یہ دیکھنا ہوگا کہ اس کی چائے کی زیادہ موثر انداز میں مارکیٹنگ کیسے کی جاسکتی ہے، آمدنی میں کیسے اضافہ کیا جاسکتا ہے اور باغات کے شعبے کے چیلنجوں کا حل کیسے نکالا جا سکتا ہے۔ نائب صدر جمہوریہ نے چائے کی صنعت کی ضروریات کا باقاعدہ اندازہ لگا کر مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ساتھ ٹھوس پروجیکٹ تجاویز تیار کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے تحقیق کے لیے پیشہ ور افراد کی نشاندہی کرنے، چائے کے کارخانوں کی جدید کاری اور ضروری مرمت پر بھی زور دیا تاکہ ہندوستانی چائے کی پیداوار عالمی معیار کے مطابق ہو سکے۔ مسٹر رادھا کرشنن نے چائے پیدا کرنے والوں اور برآمد کنندگان سے تھوک چائے سے آگے بڑھ کر مضبوط ہندوستانی برانڈز قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے متعدد ممالک کے اپنے دوروں کے تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی منڈیوں میں مختلف ممالک کے چائے برانڈز نظر آتے ہیں اور ہندوستانی چائے کے برانڈز کی موجودگی کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اسٹیک ہولڈرز کو مضبوط برانڈ کے تحت ہندوستانی چائے کی مارکیٹنگ کے لیے ایک ساتھ آنے کی تجاویز دیں۔ اس سے منڈی میں پوزیشن مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ آمدنی اور قیمتوں کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ انہوں نے یو پی اے ایس آئی سے سوسالہ جشن کو پائیدار ادارہ جاتی ورثہ بنانے کے لیے استعمال کرنے کو کہا۔ انہوں نے مزید مقامات پر چائے ریسرچ نیٹ ورک کی توسیع اور تحقیقی مراکز کو جدید سہولیات سے لیس کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ابھرتے ہوئے چیلنجوں اور مواقع سے نمٹنے کے لیے تحقیق کو مسلسل بڑھایا جانا چاہیے۔ باغات کے مزدوروں کے اہم کردار کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے ان کی فلاح و بہبود پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت بتائی۔ انہوں نے کہا کہ باغات کے مزدوروں کی فلاح و بہبود صنعت کی ترقی اور استحکام کا لازمی حصہ ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''صنعت کی فلاح و بہبود اور مزدوروں کی فلاح و بہبود ایک ساتھ چلنی چاہیے۔'' انہوں نے چائے میں قدر میں اضافے کی اہمیت پر بھی زور دیا اور اہم اسٹیک ہولڈرز سے نئی مصنوعات، طریقہ کار اور منڈی کے مواقع کی نشاندہی کے لیے مل کر کام کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو بڑے چائے پیداوار کنندہ اور صارف ملک ہونے کا فائدہ حاصل ہے اور صنعت کو اپنی بڑی ملکی منڈی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیے۔

گاندھی میوزیم کی دیوار پر متنازع تبصرہ لکھنے کے معاملے میں ایک شخص گرفتار

موتیہاری، (یواین آئی) بہار کے مشرقی چمپارن ضلع کے موتیہاری میں گاندھی میوزیم کی دیوار پر متنازع تبصرے لکھے جانے کے معاملے میں نگر تھانہ پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس واقعے کو سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش کے طور پر دیکھ رہی ہے اور اس کے پیچھے کسی سازش یا دیگر افراد کی شمولیت کی جانچ کر رہی ہے۔ پولیس کے مطابق گرفتار شخص کی شناخت بیلیسرائے محلہ کے رہنے والے سنیل کمار کے طور پر کی گئی ہے۔ اس کے گھر سے دیوار پر تبصرہ لکھنے میں استعمال کیے گئے پینٹ، ڈبے سمیت دیگر سامان برآمد کیا گیا ہے۔ نگر تھانہ علاقے میں نرسنگھ بابا مندر کے قریب واقع گاندھی میوزیم کی دیوار پر کئی متنازع تبصرے لکھے گئے تھے۔ ان میں آر ایس ایس ایک دہشت گرد تنظیم ہے جیسا تبصرہ بھی شامل تھا۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد مقامی لوگوں میں ناراضگی دیکھی گئی۔ لوگوں نے تاریخی اور عوامی مقام کی دیوار پر اس طرح کے تبصرے لکھے جانے پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے انتظامیہ سے جانچ اور کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ نگر پولیس انسپکٹر نے یواین آئی کو بتایا کہ پہلی نظر میں یہ سماجی ہم آہنگی کو بگاڑنے والا عمل معلوم ہوتا ہے۔

تلنگانہ: سرکاری اسکول میں 'روبوٹ ٹیچر' نے لی کلاس، پیرنٹس میٹنگ میں بچوں کے والدین سے بھی کی بات

حیدرآباد (ایجنسی) تلنگانہ میں تعلیم کو ٹیکنالوجی سے منسلک کرنے کی سمت میں ایک ضروری قدم اٹھایا گیا ہے۔ سرسلا کے ایک سرکاری اسکول میں روبوٹ ٹیچر نہ صرف طلبہ کو پڑھا رہا ہے بلکہ ان کے خدشات کا دلچسپ جواب بھی دے رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس پر مبنی یہ ٹیچر طلبہ کو کافی متاثر کر رہا ہے۔ پڑھائی کا یہ نیا طریقہ طلبہ میں کافی دلچسپی پیدا کر رہا ہے، کیونکہ اس میں روایتی اساتذہ کے برعکس تکنیک کی مدد سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ سرسلا کے گیتا نگر زیڈ پی ایچ ایس اسکول میں پیرنٹس میٹنگ کے دوران بھی یہ روبوٹ ٹیچر توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اِنڈس لیب کے ذریعہ اسکول کو تحفہ میں دیے گئے روبوٹ ٹیچر نے پہلی بار والدین سے بھی براہ راست بات کی اور ان کے سوالوں کے جواب دیے، جس سے سب کافی متاثر ہوئے۔ والدین نے روبوٹ ٹیچر سے اسکول میں تعلیم، اسٹوڈنٹس ڈیولپمنٹ اور ٹیکنالوجی کے استعمال وغیرہ موضوعات پر سوال کیے۔ والدین نے دلچسپی سے دیکھا کہ روبوٹ ٹیچر نے ٹیکنالوجی کی مدد سے واضح جوابات دیے۔ اساتذہ کے ساتھ ہونے والی عام میٹنگ کے برعکس روبوٹ کے ساتھ آمنے سامنے سوال اور جواب والدین کو بہت پسند آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روبوٹ ٹیچر کو اسکول میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے نصاب کو طلبہ کے لیے مزید دلچسپ اور سمجھنے میں آسان بنانے کے مقصد سے دستیاب کرایا گیا ہے۔ روبوٹ ٹیچر نے طلبہ اور والدین دونوں کے درمیان ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیم کے تئیں بیداری پیدا کرنے میں مدد کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل رنگاریڈی ضلع کے جنواڑا واقع ضلع پریشد ہائی اسکول (زیڈ پی ایچ ایس) میں 3 روبوٹک اساتذہ کے خدمات انجام دینے کی اطلاع سامنے آئی تھی۔

راہل گاندھی کو اسٹینڈ اَپ کامیڈین کہنے والے وزیراعلیٰ فڑنویس کی ذہنی حالت خراب: کانگریس

ممبئی، (یواین آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے طلبہ کی گونج پروگرام کو ملک بھر سے زبردست پذیرائی مل رہی ہے اور نوجوان مضبوطی سے راہل گاندھی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ نوجوانوں کا یہ رجحان بھارتیہ جنتا پارٹی کی نیند اڑانے والا ہے۔ راہل گاندھی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور ان کی جانب سے حکومت سے براہِ راست جواب طلب کیے جانے کے باعث بی جے پی کے رہنما ان پر بے بنیاد الزامات اور تنقید کرتے رہتے ہیں۔ وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کی جانب سے راہل گاندھی کو اسٹینڈ اَپ کامیڈین کا کام کرنے کا مشورہ دینے پر سپکال نے کہا کہ فڑنویس کی ذہنی حالت بگڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا، اس لیے میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں، گیٹ ویل سون دیویندر جی۔ ریزرویشن کے نام پر ذاتوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ جس طرح انگریزوں نے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی اپنائی تھی، اسی طرح بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت ریزرویشن کے نام پر معاشرے کی مختلف ذاتوں کو آپس میں لڑانے کا کام کر رہی ہے۔ مراٹھا، او بی سی، قبائلی اور وی جے این ٹی طبقات کے درمیان اختلافات پیدا کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ محروم اور کمزور طبقات سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی مدد کرنے کا کام خوش حال طبقات کو کرنا چاہیے۔ ریاست میں خشک سالی کی سنگین صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ کسانوں کی حالت انتہائی بدتر ہوچکی ہے۔ کھیتوں میں کھڑی فصلیں جل کر تباہ ہوگئی ہیں اور جو فصلیں بچی ہیں وہ بھی مکمل طور پر برباد ہوچکی ہیں، جس کے باعث کسان ان فصلوں پر ہل چلا رہے ہیں۔ حکومت صرف کاغذی کارروائی میں مصروف ہے، جبکہ تہوار کے اس موسم میں کسانوں کے گھروں میں تشویش کا ماحول ہے۔ اس کے باوجود حکومت کسانوں کو امداد دینے کے معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے۔

کیرالہ کے ارکانِ پارلیمنٹ نے ویشنو سے کی ملاقات

منگلورو میں آپریشنل مسائل سمیت ریلوے نیٹ ورک کی ترقی پر ہوئی بات چیت

نئی دہلی، (یو این آئی) کیرالہ کے ارکانِ پارلیمنٹ نے پیر کے روز یہاں ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو سے ملاقات کی اور منگلورو میں ٹرینوں کی آمد و رفت سے جڑے مسائل سمیت ریلوے نیٹ ورک کی ترقی پر تبادلہ خیال کیا۔ مسٹر ویشنو نے کیرالہ کے ارکانِ پارلیمنٹ سے ہونے والی ملاقات کی تصویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کی اور ایک کے بعد ایک پوسٹ میں اس میٹنگ کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے لکھا کہ میٹنگ کے دوران منگلورو میں آپریشنل مسائل پر بات چیت ہوئی۔ منگلورو کے ریلوے زون کو تین الگ الگ زونز میں تقسیم کیا گیا تھا، جس سے آپریشن میں سنگین مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ منگلورو کو ساؤتھ ویسٹرن ریلوے (ایس ڈبلیو آر) میں برقرار رکھنے کے فیصلے سے آپریشنل مسائل حل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے مالی سال 2026-27 میں کیرالہ کے لیے ریلوے بجٹ کا الاٹمنٹ 10 گنا سے زیادہ بڑھا کر 3,795 کروڑ روپے کر دیا ہے۔ سال 2014 میں یہ رقم صرف 372 کروڑ روپے تھی۔

انہوں نے بتایا کہ امرت بھارت اسٹیشن اسکیم کے تحت کیرالہ میں ریلوے اسٹیشنوں کا کایا کلپ کیا جا رہا ہے۔ کل 3,111 کروڑ روپے کی لاگت سے 35 اسٹیشنوں کی ازسرِ نو تعمیر کی جا رہی ہے۔ وزیرِ ریلوے نے بتایا کہ کیرالہ میں جن اسٹیشنوں کی امرت بھارت اسٹیشن اسکیم کے تحت ازسرِ نو تعمیر کی جا رہی ہے، ان میں تروانت پورم، نیاتن کرا، ورکلا، پونالور، کولم جنکشن (کوئلون)، الاپوزا، ماویلی کرا، کایم کولم جنکشن، ایرناکولم، ایرناکولم ٹاؤن، تریپونی تھورا، انگمالی فار کلاڈی، چالاکوڈی، تھرسور، چنگناشیری، ایٹومانور، تھروولا، چینگنور، گرواہور، کٹی پورم، شورنور جنکشن، اوٹاپالم، تھرور، پرپن ننگاڈی، وڈکنچیری، نلامبور روڈ، کنور، تھلاسیری، پیانور، وڈکرا، کوژیکوڈ مین (کالیکٹ)، فیروک، انگاڈی پورم، کاسرگوڈ اور چرائن کیو شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں اب تک 16 اسٹیشنوں کا کام مکمل ہو چکا ہے، جن میں انگمالی فار کلاڈی، چالاکوڈی، چنگناشیری، چرائن کیو، فیروک، گرواہور، کٹی پورم، ماویلی کرا، نلامبور روڈ، پرپن ننگاڈی، شورنور، تھلاسیری، تھرور، تریپونی تھورا، وڈکرا اور وڈکنچیری شامل ہیں۔ مسٹر ویشنو نے بتایا کہ کیرالہ میں روزمرہ اور علاقائی رابطے کے نظام کو مضبوط کرنے پر بھی بالخصوص توجہ دی جا رہی ہے۔ گزشتہ پانچ سال میں 180 سے زیادہ نئے اسٹاپس دیے گئے ہیں۔

جموں وکشمیر اسمبلی میں ہنگامہ، پہلے ہی دن ہنگامہ آرائی

سرکاری نوکریوں پر حکومت کی تنقید، جموں وکشمیر میں سرکاری ملازمتوں کی 40,672 آسامیاں خالی

سری نگر، (یواین آئی) جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے سات نشستوں پر مشتمل خزاں اجلاس کے پہلے ہی دن پیر کو اس وقت ہنگامہ آرائی اور کارروائی میں خلل پیدا ہوگیا جب بی جے پی ارکان نے یومیہ اجرت پر کام کرنے والے ملازمین، قومی صحت مشن (این ایچ ایم) کے ملازمین، بجلی کے نرخوں اور عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت کی مبینہ ناکامیوں سمیت مختلف مسائل پر احتجاج کرتے ہوئے ایوان کے ویل میں پہنچ کر نعرے بازی شروع کردی۔ احتجاج کا آغاز تعزیتی قراردادوں کے فوراً بعد ہوا، جب بی جے پی ارکان نے یومیہ اجرت والے ملازمین کو مستقل کرنے اور این ایچ ایم ملازمین کے مسائل کے حل کے لیے کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگائے اور پلے کارڈز لہرائے۔ بی جے پی نے بجلی کے نرخوں میں اضافے کا مسئلہ بھی اٹھایا۔ ارکان ''یومیہ اجرت والے ملازمین کے ساتھ انصاف کرو'' اور ''این ایچ ایم ملازمین کے ساتھ انصاف کرو'' جیسے نعرے لگا رہے تھے۔ انہوں نے ''بھارت ماتا کی جے'' کے نعرے بھی لگائے اور حکومت پر عوام سے متعلق مسائل حل کرنے میں ناکام رہنے کا الزام عائد کیا۔ صورتحال اس وقت مزید کشیدہ ہوگئی جب بی جے پی ارکان ایوان کے ویل میں پہنچ گئے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی تیز کردی۔ اس کے جواب میں حکمراں بنچوں، جن میں نیشنل کانفرنس کے ارکان اور اس کے اتحادی شامل تھے، نے جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگائے۔ کانگریس کے ارکان ''ووٹ چور سرکار کو ایک دھکا اور دو'' کے نعرے لگاتے ہوئے بھی نظر آئے۔ اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے احتجاج کرنے والے بی جے پی ارکان سے بار بار اپنی نشستوں پر واپس جانے کی اپیل کی اور خبردار کیا کہ اگر کارروائی میں خلل جاری رہا تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ احتجاج کے دوران لگائے گئے بعض نعروں اور دیے گئے بیانات کو اسمبلی کی کارروائی کے سرکاری ریکارڈ کا حصہ نہ بنایا جائے۔

شور شرابے کے باوجود وقفہ سوالات جاری رہا اور وزرا نے ارکان اسمبلی کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیے۔ نائب وزیراعلیٰ سریندر چودھری نے اپوزیشن پر سیاسی مقاصد کے لیے جان بوجھ کر اسمبلی کی کارروائی میں خلل ڈالنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوامی مسائل سے متعلق سوالات کے جواب دینے کے لیے تیار ہے۔ وقفہ سوال کے بعد نیشنل کانفرنس کے رکن اور ریٹائرڈ جسٹس حسنین مسعودی نے مرکز کے زیر انتظام خطے جموں وکشمیر میں 'جل جیون مشن' (جے جے ایم) کے نفاذ میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لیے قائم ایوان کی کمیٹی کی رپورٹ اسمبلی کے میز پر پیش کی۔ اس کمیٹی کو 9 اپریل 2025 کے ایک حکم نامے کے ذریعے جموں وکشمیر میں جل جیون مشن کے نفاذ میں مبینہ بے ضابطگیوں کا جائزہ لینے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ جموں وکشمیر حکومت نے پیر کو انکشاف کیا کہ براہِ راست تقرری کوٹے کے تحت مختلف محکموں میں سرکاری ملازمتوں کی 40,672 آسامیاں خالی ہیں۔ یہ اعداد و شمار جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں وزیرِ انچارج نے کانگریس کے رکن اسمبلی عرفان حفیظ لون کے ایک سوال کے جواب میں پیش کیے۔

پٹنہ میونسپل کارپوریشن کی پراپرٹی ٹیکس وصولی مہم میں نمایاں اضافہ

پٹنہ، (یواین آئی) میونسپل کمشنر یشپال مینا کی ہدایت اور نگرانی میں پٹنہ میونسپل کارپوریشن کی پراپرٹی ٹیکس وصولی کے لئے چلائی جا رہی خصوصی مہم کے مثبت اثرات واضح طور پر دکھائی دے رہے ہیں۔ مہم کے تحت نئی پراپرٹی کی اسسمنٹ، ٹیکس کے تعین اور بقایا پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے عمل میں مسلسل تیزی آ رہی ہے۔ کارپوریشن کی جانب سے فیلڈ سطح پر ٹیموں کی تعداد بڑھانے، ڈور ٹو ڈور رابطے اور جائیدادوں کی نشاندہی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے، جس کے نتیجے میں روزانہ نئی پراپرٹی اسسمنٹ کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

خصوصی مہم کے دوران نئی جائیدادوں کی تشخیص کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور کارپوریشن کی فیلڈ ٹیموں کے ذریعے جائیدادوں کی شناخت اور ٹیکس کے تعین کے عمل کو مزید موثر طریقے سے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ مہم کے دوران گزشتہ 10 دنوں میں ہی 1,278 نئی جائیدادوں کی تشخیص کا کام مکمل کیا گیا ہے۔ اس مدت میں روزانہ اوسطاً تقریباً 128 نئی پراپرٹی اسسمنٹس کی گئیں۔ مہم شروع ہونے سے پہلے نئی پراپرٹی اسسمنٹ کی اوسط روزانہ تعداد تقریباً 29 تھی۔

اگر نشاد برادری کو تحفظات نہیں ملتے ہیں تو بی جے پی کو ہوگا نقصان

نشاد پارٹی کے صدر اور کابینہ وزیر سنجے نشاد نے کیا سپا کانگریس پر حملہ

پریاگ راج: 21 ستمبر (پی این ایس) 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے پہلے، نشاد پارٹی کے صدر اور کابینہ کے وزیر سنجے نشاد نے ریزرویشن معاملے پر بی جے پی کے سامنے اپنے مطالبات مضبوطی سے رکھے۔ پریاگ راج میں منعقدہ آئینی تحفظ حقوق کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ نشاد برادری نے اتحاد کی مکمل حمایت کی ہے، اس لیے اب اس کے مطالبات کو بھی پورا کیا جانا چاہیے۔ تیلیر گنج کے این آر آئی ٹی کیمپس میں منعقدہ ایک پروگرام میں سنجے نشاد نے کہا کہ کانگریس، سماج وادی پارٹی اور بی ایس پی نے بھی نشاد برادری کو ووٹوں کے لیے استعمال کیا لیکن تحفظات فراہم نہیں کیا۔ انہوں نے بی جے پی پر زور دیا کہ وہ سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کے دور میں قائم "روٹی بیٹی" کے رشتے کو دوبارہ قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اگر نشاد برادری کو تحفظات نہیں ملتے ہیں تو بی جے پی کو بھی نقصان ہوگا۔ سنجے نشاد نے کہا کہ گنگا اور جمنا کے کنارے رہنے والے نشاد برادری کی ذیلی ذاتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 2027 میں اسمبلی کا راستہ ان برادریوں کے تعاون سے طے کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کے ساتھ اتحاد کے دوران ماہی گیر برادری کے لیے ریزرویشن بھی ایک بڑا مسئلہ تھا۔ اپنے خطاب میں، انہوں نے کہا کہ نشاد برادری جھکنے کو تیار نہیں ہے اور سیاسی جماعتوں کو متنبہ کیا، کارکنوں پر زور دیا کہ وہ ووٹ مانگنے والوں کو "جے نشاد راج" سے جواب دیں۔ انہوں نے کشیپ، لودھی، مجھوار اور نشاد برادریوں کا حوالہ دیتے ہوئے "کے، ایل، ایم، این" کے سیاسی مساوات کو بھی بیان کیا۔ سنجے نشاد نے بھی 'ملائی کاٹنے' کے الزامات کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں رہتے ہوئے ہی کمیونٹی کے افراد کو عہدے اور حصہ ملتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی صاف کہہ دیا کہ نشاد پارٹی بہت کچھ برداشت کر سکتی ہے، لیکن غداری کو معاف نہیں کرے گی۔ انہوں نے اپنے خاندان کے خلاف اقربا پروری کے الزامات کا بھی جواب دیا، یہ کہتے ہوئے کہ نشاد پارٹی کے کارکنوں نے پریاگ راج میں جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے پہلے بی جے پی کے یوپی انچارج ونود تاوڑے نے سنجے نشاد سے ملاقات کی۔ اس کے بعد سنجے نشاد نے مطالبہ کیا کہ نشاد پارٹی کو ان اسمبلی سیٹوں پر موقع دیا جائے جہاں بی جے پی طویل عرصے سے جیتنے میں ناکام رہی ہے اور جہاں ماہی گیر برادری کی خاصی آبادی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسی سیٹیں مل جاتی ہیں تو ان کی پارٹی بی جے پی کی جیت میں حمایت کر سکتی ہے۔ تاہم، سنجے نشاد نے یہ بھی کہا کہ نشاد پارٹی 2027 میں این ڈی اے کے ساتھ رہے گی اور کمیونٹی کے حقوق کے لیے لڑتی رہے گی۔

یوپی الیکشن 2027: بی ایس پی نے سلطان پور سیٹ پر امتیاز احمد بھٹو کو بنایا امیدوار

سلطان پور: 21 ستمبر (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی نے 2027 کے یوپی اسمبلی انتخابات کے لیے سلطان پور سیٹ کے لیے اپنے امیدوار کا اعلان کر دیا ہے۔ بی ایس پی نے امتیاز علی بھٹو کو نامزد کیا ہے۔ یہ اعلان پارٹی کے ریاستی صدر وشوناتھ پال نے کیا جنہوں نے ٹویٹر پر یہ معلومات شیئر کیں۔ پریس کانفرنس میں، انہوں نے بتایا کہ آج 21 ستمبر 2026 کو مایاوتی کی ہدایت کے مطابق، بہوجن سماج پارٹی نے سلطان پور ضلع کے تکونیہ پارک میں ایک بہت اہم پریس کانفرنس کا انعقاد کیا، جہاں امتیاز احمد بھٹو کو سلطان پور اسمبلی حلقہ کے انچارج/امیدوار کے طور پر اعلان کیا گیا۔ وہ اس موقع پر موجود تھے اور پروگرام میں شرکت کی۔ اس سے پہلے بی ایس پی کے ریاستی صدر وشوناتھ پال پیر کی دوپہر سلطان پور شہر پہنچے۔ انہوں نے امبیڈکر پارک میں ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے پر پھولوں کی مالا چڑھائی۔ اس کے بعد انہوں نے تکونیا پارک میں میڈیا سے بات کی۔ اتر پردیش کو چار حصوں میں تقسیم کرنے سے متعلق او پی راج بھر کے بیان کے بارے میں وشوناتھ پال نے کہا کہ یہ لوگ صرف اعلانات کرتے ہیں اور بیانات دیتے ہیں۔ یہ ان کی استطاعت سے باہر ہے۔ انہوں نے مثال دی کہ جب سلطان پور جیسے ضلع کی ترقی ممکن نہیں تھی تو بہن جی (مایاوتی) نے چھترپتی شاہو کے نام سے ایک نیا ضلع بنایا۔ اسی طرح بستی منڈل اور دیوی پاٹن منڈل بھی بنائے گئے۔ پال نے کہا کہ یہ کام صرف بہن جی ہی کر سکتی ہیں۔ دوسرے صرف اعلانات کرتے ہیں اور بعد میں انہیں محض بیان بازی کہتے ہیں۔ وشوناتھ پال نے اکھلیش یادو پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پی ڈی اے کا مطلب ہے "دھوکہ"۔ انہوں نے کہا کہ اگر اکھلیش یادو اپنے بچوں اور طالب علموں کو نیلے رنگ کا لباس پہناتے ہیں تو وہ بھی دھوکہ ہے۔ پال نے الزام لگایا کہ اکھلیش نے بابا صاحب کے نام سے منسوب ضلع بھیم نگر کا نام بدل کر سنبھل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اکھلیش یادو بابا صاحب کا نام ہضم نہیں کر سکتے تو ان کی تصویر استعمال کرنے کا کیا فائدہ۔ بہوجن سماج اس بات کو سمجھتا ہے۔ اویسی کے اتحاد کے سوال پر انہوں نے کہا کہ ہر کوئی بی ایس پی کے ساتھ اتحاد کرنا چاہتا ہے۔ وہیں بی جے پی 38 پارٹیوں کے اتحاد کے ساتھ چل رہی ہے اور ایس پی-کانگریس 28 پارٹیوں کے ساتھ۔ انہوں نے کہا کہ کمزور لوگ بی ایس پی کو کہتے ہیں کہ اسے بیساکھیوں کی ضرورت ہے۔ وشوناتھ پال نے کہا کہ بہن جی نے اعلان کیا ہے کہ بی ایس پی 2007 کی طرح ہی عوامی اتحاد بنا کر اکیلے الیکشن لڑے گی۔ ریاستی صدر نے سلطان پور سیٹ کے لیے امتیاز احمد بھٹو کو امیدوار بنانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ لمبھوا اور صدر سیٹوں کے لیے بھی امیدواروں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اسولی اور قادی پور سیٹوں کے امیدواروں کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

مولانا سیادت نقوی کی دینی و علمی خدمات کو خراجِ عقیدت

علی گڑھ میں مجلسِ ترحیم، علماء و دانشوران کی شرکت

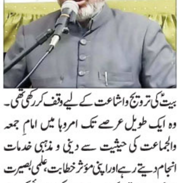

علی گڑھ۔ امروہا کے ممتاز عالمِ دین، خطیب اور امامِ جمعہ والجماعت مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی مرحوم کے ایصالِ ثواب اور ان کی دینی، علمی و ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک پُروقار مجلسِ ترحیم کا انعقاد امامیہ ہال، امیر نشاں، علی گڑھ میں کیا گیا۔ مجلس میں علماء، دانشوران، عمائدینِ شہر، معززین، متعلقین اور مرحوم سے عقیدت رکھنے والے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مجلس کا آغاز معروف سوزخواں جناب منتظر امام نقوی امروہوی کے نہایت پرسوز انداز میں سوز و مرثیہ سے ہوا۔ ان کی پرسوز مرثیہ خوانی سے مجلس کا ماحول انتہائی رقت انگیز ہو گیا اور حاضرین نے مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ عالی جناب مولانا ڈاکٹر اصغر اعجاز صاحب، صدر شعبۂ دینیاتِ شیعہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے انجمن سادات امروہا کی طرف سے جاری تعزیت نامہ پڑھ کر سنایا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہو ✻ ڈاکٹر اصغر اعجاز صاحب نے مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی مرحوم کی زندگی، علمی مقام، دینی خدمات، خطابت اور ادبی شخصیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا ڈاکٹر اصغر اعجاز نے کہا کہ مولانا سید محمد سیادت نقوی مرحوم ایک صاحبِ علم، صاحبِ فکر اور صاحبِ قلم شخصیت تھے جنہوں نے اپنی زندگی دینِ اسلام اور تعلیماتِ اہل بیتؑ کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ وہ ایک طویل عرصے تک امروہا میں امامِ جمعہ والجماعت کی حیثیت سے دینی و مذہبی خدمات انجام دیتے رہے اور اپنی مؤثر خطابت، علمی بصیرت اور حسنِ اخلاق کے ذریعے عوام کی رہنمائی کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو ان کا علم و ادب سے گہرا تعلق تھا۔ وہ ایک طویل عرصہ تک ہندو ڈگری کالج میں بحثیت پروفیسر اور صدر شعبہ اردو خدمات انجام دیں وہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ ادبی ذوق اور علمی مطالعے کے بھی حامل تھے۔ ان کی گفتگو اور خطابت میں علمی گہرائی، فکری پختگی اور ادبی شائستگی نمایاں تھی۔ انہوں نے اپنی علمی و دینی بصیرت کے ذریعے نئی نسل کو دین اور مکتبِ اہل بیتؑ سے جوڑنے کی مسلسل کوشش کی۔ مولانا نے مرحوم کی مجلس و منبر سے وابستگی، تبلیغِ دین، تعلیم و تربیت اور مذہبی و سماجی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کی وفات ایک ایسی علمی و دینی شخصیت سے محرومی ہے جس کی کمی دیر تک محسوس کی جائے گی۔ ان کی خدمات اور ان کا علمی و اخلاقی ورثہ ان سے وابستہ افراد اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ مجلس کے اختتام پر شرکاء نے مرحوم کی دینی، علمی اور ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا۔ مرحوم کے اہلِ خانہ اور پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔ آخر میں مولانا سید محمد سیادت نقوی مرحوم کے بلندیٔ درجات، مغفرت اور بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ مجلس میں جناب اطہر ہاشمی جناب محبوب ہلوری جناب ہلال حسین بالے توقیر زیدی نقی امام نقوی حیدر عباس وکیل جناب منور حسین جناب طہٰ نقوی ڈاکٹر شجاعت حسین شاداب زیدی کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ انجمن سادات امروہا علیگڑھ کے صدر حیدر رضا نقوی (جشن) اور نادر عباس نقوی جنرل سکریٹری نے اپنی پوری کاوشوں سے مجلس عزاء کو کامیاب بنایا

جلال پور میں شبیب مہدی مرحوم کی محفلِ ایصالِ ثواب

مولانا آغا غلام رسول نوری کشمیری کا خصوصی خطاب

جلال پور۔ شبیب مہدی مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے 20 ستمبر بروز اتوار رات 8 بجے حیدری امام باڑہ، کاظمین روڈ، جعفر آباد میں محفل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مجلس سے مولانا آغا غلام رسول نوری کشمیری نے موت کا تذکرہ کرتے ہوئے گفتگو کرتے ہیں کہ در حسین پر حر بن کر آؤ گے تو موت شہد سے زیادہ شیریں لگے گی موت ایک تلخ حقیقت کا نام ہے۔ جس طرح ایک بیمار جسم اچھے کھانے کا لطف نہیں لے سکتا اسی طرح جو نفس بیمار ہے گناہوں سے آلودہ ہو چکا ہے موت جیسی حقیقت کے ذائقے کو محسوس نہیں کر سکتا مجلس سے قبل غلام حیدر کربلائی نے مرثیہ خوانی کی اس کے بعد، ماسٹر اشفاق حسین قایمی، انصر اعجاز قایمی ڈاکٹر اظہر اعجاز قایمی اور اشعل سلمہ نے پیش خوانی کی مولانا موصوف نے جناب علی اکبر علیہ السلام کا پردرد مصائب پڑھا جس سے مومنین کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور اسی پس منظر میں انجمن کاظمیہ جعفر آباد نے ایک پردرد نوحہ پڑھا علماء کرام میں مولانا میثم رضا زاہدی مولانا ضیغم عباس باقری مولانا رئیس حیدر واعظ مولانا ضمیر عسکری مولانا سعید حیدری مولانا جعفر جوہری مولانا شہنشاہ مولانا مومن مولانا اکبر علی واعظ مولانا قرار حسین پرترابی مولانا اشفاق حسین مولانا فرمان نگپوری مولانا زیارت حسین نے شرکت کی اس موقع پر ماسٹر اطہر اعجاز، ماسٹر اقرار حسین، فتح علی میثم رضا پترکار، ضرغام کربلائی، ڈاکٹر ابرار حسین، ظہیر حسن سکریٹری، ڈاکٹر احتشام حسین، تنویر، حیدر عباس، ظہیر عباس، حیدر مہدی، راہب، عوسجہ مجلس کو کامیاب بنانے میں پیش پیش رہے۔

سیلاب متاثرہ ہتماپور میں جمعیت علماء کے وفد کا دورہ

مسجد کی باز آبادکاری کے لیے جمعیت علماء نے تعاون کا یقین دلایا

بارہ بنکی (پریس ریلیز) سیلاب ایک قدرتی آفت ہے، جس سے نہ صرف انسانی زندگی متاثر ہوتی ہے بلکہ آبادیوں، املاک اور مذہبی و تعلیمی اداروں کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ایسے حالات میں متاثرین کی امداد و راحت رسانی کے ساتھ مساجد، مدارس اور دیگر عبادت گاہوں کے تحفظ اور باز آبادکاری پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ دارالرشاد کے مہتمم اور جمعیت علماء بارہ بنکی کے نائب صدر مولانا سید عبدالحمید قاسمی نے سیلاب سے متاثرہ گاؤں ہتماپور کے دورے کے موقع پر کیا۔ قومی صدر جمعیت علماء ہند مولانا سید محمود اسعد مدنی کی قیادت میں کام کرنے والی جمعیت علماء کے ایک وفد نے مولانا سید عبدالحمید قاسمی کی سرپرستی اور جمعیت علماء بارہ بنکی کے جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی کی قیادت میں گھاگھرا ندی کی کٹان سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ وفد نے سیلاب سے متاثرہ آبادی کا جائزہ لینے کے ساتھ مقامی لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل اور مشکلات بھی دریافت کیں۔ اس موقع پر مقامی احباب سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد جمال قاسمی نے کہا کہ سیلابی صورتحال معمول پر آنے کے بعد، ان شاء اللہ، جمعیت علماء کی نگرانی میں اصحابِ خیر کے تعاون سے متاثرہ مسجد کی باز آبادکاری کے لیے بھرپور کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ قدرتی آفت سے متاثرہ علاقوں میں انسانی ہمدردی اور اجتماعی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ وفد میں جمعیت علماء بارہ بنکی کے سکریٹری مولانا سید محمد اظہر قاسمی، ناظمِ تعلیمات جامعہ دارالرشاد، ناظمِ تنظیم مولانا محمد شاداب قاسمی، مہتمم مدرسہ شہاب العلوم شہاب پور، جمعیت علماء تحصیل فتح پور کے صدر مولانا محمد صابر قاسمی، ضلع جمعیت کے قانونی مشیر احمد سعید ایڈووکیٹ، محمد اسلم ایڈووکیٹ، سہیل خان اور محمد ریاض کے علاوہ مقامی علماء میں مولانا محمد عمر مظاہری، مہتمم مدرسہ انوار العلوم رائے شین پور، مولانا عبدالکریم قاسمی رمواپور، مولانا محمد ساجد قاسمی لال پور، مولانا مجیب الدین مظاہری، حافظ واصف کچنا پور اور حافظ جمال سمیت دیگر افراد موجود رہے۔

ڈاکٹر سید محمد ثقلین مرحوم کی ششماہی کی مجلس منعقد

امبیڈکر نگر۔ اتوار کے روز اکبر پور تحصیل کے علاقہ سمھولی میں ڈاکٹر سید محمد ثقلین عرف سدن مرحوم کے لیے عقیدت و احترام کے ساتھ مجلس ششماہی کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا وصی حسن خان نے بچوں کی تعلیم اور ان کی اخلاقی نشوونما پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں اچھی اقدار اور اخلاقی اقدار کے ساتھ جدید تعلیم کی فراہمی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ صرف ایک اچھی تعلیم ہی بچوں کو خود انحصار بناتی ہے اور ایک مضبوط، باشعور اور مہذب معاشرے کی بنیاد رکھتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ اسلام نے ہمیشہ علم کے حصول کو سب سے زیادہ ترجیح دی ہے اور ہر انسان کے لیے تعلیم کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیں اور ان میں اچھی تعلیم کے ساتھ سماجی ذمہ داریاں بھی بخوبی نبھائیں۔ انہوں نے پیغمبر اسلام حضرت محمد صاحب اور ان کے نواسوں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین (ع) کی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اہل بیت کی زندگی علم، ایثار اور انسانیت کا نمونہ ہے جس سے نئی نسل کو متاثر ہونا چاہیے۔ مجلس کے دوران تعلیم کی اہمیت اور بچوں کے روشن مستقبل پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ مجلس سے قبل رضا عباس جلالپوری نے مرثیہ خوانی کی اور عارف انور نے پیش خوانی کی۔ مولانا نے شہدائے کربلا کی قربانیوں کو یاد کیا جس سے ماحول جذباتی ہو گیا۔ ڈاکٹر اصغر رضوی نے زائرین سے اظہار تشکر کیا۔

معیاری تعلیم اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ملک کو خود انحصار اور ترقی یافتہ بنانے کی اپیل

دیوبند، 21/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) ملک کے تمام مسلمانوں کو اب انسٹاگرام، واٹس ایپ، فیس بک۔۔۔ نام نہاد مسلم تنظیموں اور جماعتوں، جعلی اور فرضی چندہ خور علما و مشائخ، مولانا، مولویوں اور اسکالروں، ٹی وی مباحثوں، نام نہاد سماجی کارکنوں، بزرگ سیاسی رہنماؤں، خاموش قلم کاروں، صحافیوں اور شاعروں سے فاصلہ اختیار کرنا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار معروف قلم کار ڈاکٹر کمل دیوبندی نے پریس کو جاری اپنے بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ موہن بھاگوت، نریندر مودی، یوگی آدتیہ ناتھ، بجرنگ دل، بی جے پی اور وشو ہندو پریشد کیا کہتے ہیں اسے سن نا اور پڑھنا چھوڑ دیجیے، نظر انداز کیجیے۔ آخر ان کے بیانات کا جواب دے کر آپ کو کیا حاصل ہو رہا ہے؟ کمل دیوبندی نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ نئی قیادت، نئی نسل اور نئے جذبے کی تلاش کریں۔ اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے سیاسی طور پر تیاری کیجیے۔ اگر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیت علمائے ہند اور جماعتِ اسلامی کسی بھی انتخابی عمل میں حصہ نہیں لیتے تو انہیں بھی الوداع کہہ دیجیے۔ اب بس کیجیے۔ آخر کب تک اصلاحِ معاشرہ کے نام پر سیمینار، دھرنے اور محض نمائشی سرگرمیاں جاری رہیں گی؟ اب وقت آ گیا ہے نئی نسل کے لیے ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کا۔ انہوں نے نوجوانوں سے معیاری تعلیم اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ملک کو خود انحصار اور ترقی یافتہ بنانے کی اپیل کی۔

لکھیم پور کھیری چلڈرن اکیڈمی اسکول میں چلیں گولیاں

ٹیچر سمیت 2 جاں بحق، بچے خوفزدہ، اسکول کے باہر لوگوں کی بھیڑ جمع

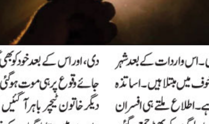

لکھیم پور کھیری (ایجنسی) لکھیم پور کھیری کے صدر کوتوالی علاقے میں دردناک واردات پیش آئی، جس میں 2 افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں پیر کے روز صبح تقریباً 11 بجے چلڈرن اکیڈمی اسکول میں گولیاں چلیں، جس کی وجہ سے ایک خاتون ٹیچر اور ایک دیگر شخص کی موت ہو گئی۔ گولیوں کی آواز سن کر بچوں میں چیخ و پکار مچ گئی۔ اس واردات کے بعد شہر میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا اور اسکولی بچے انتہائی خوف میں مبتلا ہیں۔ اساتذہ میں بھی اس واقعہ کے بعد دہشت دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اطلاع ملتے ہی افسران پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ اسکول کے باہر لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی، اور والدین بھی وہاں پہنچ گئے۔ شہر کوتوال راجیش سنگھ نے بتایا کہ جائے وقوعہ پر تفتیش کی جا رہی ہیں۔ ایس پی ڈاکٹر کھیاتی گرگ بھی موقع پر پہنچ گئی ہیں اور حالات کا جائزہ لے رہی ہیں۔ فارنسک ٹیم کو بھی موقع پر بلایا گیا ہے تاکہ ضروری کارروائی کی جا سکے۔ واردات اسکول کی پہلی منزل پر ہوئی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' کی رپورٹ کے مطابق ابتدائی جانچ میں انکشاف ہوا ہے کہ شہر کوتوالی کے نورنگ آباد باشندہ سعود انصاری اسکول میں داخل ہوا تھا۔ اس نے پہلی منزل پر جا کر خاتون ٹیچر نشاط فاطمہ کو طمنچے سے گولی مار دی، اور اس کے بعد خود کو بھی گولی مار کر ختم کر لیا۔ دونوں کی ہی گولی لگنے سے جائے وقوع پر ہی موت ہو گئی۔ گولیاں چلنے کی آواز سن کر اسکول کے کمروں سے دیگر خاتون ٹیچر باہر آ گئیں اور سامنے کا نظارہ دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ نشاط فاطمہ ہدایت نگر کی رہنے والی تھیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق دونوں مہلوکین کے محلے آس پاس میں ہی ہیں۔ یہ معاملہ عشق کا بتایا جا رہا ہے۔ حالانکہ اس بارے میں مصدقہ طور پر فی الحال کچھ بھی سامنے نہیں آیا ہے۔ فی الحال پولیس افسر اسکول اسٹاف سے پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔ واردات کے بعد سبھی بچوں کو گھر بھیج دیا گیا ہے اور تحقیقات کا عمل جاری ہے۔

صحافیوں کے ایک وفد کی ڈی ایم سے ملاقات

بہرائچ: 21 ستمبر (پی این ایس) یونائیٹڈ جرنلسٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن آف اتر پردیش کی بہرائچ یونٹ کے صدر سہیل یوسف کی قیادت میں صحافیوں کے ایک آٹھ رکنی وفد نے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں ضلع مجسٹریٹ راجیش کمار پانڈے، آئی اے ایس سے بشکریہ اور رسمی ملاقات کی۔ وفد نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا گلدستے اور پھولوں سے استقبال کیا۔ میٹنگ کے دوران صدر سہیل یوسف نے تمام صحافیوں کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تعارف کرایا۔ صحافیوں نے خوشگوار ماحول میں مختلف موضوعات پر تبادلہ خیال کیا، رسمی ملاقات میں ضلع میں نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر نیک خواہشات اور مبارکباد پیش کی۔ وفد میں تنظیم کے جنرل سکریٹری محمد عارف، بی ایس شریواستو، اکرم سعید، شاہد سعید خان، مہیش گپتا، متھن والمیکی ایڈوکیٹ، منشاد احمد، اور اکرم خان کے علاوہ دیگر صحافی شامل تھے۔

عزاخانہ ابو طالب میں امداد فاطمہ کی مجلس چہلم کا انعقاد

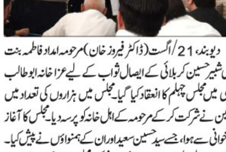

دیوبند، 21/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) مرحومہ امداد فاطمہ بنت حاجی شبیر حسین کربلائی کے ایصال ثواب کے لیے عزاخانہ ابو طالب تھیکی میں مجلس چہلم کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس میں ہزاروں کی تعداد میں مومنین نے شرکت کر کے مرحومہ کے اہل خانہ کو پرسہ دیا۔ مجلس کا آغاز سوزخوانی سے ہوا، جسے سید حسین سعید اور ان کے ہمنواؤں نے پیش کیا۔ اس کے بعد سلیم بلرامپوری نے پیش خوانی کی۔ مجلس کے مرکزی خطیب، مشہور و معروف عالم دین مولانا سید جاوید عابدی نے خطاب کرتے ہوئے موت اور زندگی کے فلسفے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو اپنی زندگی نیک، پاکیزہ اور بہتر انداز میں گزارنی چاہیے اور معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے انسانی زندگی کی اہمیت اور اچھے اخلاق پر بھی زور دیا۔ مجلس کے آخر میں مولانا موصوف نے حضرت علی علیہ السلام کی بڑی بیٹی جناب زینب سلام اللہ علیہا کے مصائب بیان کیے، جسے سن کر موجود عزاداروں کی آنکھیں نم ہو گئیں اور پورا ماحول سوگوار ہو گیا۔ اس موقع پر سابق ایم ایل اے منوج چودھری، سابق ایم ایل اے معاویہ علی ضلع کوآپریٹو بینک کے سابق چیئرمین ارون رانا، سابق ریاستی وزیر شباب زیدی، بابو شیام کمار راوت، کارتکیہ رانا، سابق چیئرمین رچھپال رانا، سابق بلاک پرمکھ پروینندر چودھری اور جانشین شیخ الہند حاجی ریاض محمود سمیت علاقے کی متعدد معزز شخصیات موجود رہیں۔ آخر میں سید مہدی حسن نے باہر سے تشریف لائے تمام مہمانوں، علمائے کرام اور مومنین کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس پرامن اور غمگین ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔

دیوبند میں امام کے گھر سے 25 ہزار روپے چوری

دیوبند، 21/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں تلہیڈی بزرگ میں گزشتہ رات نامعلوم چور مسجد کے امام کے بند کمرے سے 25 ہزار روپے کی نقد رقم چوری کر کے فرار ہو گئے، اپنے اہل خانہ کے ساتھ اپنے بھائی کے گھر گئے امام جب شام کے وقت اپنے کمرے میں پہنچے تو انہیں چوری کے واقعہ کا علم ہوا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے جانچ شروع کر دی۔ تفصیل کے مطابق تلہیڈی گاؤں کے رہنے والے محمد یعقوب گاؤں میں ہی واقع ایک مسجد میں امام کے فرائض انجام دے رہے ہیں، بعد نماز فجر وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اپنے بھائی ایوب کے گھر گئے تھے۔ اس دوران ان کے مکان پر تالا لگا ہوا تھا۔ شام کے وقت جب وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھر واپس لوٹے تو کمرے کا سامان بکھرا ہوا پڑا تھا ساتھ ہی الماری میں رکھے 25 ہزار روپے بھی غائب تھے۔ محمد یعقوب کے مطابق نامعلوم چور دیوار کود کر ان کے بند مکان میں داخل ہوئے اور نقد رقم چوری کر کے فرار ہو گئے، یعقوب نے واقعہ کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دی، خبر ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے مکان کا معائنہ کر جانچ شروع کر دی۔ متاثرہ نے پولیس سے چوری ہوئے نقد رقم برآمد کرائے جانے اور ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔ وہیں کوتوالی انچارج نے بہت جلد چوری کا خلاصہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

سید منیر اکبر کانگریس اقلیتی سیل کی ریاستی مشاورتی کونسل کے رکن نامزد

بلند شہر 21 ستمبر (پریس ریلیز) اتر پردیش اقلیتی سیل کانگریس نے اپنی تنظیم کو وسعت دیتے ہوئے ضلع کی دو اہم شخصیات کو اہم ذمہ داریاں سونپی ہیں۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے اقلیتی سیل کے ریاستی نائب صدر سید منیر اکبر کو اتر پردیش اقلیتی کانگریس کی 'ریاستی مشاورتی کونسل' کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ نامزدگی کی اطلاع ملتے ہی ضلع کے کانگریس کارکنوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ نامزد اراکین نے اس تقرری کے لیے آل انڈیا کانگریس کمیٹی اقلیتی سیل کے قومی چیئرمین اور ممبر پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی، اتر پردیش اقلیتی محکمہ کی انچارج مسز روبی خان، اتر پردیش اقلیتی کانگریس کے شریک انچارج محمود خان اور ریاستی قیادت کا شکریہ ادا کیا۔ غور طلب ہے کہ سید منیر اکبر سٹی کانگریس کمیٹی کے صدر کے عہدے پر بھی فائز رہے ہیں اور اس وقت ریاستی کانگریس کے اقلیتی سیل کے ریاستی نائب صدر ہیں۔ آج اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سابق نائب صدر پنڈت چندر شیکھر شرما کی رہائش گاہ پر ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ جس میں پی سی سی ممبر پروش شرما، پی سی سی ممبر نریندر چودھری، اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے ایس سی ایس ٹی شعبہ کے چودھری کشن، رحمت علی، ڈاکٹر ظہیر خان، امریش ورما، عادل خان، جے پی شرما سمیت دیگر کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے ای وی ایم اور وی وی پیٹ ویئر ہاؤس کا معائنہ کیا

بلند شہر 21 ستمبر (پریس ریلیز) آج ضلع مجسٹریٹ/ضلع الیکشن آفیسر کمار ہرش نے ای وی ایم اور وی وی پیٹ ویئر ہاؤس کا تحصیل صدر کمپلیکس کا ستمبر کے مہینے کا اندرونی معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران ضلع مجسٹریٹ نے گودام میں فرسٹ لیول ٹیسٹنگ (ایف ایل سی) پروگرام کے تحت منعقد ہونے والے ای وی ایم اور وی وی پیٹ مشینوں کے موک پول کا اچھی طرح سے معائنہ کرتے ہوئے انتظامات اور تکنیکی طریقہ کار کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق پورے عمل کو سو فیصد شفافیت کے ساتھ اور مکمل طور پر پورا کیا جائے۔

اٹاوہ میں اساتذہ کی تربیتی ورکشاپ، تعلیمِ قرآن مؤثر بنانے پر زور

ناظرہ و حفظِ قرآن کی تدریس اور طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ

اٹاوہ: مسلم تعلیمی سوسائٹی (رجسٹرڈ)، اٹاوہ کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ قرآنیہ، کٹرہ شہاب خاں، اٹاوہ میں ناظرہ و حفظِ قرآنِ مجید کے اساتذہ کی علمی، تربیتی اور تدریسی صلاحیتوں کو مزید مؤثر بنانے کے مقصد سے ایک خصوصی تربیتی و رہنمائی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ میں مدرسہ عربیہ قرآنیہ واس کی مختلف شاخوں سے وابستہ ناظرہ و حفظِ قرآن کے اساتذہ نے شرکت کی۔ ورکشاپ میں قرآنِ کریم کی تعلیم و تدریس کے مختلف اہم پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ بالخصوص طلبہ کی نفسیات کو سمجھنے، ناظرہ و حفظِ قرآن کی مؤثر تدریس، سبق، پارہ سبق اور آموختہ کی بہتر منصوبہ بندی، مخارج و تجوید کی اصلاح، طلبہ کی تعلیمی کمزوریوں کی بروقت نشاندہی اور ان کے ازالے کے مؤثر طریقۂ کار پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس موقع پر مدرسہ کے ناظم تعلیمات ڈاکٹر مفتی معراج احمد قاسمی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ کریم کی تعلیم محض سبق یاد کرانے کا نام نہیں، بلکہ طلبہ کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت بھی اساتذہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآنِ کریم کی تعلیم و تدریس میں سب سے پہلے نیت کی درستگی اور اخلاص ضروری ہے، کیونکہ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کی جانے والی محنت کے ان شاء اللہ مفید اور مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مدرسہ عربیہ قرآنیہ کے نائب مہتمم مولانا سید محمد سعد قاسمی نے شرکائے ورکشاپ کو عملی مثالوں کے ذریعے حفظِ قرآن کے مؤثر تدریسی نظام سے روشناس کرایا۔ انہوں نے واضح کیا کہ حفظ کے طلبہ کے لیے سبق، پارہ سبق اور آموختہ کا متوازن نظام کس طرح مرتب کیا جائے، سبق بھولنے کی مختلف وجوہات کا جائزہ کیسے لیا جائے اور کمزور طلبہ کی تعلیمی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے لیے انفرادی تعلیمی منصوبہ کس طرح تیار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ناظرہ کے طلبہ کی تعلیم کے حوالے سے بھی اہم رہنمائی فراہم کی اور درست مخارج، روانی، تجوید، قراءت کی اصلاح اور قرآنِ کریم کے ادب و احترام کو طلبہ کی عملی زندگی کا حصہ بنانے کے مختلف طریقوں پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ استاد کا شفقت بھرا رویہ، طلبہ کی نفسیاتی کیفیت کو سمجھنا، ان کی حوصلہ افزائی کرنا اور ہر طالب علم کی انفرادی صلاحیت کے مطابق تدریسی طریقہ اختیار کرنا تعلیمِ قرآن کو زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنا سکتا ہے۔ ورکشاپ کے روحِ رواں اور مسلم تعلیمی سوسائٹی کے ڈائریکٹر مولانا طارق شمسی صاحب نے گھر اور مدرسہ کے باہمی تعاون کی اہمیت پر خصوصی روشنی ڈالی۔

چھوٹے واقعات پر ڈی ایم-ایس پی نظر رکھیں

جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی نے سنیں فریادیوں کی فریادیں

لکھنؤ۔ راجدھانی لکھنؤ میں پیر کے روز وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 'عوامی درشن' میں لوگوں کے مسائل سنے۔ اس دوران مختلف اضلاع سے لوگ اپنی فریاد لے کر پہنچے۔ درخواستوں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ معاشرے میں باہمی عداوت پھیلانے والے لوگ معمولی واقعات کو بڑا بنانا چاہتے ہیں۔ ایسے میں اضلاع میں ہر چھوٹے سے چھوٹے واقعے پر ڈی ایم-ایس پی نظر رکھیں۔ جائے وقوعہ پر پہنچ کر متاثرین کی سماعت کریں۔ قصورواروں کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی کریں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ چھوٹے چھوٹے واقعات میں بھی بے حسی اور لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ 'عوامی درشن' میں وزیر اعلیٰ یوگی ہر متاثرہ شخص سے ملے۔ ان کے مسائل اور شکایات سنی۔ انتظامیہ، پولیس، محصولات، بجلی وغیرہ سے متعلق شکایات پر انہوں نے کہا کہ افسران اہل افراد کو اسکیموں کا فائدہ دلائیں۔ مریضوں کے علاج کا انتظام کرائیں۔ اراضی مافیا اور دبنگ عناصر کے خلاف سخت ترین کارروائی کریں۔ وزیر اعلیٰ کے سامنے پولیس اور محصولات سے متعلق شکایات زیادہ رہیں۔ اس پر انہوں نے سخت لہجے میں کہا کہ پولیس کمشنر، اے ڈی جی، آئی جی، ڈی آئی جی، ایس ایس پی سطح کے افسران باقاعدگی سے عوامی مسائل کا ازالہ کرائیں۔ اگر کسی ماتحت کی جانب سے لاپروائی کی شکایت ملے تو اس کے خلاف بھی کارروائی کریں۔ محصولات اور امن و قانون سے متعلق معاملات کو جلد نمٹانے کی ہدایت دی۔ اس دوران ماں کے ساتھ آئے ننھے بچے سے وزیر اعلیٰ نے حال چال پوچھا۔ پھر پڑھائی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ اس کی طرف چاکلیٹ بڑھائی تو اس نے فوراً لے لی۔ جب چاکلیٹ واپس مانگی گئی تو بچے نے انکار کر دیا۔ اس پر پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔ وزیر اعلیٰ نے بچے کے خوش گوار مستقبل کی دعا کرتے ہوئے اس سے دل لگا کر پڑھائی کرنے کو کہا۔

یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو میں 75 اضلاع کی شرکت

خواتین کے خود امدادی گروپس کی مصنوعات ہوں گی پیش: کیشو پرساد موریہ

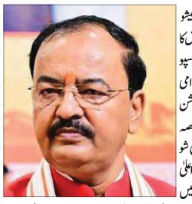

لکھنؤ: 21 ستمبر۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اتر پردیش کا قومی دیہی روزی روٹی مشن گریٹر نوئیڈا کے انڈیا ایکسپو سینٹر اور مارٹ میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی تجارتی شو میں شرکت کرے گا۔ دیہی روزی روٹی مشن کے تحت تمام 75 اضلاع میں بنائے گئے گروپس حصہ لیں گے۔ ان گروپس کی تیار کردہ مصنوعات کو تجارتی شو میں ڈسپلے اور مارکیٹ کیا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ تجارتی شو میں حصہ لینے والے گروپ کی خواتین کو اپنی بنائی ہوئی مصنوعات کی مارکیٹنگ کرنے کا بہت اچھا موقع ملے گا اور ان کے لیے اچھی مارکیٹ تلاش کرنے کے امکانات بھی بڑھ جائیں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ اس سے خواتین کی مصنوعات کو تجارت اور امکانات کے حوالے سے عالمی سطح پر پہچان ملے گی۔ یہ تجارتی نمائش اتر پردیش کے سیلف ہیلپ گروپس کی خواتین کی صلاحیتوں کو ملک اور دنیا کے سامنے دکھانے کے لیے ایک اچھا پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو 2026 میں، اتر پردیش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت چل رہی مختلف اسکیموں جیسے گروپ بنانے کا عمل، گھر راشن لے لو، بی سی سکھی، ودیوت سکھی اور بالینی وغیرہ کے بارے میں جوش و خروش سے معلومات فراہم کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ گروپوں کی طرف سے تیار کردہ مصنوعات جیسے کہ مسالا، گارڑو، زردی، پکوان، پکوان وغیرہ فروخت کرنے کا منصوبہ ہے۔ مٹی کے برتن، زیورات وغیرہ بڑی مقدار میں۔ اتر پردیش قومی دیہی روزی روٹی مشن نے ایکسپو مارٹ گریٹر نوئیڈا میں تمام 75 اضلاع کے 75 منتخب خود امدادی گروپوں کے ذریعہ تیار کردہ مصنوعات کو فروخت اور ڈسپلے کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، جیسے جوٹ کی اشیاء، زری ساڑیاں، زیورات، چکنکاری ساڑیاں، سوٹ، نمکین، ٹیرا کوٹا کی اشیاء، چمڑے کی مصنوعات اور بالینی وغیرہ۔ مشن ڈائریکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن، جناب ارون کمار نے کہا کہ یہ تجارتی نمائش ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے تحت تشکیل دیے گئے خود امدادی گروپوں کی خواتین کے لیے ایک بہترین موقع ہے، جہاں انہیں اپنی بنائی ہوئی مصنوعات کو فروخت کرنے کا ایک اچھا موقع بھی ملے گا اور گروپ کی خواتین سے اچھا منافع کمانے کی امید ہے۔ اس کے علاوہ ریاست کے مختلف کونوں سے خواتین اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو میں مزیدار ہاتھ سے بنے پکوان اور روایتی کھانے کی اشیاء کے ساتھ آئیں گی۔ عوام الناس سے گزارش ہے کہ اس تجارتی شو میں آئیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں اور لوکل فار ووکل کے اس اقدام کو آگے بڑھائیں۔

سی ایم کی رہائش گاہ کے قریب ٹاور پر چڑھی خاتون

اطلاع ملتے ہی پہنچی پولس اور فائر بگیڈ کا اسٹاف، سمجھا کر پولیس نے اتارا

لکھنؤ: 21 ستمبر (پی این ایس) لکھنؤ کے گوتم پلی علاقے میں پیر کو اس وقت خوف وہراس پھیل گیا جب آگرہ کی ایک خاتون وزیر اعلیٰ کی رہائش کے قریب پارک روڈ پر ایک خاتون اونچے ٹاور پر چڑھ گئی۔ جس کی شناخت تلسا کے نام سے ہوئی ہے، اسے ٹاور پر چڑھا دیکھ لوگوں کا ہجوم قریب ہی جمع ہو گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور فائر بریگیڈ کا اسٹاف جائے وقوعہ پر پہنچ گیا۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے خاتون سے بات چیت شروع کی اور اسے بحفاظت نیچے آنے پر راضی کیا۔ پولیس نے ریسکیو آپریشن میں کسی رکاوٹ کو روکنے کے لیے راہگیروں کو بھی ہٹا دیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق تلسا کا اپنے پڑوسی کے ساتھ زمینی تنازعہ چل رہا ہے۔ خاتون کا الزام ہے کہ پڑوسی نے اس کے پلاٹ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس نے اس معاملے کی شکایت مقامی پولیس اور انتظامی حکام سے کی ہے۔ خاتون کا کہنا ہے کہ شکایت کے باوجود اس کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ یہ شکایت حکام تک پہنچانے کے لیے وہ آگرہ سے لکھنؤ آئی تھیں۔ کافی منانے اور سمجھانے کے بعد خاتون پولیس کی یقین دہانی پر نیچے اُتر آئی۔ اسے بحفاظت نیچے اتارنے کے بعد، پولیس نے زمین کے تنازعہ اور اس کی شکایت سے متعلق معلومات اکٹھی کیں۔ حکام کے مطابق خاتون کی جانب سے پلاٹ پر قبضے کے الزامات کی انتظامی سطح پر تاحال تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس اور انتظامیہ اس کی شکایت کی بنیاد پر کیس سے متعلق معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔

لمپی بیماری پر حکومت کا سخت نگرانی اور ٹیکہ کاری پر زور

ریاست میں 55 لاکھ مویشیوں کی ٹیکہ کاری مکمل، 906 فعال کیس

لکھنؤ: 21 ستمبر۔ اتر پردیش کے مویشی اور دودھ کی ترقی کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے پیر کو ودھان بھون میں اپنے دفتر میں لمپی بیماری کی تازہ ترین صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام علاقوں میں ویکسین کی مناسب دستیابی ہونی چاہیے، کہیں سے کوئی شکایت نہیں آنی چاہیے۔ نوڈل افسران کو مسلسل ویکسینیشن، مویشیوں کے تحفظ، علاج اور دیگر انتظامات کی 100 فیصد یقین دہانی کو مضبوط کرنا چاہیے۔ کسانوں اور مویشی پالنے والوں کو ایل ایس ڈی کے بارے میں آگاہ کیا جانا چاہیے اور جو بھی اطلاع موصول ہوئی ہے اسے فوری طور پر حل کیا جانا چاہیے۔ جانوروں کی جانچ کے لیے ریاست کے تمام دیہاتوں کا روسٹر بنا کر جانوروں کے صحت کیمپوں کا بھی انعقاد کیا جانا چاہیے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ریاست میں جانوروں میں پھیلنے والی (LSD Lumpy Skin Disease) کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے اور روکنے کے لیے فوری، مؤثر اور کثیر الجہتی اقدامات کیے ہیں۔ جامع ویکسینیشن اور احتیاطی تدابیر کے تحت ریاست کے تمام اضلاع میں اب تک کل تقریباً 55 لاکھ مویشیوں کو ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔ ویکسینیشن کے عمل کو تیز کرنے کے لیے 731 سرشار ٹیمیں فیلڈ میں کام کر رہی ہیں۔ مزید برآں، ہنگامی صورت حال میں حفاظتی تحفظ کے لیے ریاستی ہیڈ کوارٹر میں 9 لاکھ سے زیادہ ایل ایس ڈی ویکسینز کا ذخیرہ دستیاب رکھا گیا ہے۔ ایل ایس ڈی سے متعلق کسی بھی معلومات یا شکایت کے لیے فون نمبر 1962 اور ٹول فری نمبر 18001805141 دستیاب ہیں۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ ریاست میں ایل ایس ڈی کی تازہ ترین صورتحال کے مطابق (20 ستمبر تک) کل 28 اضلاع متاثر ہوئے ہیں، جن میں افسران کی تعیناتی کے تحت، ریاست کے تمام ڈویژنوں میں 100 فیصد ٹیکہ کاری کو یقینی بنانے، گائے کے تحفظ، علاج اور دیگر انتظامات کا گہرائی سے جائزہ لینے کے لیے ڈویژنل وار کے لیے سرکاری سطح سے 18 سینئر افسران کو نوڈل افسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی محکمہ انیمل ہسبنڈری، اتر پردیش اور حکومتی سطح کے سینئر افسران کو ضلع وار کے ذریعہ نوڈل آفیسر کے طور پر نامزد کر کے ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ نامزد افسران اپنے مختص کردہ اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں، زمینی صورتحال کا معائنہ کرنے کے لیے رات بھر قیام کر رہے ہیں اور صورتحال پر مکمل قابو پانے کے لیے نگرانی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ میٹنگ میں، ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب مکیش کمار میشرام نے بتایا کہ احتیاطی ٹیکے لگانے کا عمل ان اضلاع میں بھی جاری ہے جہاں کوئی انفیکشن نہیں ہوا ہے۔ ریاستی حکومت مسلسل بیداری پیدا کر رہی ہے اور مویشیوں کے کسانوں کو یقین دلا رہی ہے کہ ریاست میں ایل ایس ڈی مکمل طور پر قابو میں ہے اور محکمہ جانوروں کی صحت کے تحفظ کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے۔ 9530 جانور متاثر ہوئے ہیں۔ تمام 9530 جانوروں کا مکمل علاج کیا جا چکا ہے۔ علاج کے بعد 8599 جانور مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں۔ فی الحال، صرف 906 ایکٹیو کیس ہیں، جن میں سے سبھی کے ٹھیک ہونے کی امید ہے، اور اموات کی شرح صرف 0.26 ہے، جس میں 25 مردہ جانور بھی شامل ہیں۔ حکومت کے مضبوط انتظام، مسلسل نگرانی اور جانوروں کے ٹیکے لگانے کی شدید مہم کے نتیجے میں ریاست میں ایل ایس ڈی کی صورت حال کو ایک ماہ کے اندر مکمل طور پر کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ پچھلے کچھ دنوں میں ریاست میں ایل ایس ڈی سے متاثر جانوروں کا کوئی نیا کیس سامنے نہیں آیا ہے اور نہ ہی اس بیماری سے کوئی نئی موت ریکارڈ کی گئی ہے۔ ڈویژنل اور ضلعی سطح پر نوڈل

ماحولیاتی تحفظ کیلئے شجر کاری کو تحریک کی شکل دینا ہوگی: ڈاکٹر آشیش شاہی

لینگویج یونیورسٹی میں 'سیوا سنکلپ ماہ' کے تحت شجر کاری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 21 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے کیمپس میں 'سیوا سنکلپ ابھیان' کے تحت وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں شجر کاری مہم کا انعقاد کیا گیا۔ مہم میں یونیورسٹی کے لیگل اسٹڈیز کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے کیمپس کے مختلف مقامات پر پودے لگائے۔ شجر کاری مہم کا مقصد طلبہ میں ماحولیات کے تحفظ، شجر کاری کی اہمیت و افادیت اور پودوں کی باقاعدہ نگہداشت کے تئیں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ہی طلبہ کے اندر موجود فطرت دوست اور ماحولیات کے تحفظ سے متعلق شعور کو مزید مہمیز کرنا بھی مہم کا اہم مقصد تھا۔ اس موقع پر طلبہ نے نہ صرف پودے لگائے بلکہ ان کی دیکھ بھال اور تحفظ کی ذمہ داری نبھانے کا عہد بھی کیا۔ شجر کاری سے قبل ڈاکٹر آشیش شاہی نے درختوں کی اہمیت اور ماحولیاتی توازن کے قیام میں شجر کاری کے کردار پر تفصیلی اظہار خیال کیا۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ دور میں انسان فطرت سے مسلسل استفادہ کر رہا ہے اور فطرت کے وسائل کا استعمال اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اب یہ محض ضرورت نہیں بلکہ کئی صورتوں میں فطرت سے جبری حصول کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ انسان اپنی ضروریات اور سہولتوں میں مسلسل اضافہ کرتا جا رہا ہے لیکن اس کے مقابلے میں فطرت کو واپس دینے اور اس کے تحفظ کے لیے مطلوبہ اقدامات نہیں کیے جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور بے ہنگم تعمیرات کے نتیجے میں فطری علاقوں اور جنگلات کی جگہ کنکریٹ کے جنگل پھیلتے جا رہے ہیں۔ درختوں کی کٹائی، سبز علاقوں میں کمی اور قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال نے ماحولیاتی توازن کو متاثر کیا ہے۔ دوسری جانب جدید ٹیکنالوجی پر بڑھتا ہوا انحصار اور تعیش پرستانہ طرزِ زندگی بھی ماحول پر اضافی دباؤ پیدا کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں شجر کاری محض ایک رسمی سرگرمی نہیں بلکہ وقت کی اہم ضرورت بن چکی ہے۔ ڈاکٹر یوسف ایاز نے کہا کہ صرف پودا لگانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کی باقاعدہ نگہداشت، آبیاری اور حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ایک پودا اس وقت حقیقی معنوں میں درخت بنتا ہے جب اسے مناسب دیکھ بھال، تحفظ اور نشوونما کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ ہر پودے کو اپنی ذمہ داری سمجھیں اور اس کی حفاظت کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ڈاکٹر پیوش ترپاٹھی، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر کرشن مکندز اور ڈاکٹر بھانو پرتاپ کے علاوہ دیگر اساتذہ اور کثیر تعداد میں طلبہ نے شرکت کی۔

کاکوری میں جائیداد تنازع پر بزرگ کا قتل

کاکوری، لکھنؤ۔ کاکوری تھانہ علاقے کے اودیت کھیڑا مونده گاؤں میں جائیداد کے تنازع میں ایک بزرگ کو بری طرح پیٹ کر موت کے گھاٹ اتارنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں ایک ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے، جبکہ دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ پولیس کے مطابق گزشتہ پیر کی رات تقریباً 10 بجے اودیت کھیڑا مونده گاؤں کے رہنے والے تقریباً 70 سالہ ویشو یشور یادو اپنے گھر کے باہر سو رہے تھے، اسی دوران کچھ لوگوں نے ڈنڈوں اور دھار دار ہتھیار سے حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا۔ زخمی ویشو یشور کے بیٹے تیج پال یادو کی تحریر پر کاکوری تھانے میں ویبھو عرف وکی، پنکو اور مہندر سمیت دو تین نامعلوم افراد کے خلاف قتل کی کوشش اور شدید چوٹ پہنچانے کا معاملہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے زخمی کے سگے پوتے ویبھو عرف وکی کو اسی معاملے میں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا تھا۔

کتاب، قاری اور اشاعتی اداروں کے درمیان سرگرم رشتہ ضروری ہے: ہما یعقوب

مانو لکھنؤ کیمپس میں نامک پبلی کیشنز کے ساتھ گفتگو

لکھنؤ 21 ستمبر۔ کتاب اور قاری کے درمیان اشاعتی ادارے رابطے کا سبب بنتے ہیں۔ ہمارے کیمپس کے رفقا مختلف النوع صلاحیتوں کے مالک ہیں، جس کا اندازہ علمی دنیا کو ان کی کتابوں اور مضامین سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مانو لکھنؤ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے نامک پبلیکیشنز کے عہدیداران سے کیمپس میں ایک تعارفی تقریب کے دوران کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس کیمپس کے کئی اساتذہ کی کتابیں نامک پبلی کیشنز نے شائع کی ہیں، جس کی خاطر خواہ پذیرائی کی جا رہی ہے۔ نامک پبلی کیشنز کی ڈائریکٹر انجم عامر خاں نے اپنے ادارہ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ تین سال پہلے ہی ہم نے اشاعتی دنیا میں قدم رکھا تھا۔ اب تک ہم تقریباً دو سو ٹائٹل شائع کر چکے ہیں۔ ادارہ کی پہلی کتاب کلیات اقبال کی شکل میں شائع کی گئی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہم مصنفین کو رائلٹی بھی دیتے ہیں۔ اب تک متعدد ادیبوں کو رائلٹی دی جا چکی ہے۔ آج ہم آپ کے کیمپس کے استاد اور مشہور شاعر و ادیب ڈاکٹر عمیر منظر کو ان کی کتاب "کیسے انھیں بھلائیں" پر ان کو رائلٹی پیش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر صاحب کتاب ڈاکٹر عمیر منظر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے ایک خوش گوار تجربہ قرار دیا۔ چونکہ نامک پبلکیشنز کتاب کے بیشتر میلوں میں شرکت کرتا ہے اس لیے کتابیں لوگوں تک بآسانی پہنچ جاتی ہیں۔ اور یہی ان کا سب سے بڑا امتیاز ہے۔ اس موقع پر جلسے کی نظامت کرتے ہوئے ڈاکٹر نور فاطمہ نے مصنف اور ادارے دونوں کو مبارک باد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ عمیر منظر کے خاکوں کی دنیا میں ظاہر سے کہیں زیادہ باطن کی کارفرمائی ہے۔ جو دلچسپ بھی ہے اور حیرت انگیز بھی۔ اس موقع پر کیمپس کے اساتذہ اور ریسرچ اسکالر موجود تھے۔ انھوں نے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور مبارک باد پیش کی۔

بزم اردو لکھنؤ کے زیر اہتمام مینا عرفان صدیقی کی یاد میں تعزیتی جلسہ

لکھنو۔ بزمِ اردو لکھنؤ کے زیر اہتمام بزم کی سینئر ممبر مینا عرفان کے سانحہ ارتحال پر ایک تعزیتی نشست کا انعقاد اسماء یعقوب کی رہائش گاہ نعمت اللہ بلڈنگ امین آباد میں پروفیسر صابرہ حبیب کی صدارت میں کیا گیا۔ نشست کا آغاز سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے ہوا۔ اس کے بعد بزم کی صدر پروفیسر صابرہ حبیب، سکریٹری تبسم قدوائی، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر پروین شجاعت، پروفیسر ریشماں پروین، نائب صدر شہانہ سلمان نے مینا عرفان کے تئیں کے جذباتی خراجِ عقیدت پیش کیے۔ بتا دیں کہ لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبہ علوم مشرقیہ کے سابق صدر ڈاکٹر انوار الحسن کی بہو اور بین الاقوامی شہرتوں کے حامل جدید شاعر عرفان صدیقی کی بیٹی مینا عرفان کا انتقال ریڑھ کی ہڈی میں شدید تکلیف کی وجہ سے ہو گیا تھا، مینا عرفان لکھنؤ کے آکاش وانی مرکز میں خبروں کے شعبہ سے وابستہ تھیں۔ ساتھ ہی وہ ایک افسانہ نگار اور شاعرہ بھی تھیں۔ وہ ادبی جلسوں کی نظامت بھی خوبصورت انداز میں کرتی تھیں۔ نہایت ملنسار اور خوش مزاج خاتون تھیں۔ مینا عرفان کی نسبتی بہن اور بزم کی ممبر نجمہ نورانی نے مینا کی علالت کے دنوں، ان کی تکلیف اور ان کے بچوں کے اپنی ماں کے تئیں جذبات، ان سے جدائی کے کرب کے متعلق بہت سی یادیں شیئر کیں۔ اختتام پر اسماء یعقوب نے مرحومہ مینا کے لیے دعائے مغفرت کی جس میں بزم کے تمام ممبران شامل ہوئے۔

مکاتب دین کو گھروں تک پہنچانے کا بہترین ذریعہ ہے: مولانا عبد العلی فاروقی

مکتب عثمانیہ پاٹا نالہ میں نعتیہ مسابقہ

لکھنو 21 ستمبر۔ دینی تعلیمات زندگی کے ہر شعبے میں مومن کی رہنمائی کرتی ہے اس کی ابتدا مکاتب سے ہوتی ہے جہاں بچوں کی تعلیم و تربیت مہیا کرانے میں اساتذہ محنت کرتے ہیں وہیں ان بچوں کے والدین بالخصوص ان کی مائیں اور گھر کی خواتین بھی ان کی تیاری اور مشق میں منہمک ہو کر دین سے قربت حاصل کرتی ہے اس طرح سے یہ مکاتب گھروں اور نسلوں میں دین کو پیوست کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں وہ اساتذہ اور ذمہ داران جو ان مکاتب کی نگرانی کر رہے ہیں اور معصوم طلبہ عزیز کو علم دین سے واقف کرا رہے ہیں ان کے ذریعے سے بچوں کے گھروں میں دین پہنچ رہا ہے اور وہاں علمی مشق اور مباحث ہو رہے ہیں جس کا اثر یقینی طور پر افراد خانہ کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے پر مرتب ہو رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار بزرگ عالم دین دار العلوم فاروقیہ کاکوری کے ناظم اعلی مولانا عبد العلی فاروقی نے کیا وہ مسجد عثمانیہ واقع مکتب عثمانیہ میں طلبہ کے درمیان سالانہ مسابقہ نعت و مدح صحابہ میں بطور صدر محفل خطاب کر رہے تھے مولانا موصوف نے ادارے کے نگران اور ناظم مولانا معاویہ عبد الرحیم فاروقی اور ان کے رفقاء کی محنتوں کی ستائش کرتے ہوئے ان کے اس مشن تعلیم کو آگے بڑھانے کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا جلسے میں مہمان اعزازی مولانا ڈاکٹر مہندی حسن فہمی اور مولانا مسعود الحسن ندوی نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے طلبہ کی کاوشوں اور ان کے اساتذہ کی محنتوں کا اعتراف کیا اور انہیں دعاؤں سے نوازا مسابقے میں دو زمروں میں درجنوں طلبہ اور طالبات نے اپنے شوق جذبے اور صلاحیت کا مظاہرہ کیا حکم صاحبان نے ان کی مظاہرے پر انہیں نمبرات سے نوازا جن کی بنیاد پر انہیں اول دوم سوم انعامات اور تمام شرکا کو میڈل دیے گئے اس کے علاوہ ششماہی امتحانات میں اول دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو بھی انعامات سے نوازا گیا اس موقع پر معاویہ عبد الرحیم فاروقی نے مہمانان کا استقبال کرتے ہوئے مکتب کے اساتذہ بالخصوص اس طرح کی تقاریب نے پیش پیش رہنے والے مولانا سیف اللہ ندوی مولانا محمد عثمان صدیقی۔ حافظ نہال۔ حافظ فیاض حافظ یوسف حافظ محمد احمد کے علاوہ مکتب کے لیے مختلف مواقع پر تعاون کرنے والے مخیر حضرات کا شکریہ بھی ادا کیا۔

ممتاز انٹر کالج کے سابق پرنسپل عنایت اللہ خان کے بیٹے محمد اعظم خان علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر

لکھنؤ: 21 ستمبر۔ ممتاز انٹر کالج لکھنؤ کے سابق پرنسپل عنایت اللہ خان کے بیٹے محمد اعظم خان کے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی شعبۂ شماریات علی گڑھ میں اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے متعلقین اور احباب نے مبارکباد پیش کی ہے۔ واضح رہے گزشتہ دنوں مرکزی وزیر مملکت جناب ایس پی سنگھ بگھیل کے بدست تقرری نامہ پا کر اسسٹنٹ پروفیسر جناب محمد اعظم خان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنے والد ماجد جناب عنایت اللہ خان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا مبارکباد کے مستحق ہیں میرے والد ماجد جنھوں نے مجھے اعلیٰ تعلیم سے مزین کر اس لائق بنایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر مسعود حسین صدیقی لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ، پروفیسر ششی بھوشن لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ، پروفیسر سبھاش بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی لکھنؤ، ڈاکٹر زبیر دہلی یونیورسٹی دہلی، ڈاکٹر محمد اسلم خان چیئرمین انٹرنیشنل انڈین اسکول آف جدہ، محمد اکرم خان، محمد عادل خان، سمیع اللہ خاں، محمد رضوان خان، سرفراز عالم، محمد فاروق، شہزاد احمد، نثار علی، محمد اعظم خاں، محمد انس خاں، نور اللہ خاں، ثناء اللہ خاں، حنظلہ خاں، اشعاز خاں، محمد اذلان خان، سمیت ان کے متعلقین اور احباب نے مبارکباد پیش کی ہے۔

غوث الوریٰ جشن میں اولیائے کرام کی عظمت پر روشنی، حضرت غوث پاک کی فضیلت بیان کی گئی

درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام پانچواں غوث الوریٰ پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی کی صدارت میں منعقد ہوا جس کا آغاز قاری محمد اجمل نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ جشن غوث الوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد فیروز علیمی پرنسپل جامعہ دار المسعود تکروی اندرا نگر لکھنؤ نے کہا کہ حضرت سیدنا غوث پاکؒ بلاشبہ ایک ولی کامل تھے۔ لفظ ولی دوست مددگار اور مقرب کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ جو ولی ہوتا ہے وہ اللہ کا دوست ہوتا ہے، اللہ کے دین کا مددگار اور اللہ کا مقرب بندہ بھی ہوتا ہے۔ قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ نے ولیوں کی عظمت شان ان کی پہچان اور ان کا انجام سب بیان فرمایا ہے اور ان کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی بشارت دی ہے۔ ہر کس و ناکس ولی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے ولی وہی ہوتے ہیں جو شرعی تقاضوں کی بھرپور تکمیل کرتے ہیں۔ ولایت کے درجے اور مراتب ہیں ہر ولی اپنے درجے کے مطابق فضل و شرف رکھتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ قرآن حکیم میں اولیاء اللہ اور ''من دون اللہ'' دونوں قسم کی آیات موجود ہیں۔

مائنز آفیسر، کانپور دیہات کو سرکاری فرائض کی انجام دہی میں سستی کے لیے خصوصی منفی اندراج

لکھنؤ: 21 ستمبر۔ سکریٹری اور ڈائریکٹر، محکمہ ارضیات اور کان کنی، اتر پردیش، محترمہ مالا سریواستو نے، کانپور دیہات کے کان کنی افسر، مسٹر سبھاش سنگھ کو سرکاری فرائض کی انجام دہی میں سستی، بے ضابطگی اور من مانی کرنے پر ایک خصوصی منفی اندراج جاری کیا ہے۔ یہ کارروائی محکمانہ کاموں میں غفلت اور تفویض کردہ ذمہ داریوں کو درست طریقے سے انجام نہ دینے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے کی گئی ہے۔ محترمہ مالا سریواستو نے تمام ضلعی اور علاقائی عہدیداروں کو چوکس کیا ہے اور واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ ریاست میں کسی بھی حالت میں غیر قانونی کان کنی، غیر قانونی نقل و حمل اور اوور لوڈنگ نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ معدنیات کی لوڈنگ کو مقررہ معیار کے مطابق یقینی بنایا جائے اور معدنیات کو صرف وی ٹی ایس سے لیس گاڑیوں کے ذریعے منتقل کیا جائے۔ سکریٹری اور ڈائریکٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ غیر قانونی کان کنی اور نقل و حمل کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے کے لیے سورس پوائنٹ کنٹرول پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نفاذ کی کارروائیوں کو مسلسل اور مؤثر طریقے سے انجام دیں۔